وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى [طٰهٰ:٦١]

شادی کی دوسری دس راتیں

بجواب

شادی کی پہلی دس راتیں

تالیف
ابواسامہ گوندلوی

ناشر
دفاع حدیث اکیڈمی پاکستان

www.ircpk.com

طائفہ دیوبندیہ حیاتیہ کا منشور

1- توحید کے نام پر شرک کی ترویج
2- سنت کے نام پر بدعت کا پرچار
3- تقلید کی حمایت میں سنت کا انکار
4- تقلیدی مذہب کے خلاف آنے والی احادیث صحیحہ سے مذاق
5- اکابر کی مدحت میں انتہادرجہ کا غلو
6- اکابر علمائے دیوبند کو مشکل کشا، حاجت روا، متصرف الاموراور عالم الغیب جیسے اوصاف الٰہیہ سے متصف ماننا
7- مخالفین پر افترااور جھوٹ باندھنا
8- تاویلات فاسدہ سے ختم نبوت کا بند دروازہ کھولنا
9- اپنی طرف سے تاریخ سازی کرنااور صحیح تاریخ کا مسخ کرنا
10- برصغیر کی ہر تخریبی تحریک کا ہراول دستہ بننا

تلک عشرة کاملة

شادی کی دوسری دس راتیں بجواب شادی کی پہلی دس راتیں

www.ahlulhadeeth.net

نمونہ کلام

ہم اختصار کے ساتھ مؤلف ''شادی کی پہلی دس راتیں'' کا اس کی اس کتاب سے نمونہ کلام پیش کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کے سامنے اس کا اسلوب اور ذوق واضح ہو سکے۔

- چلغوزے کے درخت جیسی طویل اور کبوتری جیسی سفید دلہن۔ (ص ۵)
- بدمذہب، لامذہب، بے مذہب اور خواہش پرست غیر مقلد۔ (ص ۷)
- شیطان علی الصبح بازار جاتا ہے اور اپنی دم اپنی دبر میں لے کر سات انڈے دیتا ہے (ص ۷)
- (غیر مقلدین) شیطان کی اولاد ہیں۔ (ص ۸)
- دلہن پر خچر کے ابوامی کے بول کے قطرے پڑ گئے (ص ۹)
- آپ کی میڈم جیسی ہزاروں کی بولتی بند کر دیتا ہوں (ص ۱۵)
- میرا ختنہ جب ہوا تھا تو کھال جماعت اسلامی والے لے گئے تھے اب (ختنہ کرانے کا نمبر بیوی کا ہے)۔ اس کی کھال لشکر طیبہ والوں کو دیں گے۔ (ص ۱۸)
- چلو رفع رجلین کرو پھر کیا تھا سریرا اور صاحب سریر کی آوازوں سے غرفہ دلہن میں ہنگامہ برپا تھا گویا کہ زلزلہ آ گیا۔ (ص ۴۲)
- دلہن کا ہاتھ لحاف کی طرف اٹھتا گیا دیکھتے ہی دیکھتے دونوں لحاف میں گم ہو گئے۔ (ص ۵۵)
- پھر دونوں قہقہے لگا کر ہنستے ہنستے ایک راکب اور دوسرا مرکوب ہو گیا۔ (ص ۶۴)

زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا۔

فاعتبروا یااولی الابصار

www.ircpk.com

آئینہ کتاب

مضامین	صفحہ نمبر
احوال واقعی	5
تقدیم	
صحابہ تارے ہیں؟	8
فقہ کی تدوین	8
اہل حدیث پر الزام	9
شادی کی پہلی رات	
رفع یدین	12
اہل حدیث پر بہتان	14
رفع یدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	14
صحابہ رواۃ رفع یدین	15
رفع یدین منسوخ؟	15
روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ	17
روایت کی تصحیح	18
قرآن اور رفع یدین	20
ابن عباس رضی اللہ عنہ اور رفع یدین	21
اصول فقہ اور اہلحدیث	22
فقہ حنفی کے اصول	23
کیا حنفی اصولوں پر عمل کرتے ہیں	24
اصول کا مقصد و نتیجہ	24
اہل حدیث بدمذہب ہیں	25
اہل حدیث اور شیطان	26
قول صحابی حجت نہیں	26
شادی کی دوسری رات	
قول صحابی حجت ہونے کے دلائل	27
اہل حدیث پر اتہام	28
اہل حدیث اور شیعہ	29
اہل حدیث اور قرآن کی مخالفت	30
اہل حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	30
تیسری رات	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص	34
حدیث سے استہزاء	34
طریقہ نماز	35
حنفی مناظرین	36
دروغ گوئی کی مثال	40
چوتھی رات	
بخاری کو اصح الکتب کہنا شرک ہے	41
فقہ حنفی کیا ہے؟	46
بخاری پر عمل؟	49
مرزا قادیانی کا مذہب	50
مرزا تاحیات حنفی رہا	50
حنفی بنانے کا خبط	51
رفع یدین سے عداوت	51
مرزا حنفی مناظر اعظم	52
پانچویں رات	
ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید	54
چھٹی رات	
اہل حدیث اور جھوٹ	56
فقہ کا انکار	56
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	57
تقلید	58

www.ahlulhadeeth.net

تقلید کی نئی تعریف 58
تقلید کی صحیح تعریف 59
نئی تعریف کی ضرورت 59
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر الزام 60
قرآن اور تقلید 60

ساتویں رات
منی کا کھانا 63
کپورے اور خنزیر 64
ابوحنیفہ اور حدیث 65
امام صاحب پر افتراء 67

آٹھویں رات
چند مسائل 69

نویں رات
ابوحنیفہ سے اختلاف 72
سنت سے استہزاء 72
لشکر طیبہ 73
علامہ وحید الزمان اور فقہ حنفی 73

دسویں رات
کیا اہل حدیث جھوٹ بولتے ہیں 77

گیارہویں رات
حرام اشیاء کی حلت 81

بارہویں رات
نکاح حلالہ 85

تیرہویں رات
کرائے کی عورت سے زنا 88
متعہ اور فقہ 98

چودھویں رات
ایمان میں کمی وبیشی 90

پندرھویں رات
قرآن کریم کو پیشاب سے لکھنا 94

سولہویں رات
امامت کرانے پر تنخواہ 98
شرائط امامت 100

سترہویں رات
سحری کی آذان 102
فقہ حنفی میں چور کی سزا 104

اٹھارہویں رات
تقلید اور قرآن کریم 108
اصول تقلید اور کتاب وسنت کا رد 110

انیسویں رات
عقائد علماء دیوبند 113
علماء دیوبند مشکل کشا ہیں 114
قبور سے فیوض 115
فوت شدگان سے حاجت روائی 116

بیسویں رات
محاسن فقہ حنفی 118
حرام کو حلال میں تبدیل کرنا 121
فقہ حنفی کی سیر 122
محرمات ابدیہ سے نکاح 126
حنفی نماز 127
حنفی ہونے پر ندامت 128

*****

www.ircpk.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوال واقعی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ....اما بعد!

حال ہی میں ایک کتاب بنام ''شادی کی پہلی دس راتیں'' طبع ہو کر بازار پہنچی ہے کتاب کے ٹائیٹل پیج پر مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی رئیس مجلس تحقیقات علمیہ کا نام بالقاب کثیرہ بطور مؤلف مرقوم ہے۔ موصوف لدھیانوی جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خاں کے نام سے ایک حنفی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں جس میں قوم کی نوجوان بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ کتاب کیا ہے لدھیانوی کے ذہن کی عکاسی ہے اور پھر نام ہی بڑا کمال ہے جو واقعۃ لدھیانوی جیسے بچیوں کے معلم کے لئے انتہائی مناسب ہے۔

کتاب اول تا آخر احادیث رسول سے استہزاء مسلک حق اہل حدیث پر لعن وطعن اور کذب اور افتراء کا مجموعہ ہے گویا کہ اس میں مولف نے اس محاورے کہ ''اتنی کثرت سے جھوٹ بولو کہ سچ کا گمان ہونے لگے۔'' کو خوب آزمایا ہے یہ کتاب محض اسی صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں جھوٹ، اکاذیب اور استہزاء کی سو سے زائد مثالیں ہوں گی۔

حنفی مذہب کے مسائل کو سیکس کے انداز میں حل کرنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ لدھیانوی اپنی زوجہ کیساتھ تخلیہ کے لمحات لوگوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہے یہ کتاب مؤلف کی بے غیرتی اور دیوثیت کی ایک نوشتہ داستان ہے جس سے اس کا سفلی پن ظاہر ہوتا ہے کسی شریف آدمی کا اس کتاب کا مطالعہ کرنا بڑے حوصلے کی بات ہے کیونکہ یہ مؤلف کے خانہ نہاں کی چغلی کرتی ہے یہ کتاب اس لائق تھی کہ اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا مگر چونکہ اس میں بہت سی صحیح احادیث کو نشانہ مشق بنایا گیا ہے۔ جن بنا پر احادیث کا دفاع کرنا ضروری تھا۔

ساری کتاب کا انداز شہوانی ہے اور اسی شہوانی مغلوبیت میں مسلک اہل حدیث پر افتراء اور جھوٹ کا ایک طوفان برپا ہے، ہم نے اس کا احسن پیرایہ میں رد کیا

www.ahlulhadeeth.net

ہے اور لچر زبان استعمال کرنے سے پوری طرح پرہیز کیا ہے البتہ فقہ کے حوالہ جات نقل کرتے وقت ان عبارات کا وہی ترجمہ کیا ہے جو عربی زبان کے عین مطابق اس ترجمہ میں جو ناگواری ہے وہ فقہ کے متن کی وجہ سے ہے ہماری طرف سے نہیں۔

ہم نے اپنی کتاب کو دو اجزاء میں تقسیم کیا ہے پہلا حصہ موصوف کی کتاب ''شادی کی پہلی دس راتیں'' کا حقیقت کشا رد ہے اور دوسرا جزء گیارہویں رات سے لے کر بیسویں رات تک ہے جس میں ہم نے موصوف کی فقہ کے مستند حوالوں کے ساتھ اصلیت ظاہر کی ہے کہ یہ فقہ کیا ہے اور کیسی تعلیم دیتی ہے؟

چونکہ موصوف نے اپنی کتاب کو مکالمہ کی شکل میں پیش کیا ہے لہذا ہم نے بھی گیارہویں رات سے لیکر بیسویں رات تک کو مکالمہ کی شکل میں پیش کیا ہے اور مؤلف کے انداز کو ہی اپنایا ہے ہاں اس میں جو لچر انداز ہے صرف اسے نظر انداز کیا ہے۔

موصوف نے تو اپنے ہر مکالمہ میں غلط بیانیوں، افتراء پردازیوں سے کام لیا ہے مگر ہم نے وہی کچھ پیش کیا ہے جو ان کی فقہ میں ہے ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی جو شخص تحقیق کرنا چاہئے گا اسے وہ ان کی عربی یا مترجم کتب میں با آسانی مل جائیں گے۔

میں عرض کردوں ہمیں اس طرز پر کتاب لکھنے کا قطعاً شوق نہیں اگرچہ فقہ حنفی کے نام سے قیل وقال کا جو مجموعہ ہے وہ پہلے بھی ہمارے سامنے ہے ہم اس سے غافل نہیں تھے مگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اس لئے کہ یہ ان کے گھر کا سامان ہے یہ خود اسے استعمال کریں یا نہ کریں۔ ہمیں کتاب وسنت کی مصفی تعلیم چھوڑ کر اس متعفن ڈھیر☆ کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر لدھیانوی صاحب صحیح احادیث پر کیچڑ نہ اچھالتے تو ہم اس موضوع پر اپنے قلم کو حرکت نہ دیتے۔

☆- واضح رہے کہ ہم نے کلیۃ فقہ حنفی کو متعفن قرار نہیں دیا اس کے وہ مسائل جو منصوص ہیں یعنی ان کی تائید کتاب وسنت سے ہوتی ہے وہ ہمارے سر آنکھوں پر۔ مگر وہ مسائل جو محض قیل وقال کا مجموعہ ہیں جن کی امام صاحب تک سند بھی نہیں ہے بلکہ ان میں اکثر کے قائل کا بھی صحیح علم نہیں اور فطرت سلیمہ پر ان کا پڑھنا یا سننا ناگوار گزرتا ہے انہیں متعفن ڈھیر کہا ہے جیسا کہ ان میں سے چند ایک کی جھلک قارئین اس کتاب میں بھی پڑھ لیں گے۔ از مؤلف

www.ircpk.com

عبدالغنی طارق لدھیانوی از خود لوگوں کو فقہ کے نام پر اس متعفن ڈھیر تک لایا ہے لہذا ایہ شخص جیسے صحیح احادیث سے استہزاء کرنے کی وجہ سے اللہ اور رسول ﷺ کے ہاں بھی مجرم ہوگا۔ انشاء اللہ ایسے ہی یہ احناف کے ہاں بھی مجرم ہے کیونکہ اس کی وجہ سے فقہ کی اندرونی کہانی جو محض کتابوں کے اوراق میں مستور تھی طشت از بام ہوگئی ہے۔

مؤلف سے گزارش ہے کہ اپنے جامعہ کی آخری کلاس میں جہاں ہدایہ سے کتاب النکاح اور کتاب الحدود پڑھاتے ہیں وہاں اس کے ساتھ اپنی اسی کتاب کو بھی بطور نصاب شامل کرلیں اور پھر اس کی شرح اپنی علاقائی زبان میں کریں تو پھر دیکھیں کیا بنتا ہے طالبات کے جوتے ہونگے اور لدھیانوی کا سر۔

لدھیانوی کو اس کتاب کا جواب خود اس کی طالبات سے ہی وصول ہوجائے گا۔

(انشاء اللہ العزیز)

✤✤✤✤✤✤

www.ahlulhadeeth.net

تقدیم

موصوف نے اپنی کتاب خاوند اور بیوی کے درمیان مکالمہ کی طرز پر ترتیب دی ہے خاوند (جو بذات خود) حنفی ہے اور بیوی (جو وہ بھی بذات خود ہے) کو اہل حدیث باور کرایا ہے گویا کہ عبدالغنی خود ہی خاوند اور خود ہی بیوی ہے ہر دو کا کردار اس نے خود ادا کیا ہے ظاہر ہے یہ جھوٹ ہے اس لئے کتاب بھی مجموعہ اکاذیب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موصوف نے اپنی کتاب میں بسم اللہ لکھنی مناسب نہیں سمجھی اور نہ ہی پوری کتاب میں حمد وصلوٰۃ لکھی ہے یہ اس نے اچھا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام جھوٹ کے ساتھ مناسب نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تارے ہیں؟:۔

کتاب کا آغاز تقدیم کی سرخی سے ہوا ہے۔ جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نجوم قرار دیا ہے (ص ۴) حالانکہ فقہ حنفی کی تمام اصول کی کتابوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقلید کو نا درست قرار دیا ہے اور اسی بحث پر تقریباً اصول کی کتابوں کا اختتام ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فقہ حنفی کے مطابق حتمی رائے یہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقلید جائز نہیں۔ اور ائمہ اربعہ کی تقلید واجب ہے گویا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ائمہ اربعہ کو فوقیت حاصل ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو نجوم یا ستارے نہ ہوئے بلکہ ان کے نزدیک ائمہ اربعہ ہیں۔

فقہ کی تدوین:۔

فقہ کی تدوین مؤلف کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے) ائمہ اربعہ سے شریعت کو مدون کرا کرامت کو ان کی اتباع اور تقلید میں لگا دیا۔ (ص ۴)

کتنا بڑا مولف کا جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر۔ بتاؤ کہاں اللہ تعالیٰ نے تدوین فقہ کا کام ائمہ اربعہ کے سپرد کیا ہے اس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

ومن اظلم من افترى على الله الكذب.

اگر تدوین فقہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوئی ہے تو ائمہ ثلاثہ رفع یدین کے قائل و

www.ircpk.com

فاعل تھے تو تم نے اس مبارک فعل کا اپنی کتاب میں اتنے شدومد سے کیوں انکار کیا ہے گویا کہ مؤلف کی اصطلاح میں رفع یدین کا انکار حکم ربی کا انکار ہے اس لئے کہ تمہاری نظر میں فقہ کی تدوین انسانوں کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے یا پھر واضح کہو کہ صرف فقہ حنفی تدوین اللہ کی طرف سے ہوئی ہے باقی فقہوں کی نہیں؟ تو پھر چاروں امام حق پر ہیں کا نظریہ غلط ثابت ہوگا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے کب فرمایا ہے کہ تم ان ائمہ اربعہ کی پیروی کرو۔ کتنا عظیم جھوٹ ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا وہ کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

فی الوقت ہماری بحث فقہ حنفی سے ہے یاد رہے کہ یہ فقہ بہت سے منصوص مسائل میں شریعت منزلہ کی مخالفت کرتی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ شریعت کو اس فقہ کے ذریعے خود ہی منسوخ کر دیا ہے (معاذ اللہ) جیسا کہ ان کے اصول کی کتاب ''اصول کرخی'' میں موجود ہے کہ جو آیت یا حدیث ہمارے ائمہ کے خلاف ہوگی وہ مؤول ہوگی یا منسوخ۔ انا للہ۔

پھر اس میں دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ فقہ کی تدوین امام ابوحنیفہ نے کی ہے معلوم ہوتا ہے مؤلف فقہ حنفی کی تدوینی تاریخ سے ناواقف ہے ورنہ اسے معلوم ہوتا کہ یہ فقہ تو بعد والوں کی مغز ماری کا نتیجہ ہے ابوحنیفہ اس فقہ کے اکثر مسائل سے بری ہیں۔

اہل حدیث پر الزام:۔

تقدیم لکھنے والے نے پہلے صفحے پر ہی اہل حدیث پر الزام لگا دیا کہ یہ فقہ کے منکر ہیں اور جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ اہل حدیث ہی تو فقہ الحدیث کے حامل ہیں اور اس گروہ کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ نضر الله امرأ سمع منی حدیثاً. رسول اللہ ﷺ نے جسے فقہ دین کہا ہے الحمد للہ اس کے وارث اور امین صرف اہلحدیث ہیں۔ کثر الله سوادهم.

رہی وہ فقہ جس کی بات یہ کرتے ہیں تو وہ فقہ ہے ہی نہیں وہ تو محض قیل وقال کا

www.ahlulhadeeth.net

مجموعہ ہے اور وہ بھی بلاسند۔ حافظ سیوطی جو شافعی مقلد تھے وہ فرماتے ہیں:

صنف ابو حنیفة الفقه الرای (تاریخ الخلفاء)

"ابوحنیفہ نے فقہ اور رائے پر لکھی"

اس فقہ کی تعریف امام صاحب خود فرماتے ہیں:

علمنا هذا رائی (الملل و النحل) "ہمارا یہ علم رائے ہے۔"

حنفی مؤرخ علامہ شبلی نعمانی امام صاحب کا قول نقل کرتے ہیں:

هذا الذی نحن فیه رای لا نجبر علیه احداً (سیرت نعمان)

"ہم جس بات میں مشغول ہیں وہ رائے ہے ہم اس پر عمل کرنے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتے۔"

یہ اقوال اور اس کے معنی کے دیگر متعدد مروی اقوال اس بات کی قطعی شہادت دیتے ہیں کہ فقہ حنفی کے نام پر جو مجموعہ مرتب ہوا ہے وہ فقہ الحدیث نہیں ہے بلکہ وہ قیل و قال کا مجموعہ ہے اور اس پر عمل کرنا صاحب مذہب کے نزدیک بھی ضروری نہیں شاید اسی کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا تھا جیسا کہ فرماتے ہیں:

تفترق امتی علی بضع و سبعین فرقة اعظمها فتنة قوم یقیسون الدین برائیهم الحدیث (مجمع الزوائد و قال رجاله رجال الصحیح)

"میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں بٹے گی ان میں بڑے فتنے کے لحاظ سے وہ لوگ ہوگے جو دین میں اپنی ارا سے قیاس کریں گے۔"

امام جعفر صادق نے امام ابوحنیفہ سے کہا: "کیا آپ وہی ہیں جو قیاس کرتے ہیں۔" امام صاحب نے کہا: ہاں! تو انہوں نے فرمایا۔ "قیاس نہ کیا کرو سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا۔" (دراسات اللبیب از ملا معین حنفی ص ۳۳)

اور یہ تو واضح حقیقت ہے کہ حنفی فقہاء قیاس سے بہت زیادہ کام لیتے تھے جیسا کہ ابن خلدون فرماتے ہیں: "حدیث عراق میں بہت کم تھی اس لئے وہاں کے لوگوں نے قیاس کو زیادہ استعمال کیا اور اس میں مہارت حاصل کی جس کی وجہ سے ان کا نام

www.ircpk.com

ہی اہل الرائے پڑ گیا اس جماعت کے سردار امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد ہیں۔"
(تاریخ ابن خلدون)

علامہ شہرستانی نے ان کے قیاس پر اعتماد کرنے پر مفصل بحث کی ہے اور آخر میں فرمایا ہے:

"بسا اوقات یہ قیاس جلی کو احاد کے طریق سے مروی احادیث پر ترجیح دیتے ہیں اور حدیث پر مقدم رکھتے ہیں۔" (الملل والنحل)

اہل حدیث ایسے اقوال کو تسلیم نہیں کرتے جو کتاب و سنت کے معارض ہیں۔

رہی فقہ الحدیث کی بات تو بحمد اللہ وہ اہل حدیث کا ورثہ ہے اور اہل حدیث اس کے امین اور محافظ ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث خود کو صرف کتاب و سنت تک محدود رکھتے ہیں اور ان کے خلاف جو قیاس ہے اس کی دلخراش وادیوں میں داخل نہیں ہوتے۔

*****

www.ahlulhadeeth.net

شادی کی پہلی رات

مؤلف نے اپنی شادی کی پہلی رات کا آغاز ایک افسانوی طرز سے کیا ہے اور پھر اس ضمن میں مسئلہ رفع یدین کو زیر بحث بنایا ہے ہم افسانوی انداز کو نظر انداز کر کے مسئلہ رفع یدین کا جائزہ لیتے ہیں مولف نے اس مسئلہ کو اپنی کئی راتوں میں مختلف انداز میں پھیلایا ہے اور ہر بار تقریباً جھوٹ سے کام لیا ہے ہم منتشر اوراق میں پھیلے ہوئے مسئلہ کو یکجا جمع کرتے ہیں تا کہ قارئین اس کے انداز فکر کو پہچاننے میں متردد نہ ہوں اور سنت کے بارے میں جو اس کا ذہن ہے وہ نکھر کر سامنے آجائے۔

① (اہل حدیث کے نزدیک) رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (ص ۵، ص ۸، ص ۱۹)

بحث سے پہلے ملحوظ رہے کہ یہ خود ہی اعتراض اٹھاتا ہے اور خود ہی اسکا جواب دیتا ہے۔ اور اعتراض اس انداز سے اٹھاتا ہے جو اہلحدیث کا اعتراض نہیں ہوتا بلکہ خود اس کا اپنا ہی ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ اعتراض ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک نماز نہیں ہوتی حالانکہ اہل حدیث رفع یدین کو سنت متواترہ سمجھتے ہیں اور اس کی سنیت کے قائل ہیں آگے جو نتیجہ مؤلف نکالا ہے وہ اس کا اپنا ہے ضروری نہیں کہ اس سے اہل حدیث کا اتفاق ہو۔ سنت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رفع یدین رسول اللہ ﷺ کی غیر منسوخ سنت ہے اور آپ ﷺ ہر نماز میں کرتے تھے جیسا کہ تمام معروف کتب حدیث میں یہ متفق علیہ حدیث ہے:

''رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے اور بعض صحیح احادیث میں ہے کہ تیسری رکعت سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کرتے تھے۔'' (بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مسند احمد وعام کتب حدیث)۔

لہذا جو اس کو عمداً ترک کرتا ہے وہ خلاف سنت کرتا ہے۔

www.ircpk.com

مؤلف کا جواب:-

مولف نے اس متواتر حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ:

''نہ تو اس حدیث میں رفع یدین کو سنت کہا گیا ہے نہ یہ کہ حضور نے موت تک کی۔ (ص ۲۶ بلفظہ)''

معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کو سنت کے معنی کا علم نہیں اور یحمل اسفاراً کے وصف کا حامل ہے اس صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے اور کرنے کا نام ہی سنت ہے حافظ سخاوی فرماتے ہیں کل ما اثر عن النبی من قول او فعل او تقریر او صنعة. (فتح المغیث ص ٦ ج ١) ''نبی اکرم ﷺ کے فعل، قول، تقریر اور صنعت کو سنت کہتے ہیں۔'' معلوم ہوا کہ آپ کے فعل کو بھی سنت کہا جاتا ہے مگر تعصب کا ستیاناس ہو قیل وقال کے پیچھے چلنے والوں کو سنت کیسے سمجھ آسکتی ہے کیونکہ سمجھتا تو وہ ہوتا ہے جس نے اس پر عمل کرنا ہوتا ہے جب عمل ہی نہیں کرنا تو سمجھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور پھر حدیث کے الفاظ ہیں ''جب بھی رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔'' معنی تو واضح ہے کہ جب بھی آپ نے نماز پڑھی ہے تو رفع یدین کر کے پڑھی ہے اگر رسول اللہ ﷺ نے وفات سے قبل نماز پڑھنا چھوڑ دی تھی تو تب تو مؤلف کا اعتراض درست تھا مگر جب آپ نے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین پر عمل کرتے ہوئے تا وفات نماز نہیں چھوڑی تو پھر حدیث کا معنی بالکل واضح ہے کہ آپ نے جب بھی نماز پڑھی رفع یدین کی۔ اس میں اول اور آخری نماز کی کوئی تخصیص نہیں کیونکہ صحابی نے حدیث رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بیان کی ہے لہذا یہ اعتراض ہی صرف سنت صحیحہ کو رد کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

اولا! مولف اور اس کا گروہ سنت کے دلائل حدیثی میں سنت اور حضور ﷺ کے موت کے الفاظ والی شرط قرآن وحدیث یا کم از کم سلف صالحین سے ثابت کریں؟

ثانیاً! جن اعمال کی سنیت کے قائل ہیں اور انہیں کرتے ہیں کیا ان کے دلائل

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

مذکورہ میں مطلوبہ دونوں شرطیں موجود ہیں؟ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے تو اہلحدیث سے لدھیانوی اینڈ کمپنی شرائط لگا کر حدیث کا مطالبہ انکار حدیث نہیں تو اور کیا ہے؟

اہلحدیث پر بہتان:۔

مؤلف نے انتہائی کذب بیانی سے اہل حدیث پر بہتان تراشا ہے کہ:

''جو لوگ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے وہ سب بے نماز ہیں۔''(ص۶ ملخصا)

مؤلف اور اس کے روحانی اباء وذریت تمام مل کر بھی کسی اہل حدیث عالم کا یہ موقف پیش نہیں کر سکتے کہ جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتے وہ سب بے نماز ہیں۔ سبحانک هذا بهتان عظیم. ایسا بہتان تراشنا مؤلف کی فطرت ثانیہ ہے یہ جھوٹ پہ جھوٹ بولے جاتا ہے اور اس سے ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتا۔

رفع یدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:۔

محدثین کے نزدیک رفع یدین کرنے کی احادیث متواتر ہیں جس کا اعتراف مؤلف کے شیخ الحدیث انور کاشمیری کو بھی ہے۔ (نیل الفرقدین ص۲۲)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مبارک سنت کے فاعل تھے اور کسی ایک صحابی سے بسند صحیح مروی نہیں کہ وہ نماز میں رفع یدین نہ کرتا ہو۔ مشہور تابعی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔''** اور یہی بات امام حمید بن ہلال نے فرمائی ہے۔

امام بخاری اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حسن اور حمید نے کسی ایک صحابی کو رفع یدین کرنے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔''

(جزء رفع الیدین امام بخاری مع جلاء العینین ص۸۰)

مطلب یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ اور یہی عمل خیر القرون کے تمام مسلمانوں کا تھا جیسا کہ امام مروزی فرماتے ہیں:

''کوفیوں کے علاوہ عالم اسلام کے تمام لوگوں کا رفع یدین کی مشروعیت پر اجماع ہے۔''(فتح الباری ص۲۲۰ ج۲)

www.ircpk.com

امام اوزاعی فرماتے ہیں: ''حجاز شام اور بصرہ کے تمام علماء کا رفع یدین پر اجماع ہے۔''(شرح المہذب ص۳۳۹ ج۳)

صحابہ رضی اللہ عنہم رواۃ رفع یدین:۔

یہ نبی اکرم ﷺ کی ایسی پیاری سنت ہے کہ اس کے روایت کرنے کا شرف تقریباً پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حافظ عراقی نے فرمایا ہے:

وقد جمعت رواته فبلغوا نحو الخمسين ولله الحمد وقال ايضاً واعلم انه روى رفع يدين من حديث خمسين من الصحابة منهم العشرة ا. (جلاء العنين ص ۲۵)

بقول امام حاکم **''ان پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خلفاء راشدین اور دیگر عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔''(ایضاً)**

مؤلف کو یوں تو بڑا دعوی ہے کہ ہم خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرتے ہیں مگر یہ صرف دعوی ہی ہے عملاً معاملہ اس کے برعکس ہے اگر یہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کے دعوے میں سچے ہیں تو پھر نماز میں رفع یدین کریں کیونکہ یہ سنت متواترہ ہونے کے علاوہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی بھی سنت ہے۔ **ولن يفعلوا**

رفع یدین منسوخ ہے:۔

مؤلف کا دعوی ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے اور اس پر یہ دلائل دیئے ہیں مسند حمیدی اور ابو عوانہ میں ہے کہ حضور رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے (ص۳۰)

مؤلف کے رفع یدین کی منسوخیت پر یہ دلائل ناقص اور ناکافی ہیں۔ اس لئے کہ منسوخیت کے لئے ضروری ہے کہ جو مسئلہ منسوخ ہو اس کے بارہ میں علم ہو کہ اس پر پہلے عمل ہوتا تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔ جبکہ ان روایات میں یہ بات نہیں بلکہ مطلق رفع یدین کی نفی ہے لہذا یہاں ناسخ اور منسوخ نہیں ہے۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ثانیاً حمیدی اور ابوعوانہ کی یہ دونوں روایتیں محرفین احناف کے لعین ہاتھوں کا نتیجہ ہے۔جن ہاتھوں نے اپنے غلط مذہب کو بچانے اور عوام کو گمراہ کرنے کی خاطر رفع یدین کی متفق علیہ اور متواتر سنت میں تحریف کی اللہ ان ہاتھوں کو برباد کرے۔فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ۔

اس سے قبل اسی طائفہ محرفہ کے دو بڑوں محمود الحسن اور امین اوکاڑوی نے بھی قرآن کریم میں تحریف کی تھی اوکاڑوی کے لعین ہاتھوں نے تو قرآن میں تحریف محض رفع یدین کی نفی کی خاطر کی تھی۔(تحقیق رفع یدین ص ۶ طبع اول)

مسند حمیدی کے حنفی محقق نے اپنے اکابر کی سنت کو زندہ رکھا اور ابن عمر کی متفق علیہ روایت میں فلا یرفع کا اضافہ کر کے اپنے باطل مذہب کی ترجمانی کا حق ادا کیا۔مگر اللہ تعالی اپنے نبی کی سنتوں کی حفاظت کرتا ہے اس حنفی نے متن میں تحریف کی تو اس سے سند میں ذھول ہوگیا کہ سند کا ایک راوی چھوٹ گیا اصل سند اس طرح تھی حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان ثنا الزھری. اور اس طرح بن گئی کہ حدثنا الحمیدی ثنا الزھری (مسند حمیدی ص ۲۷۷)

جس سے پوری سند ہی غلط ہوگئی اس سند کا معنی ہے امام حمیدی فرماتے ہیں ہم سے امام زہری نے حدیث بیان کی حالانکہ امام حمیدی امام زہری کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ امام حمیدی نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے ہی امام ظہری سے حدیث سن لی تھی مفہوم واضح ہے کہ امام حمیدی نے جھوٹ بولا ہے معاذ اللہ۔اتنا ثقہ امام ایسی حرکت کرے۔امام حمیدی کذب سے بری ہیں۔اور رفع یدین کو واجب سمجھتے تھے۔نیز رفع یدین نہ کرنے والے کی نماز کو فاسد قرار دیتے تھے(تمہید ابن عبدالبر ص ۵۵ ج ۲)

امام ابونعیم اصفہانی نے امام حمیدی کی اسی سند سے رکوع والے رفع یدین کی حدیث درج فرمائی جو تقلیدی سرجن کی دست کاری کا شکار ہوئی۔(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم ص ۱۲ ج ۲)

www.ircpk.com

www.ircpk.com

رہی ابوعوانہ والی روایت تو وہ رفع یدین کرنے کے بارہ میں ہے نا کہ نفی میں جیسا کہ اس کے مخطوطہ میں ہے البتہ ناشر سے واو گرگئی ہے۔جس سے روایت کا معنی ہی الٹ ہوگیا ہے۔(تحقیق کے لئے نور العینین از علیزئی ص ۳۰ ملاحظہ کریں۔)محولہ روایت کے لئے ابوعوانہ کی تبویب ہی دیکھ لی ہوتی تو اس ظلم کی جرأت نہ ہوتی۔

بیان رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ قبل التکبیر بحذاء منکبیه وللرکوع و ترفع رأسه عن الرکوع وأنه لا یرفع بین السجدتین.

ابن عمر کی موقوف روایت جو بطریق مجاہد مروی ہے وہ ضعیف ہے اس لئے کہ اس کا راوی ابوبکر بن عیاش آخری عمر میں مختلط ہوگیا تھا۔(نصب الرایہ ص ۴۰۹ ج ۱) امام یحیی بن معین فرماتے ہیں ابوبکر بن عیاش کی یہ روایت محض وہم ہے اس کا کوئی اصل نہیں ۔(جزء رفع یدین مع الجلاء العینین ص ۵۶) اس روایت کے بے اصل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کے راوی امام مجاہد خود رفع یدین کرتے تھے۔(جلاء العینین ص ۵۶) اور عبدالعزیز کی روایت جس کی طرف مؤطا کے حوالہ سے مؤلف نے اشارہ کیا ہے سخت ضعیف ہے اولا تو امام محمد قابل حجت نہیں ثانیا محمد بن ابان بن صالح سخت ضعیف مرجئیوں کا سردار تھا۔(میزان)

معلوم ہوا کہ مؤلف نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کے ترک کا جو دعوی کیا ہے وہ بے اصل ہے اس پر ان کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں اور بلاشبہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تمام عمر رفع یدین سے نماز پڑھی ہے۔(ھذا ھو الحق)

روایت ابن مسعود:۔

مؤلف نے ترمذی کے حوالہ سے جناب ابن مسعود کی روایت کو صحیح کہا ہے اور پھر یہ دعوی کیا ہے کہ یہ ایک روایت نہیں بلکہ ساٹھ روایتیں ہیں اور اس کے ساتھ یہ گل فشانی بھی کی ہے کہ ان کے ایک مولوی نے اس عنوان کی سات صد روایات جمع کی ہیں۔“(ص ۳۱)

معلوم ہوتا ہے کہ موصوف جھوٹ پر مبنی بلند و بالا دعوے کرنے کے بہت شوقین ہیں

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ان کے جس مولوی نے سات سو روایات جمع کی ہیں کیا وہ اس کے بکس میں ہیں یا جیب میں اور ابن مسعود کی ایک روایت کو ساٹھ روایتیں باور کرانا بھی ان کا ہی کمال ہے اس کی صداقت مت پوچھیئے اگر یہ محمد بن جابر یمامی سے کم درجہ کا کذاب ہوتو پھر مزہ کیا۔

روایت کی تصحیح:۔

ترمذی شریف میں ابن مسعود کی روایت سے قبل امام ترمذی نے امام ابن مبارک کا قول بیان کیا ہے کہ ابن مسعود کی رفع یدین نہ کرنے والی روایت ثابت نہیں۔ مگر یہ بات مؤلف بلکہ تمام احناف کو ناگوار ہے اس لئے اس قول کی کئی تاویلیں کرتے ہیں چونکہ ابن مبارک سے یہ قول صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اس لئے اس کا انکار تو ممکن نہیں البتہ ایسی تاویلیں کرتے ہیں جو بما لا یرضاہ قائلہ کے مصداق ہیں اس لئے مؤلف نے بھی صحیح السند قول کی بے جا تاویلات کی ہیں۔ مثلاً کہتا ہے کہ ابن مبارک کی یہ جرح مبہم ہے۔ (ص ۳۶)

اس بیچارے کو یہ نہیں پتہ کہ جرح مبہم کیا ہوتی ہے امام ابن مبارک نے تو کسی راوی پر جرح نہیں کی بلکہ سرے سے ہی روایت کو غیر ثابت کہا ہے۔

دوسری تاویل یہ کی ہے کہ ”امام ابن مبارک نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب یہ حدیث ان کو صحیح سند سے نہیں پہنچی تھی جب سفیان ثوری کی مجلس میں بیٹھے اور یہ حدیث صحیح سند سے سنی تو پھر اس جملے کو رد کر دیا۔“ (ملخصاً)

یہ تاویل خود ساختہ ہے اور امام ابن مبارک پر بہت بڑا بہتان ہے کہ انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اس جھوٹ کی مؤلف کے پاس ادنی سی بھی سند نہیں ہے۔

تیسری تاویل یہ کی ہے کہ ”ابن مبارک نے یہ خود حدیث روایت کی ہے۔“ (ص ۳۷)

امام ابن مبارک نے جو اس حدیث کو غیر ثابت کہا ہے اس کا یہی تو راز ہے کہ وہ اس روایت کے خود راوی تھے جو اس کی حقیقت کو دوسروں سے زیادہ جانتے تھے اور یہ بھی عیاں ہے کہ مؤلف لدھیانوی امام ابن مبارک پر اپنے قول سے رجوع کا الزام لگانے میں جھوٹ بھی بولتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

لدھیانوی کے کذب بیانی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ابن مبارک رفع یدین کرتے تھے. (جزء رفع یدین بخاری ص ۱۲۴، کتاب السنہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبل تاویل مختلف الحدیث ص ۶۶، کتاب الثقات ص ۱۷ ج ۲، تاریخ بغداد ص ۴۰۶ ج ۱۳، التمہید ص ۶۶ ج ۵) اگر انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا ہوتا تو وہ رفع یدین نہ کرتے. امام ترمذی کی حسن روایت بسا اوقات ضعیف کے درجہ پر ہوتی ہے جیسا کہ یہی روایت جسے امام ترمذی نے ابن مبارک کے حوالہ سے غیر ثابت کہنے کے باوجود اسے حسن کہا ہے.

پھر مؤلف اس سند کے ایک ایک راوی کو ثقہ ثابت کرتا ہے مگر اپنے من کی بات لے لیتا ہے اور اپنے خلاف آنے والی بات کو حذف کر دیتا ہے مثلاً سفیان ثوری مدلس ہیں ان کی تدلیس کو فراموش کر جاتا ہے کذاب کمیٹی کے سابق چیئرمین ماسٹر امین اوکاڑوی نے سفیان ثوری کے مدلس ہونے کا اقرار کیا تھا (مجموعہ رسائل ص ۳۳۱ ج ۳) یہ روایت معنعن ہے۔ تقلیدی سرخیل مولوی سرفراز خاں صفدر نے مدلس کا عنعنہ مردود قرار دیا ہے۔ (خزائن السنن ص ۱ ج ۱) بلاشبہ مدلس راوی کی معنعن روایت قابل حجت نہیں ہوتی مگر اس پہلو کو یہ چھیڑتا ہی نہیں۔

”اسی طرح عاصم بن کلیب صدوق راوی ہیں جو اس روایت میں مضطرب ہیں۔“ (التمہید ص ۲۱۹ ج ۹) اور ”راوی کا کسی روایت میں مضطرب ہونا اس کے ضعف کا سبب ہے۔“ (مقدمہ ابن الصلاح) پھر اس نے اس بات کو بھی حذف کر دیا ہے کہ **”جب عاصم کسی روایت میں منفرد ہوں تو قابل حجت نہیں ہوتے۔“** (میزان ص ۳۵۶ ج ۲) اور یہ اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں جس سے واضح ہے کہ یہ روایت قابل حجت نہیں۔ کبار محدثین میں سے جس نے بھی اس روایت کی تحقیق کی ہے اسے ضعیف قرار دیا ہے جن میں امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابن مبارک، امام یحیی بن آدم، امام بخاری، امام ابو حاتم، ابوداؤد اور امام دارقطنی وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین ہیں (تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۹ ج ا و صحیح سنن الترمذی مترجم ص ۱۹۱ ج ۱)

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

شریر گھوڑوں والی روایت:-

پھر مؤلف نے مسلم کے حوالہ سے شریر گھوڑوں کی دموں والی حدیث پیش کی ہے اور اس پر تفصیلی بحث نہیں کی اس لئے کہ اسے معلوم تھا کہ میں یہ روایت جس مقصد کیلئے پیش کر رہا ہوں وہ اس بارہ میں نہیں بلکہ ان کا مورد یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے وقت صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو گھوڑے کی دموں کیطرح ہلاتے تھے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع کر دیا جس کی تفصیل خود اس حدیث کے راوی صحابی رسول جناب جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے جو اس روایت کے متصل بعد ہی صحیح مسلم میں ہے نہ اس روایت میں رکوع جاتے وقت کی رفع یدین کا ذکر ہے اور نہ رکوع سے اٹھتے وقت کی رفع یدین کا۔

یہی وجہ ہے کہ اکابر احناف نے بھی اس حدیث کو متنازعہ رفع یدین پر محمول نہیں کیا حتی کہ امام ابوحنیفہ سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اپنے موقف میں اس حدیث سے کبھی استدلال کیا ہو۔ تمام محدثین جنہوں نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے بالاجماع اس کا تعلق سلام والے رفع یدین سے جوڑا ہے کیونکہ مسند احمد ص ۹۴ ج ۵ میں اسی سند کے الفاظ موجود ہیں کہ "ھم قعود" صحابہ بیٹھے ہوئے تھے یعقوب نانوتوی، محمود حسن اور تقی عثمانی نے اقرار کیا ہے کہ اس حدیث کا تعلق رکوع والے رفع یدین سے نہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ روایت تشہد کے متعلقہ ہے قیام کے نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام کے وقت ایسا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے تشہد میں ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے جس کو بھی علم سے کوئی حصہ ملا ہے وہ اس حدیث کو ترک رفع یدین میں حجت نہیں بناتا۔" "یہ بات اہل علم میں مشہور ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔" (جزء رفع یدین مع جلاء ص ۱۰۱)

یہ ہے اس روایت کا صحیح مفہوم جو امام بخاری اور دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے مگر مؤلف کو تو اپنا مطلب سیدھا کرنا ہے خواہ معنوی تحریف ہو جائے۔

قرآن کریم اور رفع یدین:-

مؤلف نے بڑے طمطراق کیساتھ قرآن کریم سے رفع یدین کی نفی ثابت کی ہے

www.ircpk.com

www.ircpk.com

آپ بھی ذرا ملاحظہ فرما لیں۔ مؤلف لکھتا ہے پارہ نمبر ۱۸ کی دوسری آیت: الذین ھم فی صلوتھم خاشعون کی تفسیر ابن عباس نے یہ کی ہے کہ لا یلتفتون یمینا و شمالا و لا یرفعون ایدیھم فی الصلوۃ۔ "کہ ایماندار اپنی نمازوں میں رفع یدین نہیں کرتے (ص ۸) پھر دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "میں نے قرآن وحدیث دونوں سے ترک رفع یدین ثابت کر دیا۔" (ص ۲۶)

اس حوالہ کو دیکھ کر ہمیں یقین کامل ہو گیا ہے کہ لدھیانوی دجال مفتری ہے۔ قرآن کریم کے ذمے وہ بات لگاتا ہے جو قرآن میں موجود نہیں تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی پیش کرتا ہے اور اسے نام قرآن کا دیتا ہے گویا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بعینہ قرآن ہے پھر یہ جاہل بھی ہے اور جہالت بھی اتم درجہ کی۔ اس مفتری کو معلوم نہیں کہ میں جو تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگا رہا ہوں وہ تو سراسر جھوٹ ہے اور جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں اس لئے کہ یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نہیں بلکہ سدی، کلبی اور ابو صالح کی ہے جو تینوں کذاب تھے اور کلبی تو جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نام کو اپنی کذب بیانی کے لئے استعمال کرتا تھا مؤلف نے ان کذابوں کی تفسیر کو ابن عباس کی طرف منسوب کر کے بہت بڑا جرم کیا ہے یہ تینوں محدثین کے نزدیک کذاب تھے (میزان الاعتدال) تقلیدی دیوبندیہ حیاتیہ طائفہ کے سرخیل مولوی سرفراز خاں صفدر نے محولہ تفسیر کے راویان محمد بن سائب کلبی اور محمد بن مروان سدی کو کذاب اور کافر لکھا ہے (تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین ص ۱۶۷) اور ان سے جھوٹ نقل کرنے والا بھی تو کذب میں ان کا شاگرد ہو گا جی ہاں! مؤلف کی اس تحریر سے یہی تاثر ملتا ہے کہ اس نے سدی، کلبی اور ابو صالح کذابوں کے کذب میں سے حصہ پایا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ اور رفع یدین:-

اس تفسیر کے کذب ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ رفع یدین کے فاعل تھے (مصنف عبدالرزاق ص ۶۹ ج ۲، ابن ابی شیبہ ص ۲۳۵ ج ۱، جزء رفع الیدین مع الجلاء ص ۶۳ و مسائل احمد ص ۲۲۴ ج ۱)

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

اگر مؤلف کی پیش کردہ من گھڑت تفسیر کو صحیح تسلیم کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جناب ابن عباس قرآن کی مخالفت کرتے تھے نہیں ابن عباس تو قرآن کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ ان کذابوں نے ہی جھوٹ بولا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سے بری الذمہ ہیں۔

الغرض مؤلف نے رفع یدین کی صحیح اور متواتر احادیث کو جھٹلانے کے لئے کذب بیانی میں حد سے تجاوز کی ہے قرآن کا نام لیکر اللہ تعالی پر جھوٹ باندھا ہے مسند حمیدی اور ابوعوانہ سے محرف روایات پیش کر کے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے اور ابن عباس کی طرف تین کذابوں کی روایت سے مروی تفسیر منسوب کر کے ان پر جھوٹ بولنے میں ان کذابوں کا شریک ہوا ہے۔

اصول فقہ اور اہلحدیث:۔

مؤلف دعوی کرتا ہے: ”ہم حنفی اصول سے بات کرتے ہیں ہمارے علماء نے اصول فقہ پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں اہل حدیث اپنی کوئی اصول کی کتاب بتائیں تاکہ تم سے ان کے مطابق بات کر سکیں اہل حدیث کے اصول تو دیواروں پر لکھے ہیں اہل حدیث کے دو اصول اطیعو اللہ و اطیعو الرسول دیواروں پر تو فلمی چاکنگ اور کاروباری اداروں کی ایڈورٹائز تحریر ہوتی ہے۔“ (ص ۶ ملخصاً)

فرقہ ورانہ اصول پر مبنی کتب سے اہلحدیث بیزار ہیں ان اصولی کتابوں سے پہلے لوگ اسلام پر کس طرح چلتے تھے؟ ان اصولوں نے اسلام کی کون سی خدمت کی ہے؟ اصول کی پہلی کتاب الرسالہ امام شافعی کی ہے جو خالصا اہلحدیث تھے تقلید سے منع کرتے تھے (مختصر المزنی ص ۱) اسی طرح مقدمہ صحیح مسلم، الابانہ عن اصول الدیانہ بھی اہلحدیث کی کتب ہیں۔

جب کہ مؤلف کے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ، قاضی ابو یوسف، اور محمد کی کوئی اصول فقہ پر کتاب نہیں ہے اور نہ ہی وہ معتزلہ اور مرجیۂ کے ان اصولوں سے واقف تھے جن کو آج اصول حنفی کہا جاتا ہے۔ اہل حدیث کے اصول کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں اس لئے یہ کتاب وسنت سے باہر کسی اصول کو اہمیت نہیں دیتے یہ وہی اصول اپناتے ہیں

www.ircpk.com

www.ircpk.com

جن کے درست ہونے کی ان کے پاس دلیل ہے چونکہ اہل حدیث کا دعوی ہے اور عمل بھی اس کے مطابق ہے کہ ہمارے دو اصولوں اطیعو اللہ و اطیعو الرسول. مگر یہ اصول بھی مؤلف کو ناگوار ہیں اس لئے کہ ان اصول سے تو فقہ حنفی جڑوں سے کٹ جاتا ہے ان کے ہاں کتاب وسنت تو صرف نام کی حد تک ہے اصولا قابل حجت امام کا قول ہے فاما المقلد فمستنده قول مجتهده.

جب کتاب وسنت کے اصول اپنانے کی بات آتی ہے تو مؤلف کی پیشانی پسینہ سے شرابور ہو جاتی ہے اور کتاب وسنت کے اصول کو فلمی کاروباری اشتہار سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کا موازنہ فلمی اشتہاروں سے کرتا ہے یہ ہے اس کا اسلام؟

فقہ حنفی کے اصول:۔

آخر یہ تشبیہ کیوں نہ دے ان کے بہت سے اصول کتاب وسنت سے ماخوذ ہونے کے بجائے مبتدعہ، معتزلہ، مرجیہ اور روافض کے وضع کئے ہوئے ہیں شاہ ولی اللہ ان اصولوں کی حقیقت کا انکشاف یوں کرتے ہیں:

”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مبسوط اور ہدایہ وغیرہ میں جو جدل، مناقشات اور مباحث پائے جاتے ہیں حنفیت کی اصل ہیں حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ سب اصول معتزلہ کے اختراع اور ایجاد ہیں۔“ (حجۃ اللہ ص ۱۶۰ مفہوماً)

ایک اور حنفی محقق کی نداء بھی سنئے مولانا عبدالحی لکھنوی جو برصغیر میں نامور محقق حنفی گزرے ہیں اور ان کے بعد آج تک ان کے پایہ کا کوئی حنفی محقق پیدا نہیں ہوا وہ اصول فقہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:

”بہت سے علماء جو فروع میں حنفی تھے عقیدہ میں شیعہ معتزلہ اور مرجی تھے۔“ (الرفع والتکمیل ص ۳۸۶)

اگر مؤلف کو امام اہل سنت ابن تیمیہ کی تحقیق ناگوار نہ گزرے تو وہ بھی دیکھ لیں امام صاحب فرماتے ہیں:

”حنفی امام ابوحنیفہ کے مذہب کو معتزلہ، کرامیہ وکلابیہ کے اصولوں کے ساتھ گڈ

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

مڈ اور خلط ملط کر دیتے ہیں اور یہ کام شیعوں اور رافضیوں کی جنس سے ہے۔''

(منہاج السنہ ص ۶۰ ج ۳)

کیا حنفی اصولوں پر عمل کرتے ہیں؟:۔

احناف کے اصول تو معتزلہ مرجیۂ سے مستعار ہیں یا مسروقہ ہیں اس لئے وہ بہت سے مسائل میں ان کے ائمہ کے اقوال کے خلاف جاتے ہیں اس لئے اکثر اپنے ہی اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ جن ائمہ کے اقوال پر اس فقہ کی بنیاد ہے وہ ائمہ ان اصولوں کے وضع ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اصول وضع کرنے والوں نے ان کے اقوال کو سامنے رکھا مگر اقوال میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے حتی کہ بسا اوقات ایک ایک مسئلہ میں دس دس اقوال ہیں جس کی بنا پر اصولوں میں بھی اختلاف ہو گیا لہذا ایسے ہر موقعہ پر ان کو اصول بدلنے پڑے۔ اگر مقلدین کا اپنے ہی اصولوں سے انحراف ملاحظہ کرنا ہو تو اعلام الموقعین ص ۴۴۰ تا ۴۵۲ ج ۱ ملاحظہ کریں یقیناً واضح ہو جائے گا کہ مؤلف کا یہ دعوی کہ ''ہم اصول سے بات کرتے ہیں۔'' غلط ہے۔

اصول فقہ کا مقصد و نتیجہ:۔

اصول وضع کرنے والے نے بظاہر یہی دعوی کیا کہ ان اصولوں کے وضع کرنے کا مقصد کتاب و سنت کی تفہیم ہے مگر اصول احناف میں بہت سے اصول ایسے بھی ہیں جن سے تفسیر بالرائ کا دروازہ کھلا ہے حدیث سے بدگمانی کو فروغ ملا ہے وحی الٰہی قرآن اور حدیث کے درمیان ٹکراؤ کا دعوی کیا جاتا ہے اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم پر تبراء کا سبب بنے ہیں وہی اصول انکار حدیث کا بڑا سبب بنے ہیں شاہ عبدالعزیز محدثؒ دہلوی نے فتاوی عزیزیہ میں ان کے ایسے بعض اصولوں کی نشاندہی کی ہے۔ فرماتے ہیں:

① ان کا اصول ہے کتاب اللہ پر زیادتی منسوخ ہے اس اصول کے ضمن میں مشہور حدیث نص نہیں بن سکی۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

② زیادہ سندوں والی حدیث قبول نہیں قبولیت کا تعلق راوی کے فقیہ ہونے پر ہے

③ غیر فقیہ کی حدیث جو رائے کے خلاف ہو قابل قبول نہیں۔ ابوھریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم کی اکثر روایات اس اصول کی نذر ہو جاتی ہیں

④ عام کو خاص نہیں کیا جا سکتا۔

مرضی کا سودا ہے خاص کو عام کیساتھ رد کر دیں جیسا کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارہ میں جو روایات ہیں وہ اسی اصول سے رد کی گئی ہیں۔

⑤ جب حدیث اور امام کا قول آپس میں مخالف ہوں تو امام کے فتوی پر عمل ہوگا۔

ایسے انہوں نے متعدد اصول بیان کئے ہیں جن کی تفصیل فتاوی عزیزیہ ص ۶۳ ج ۱ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

لہذا اہل حدیث ایسے اصولوں کو اصول تسلیم نہیں کرتے جن سے صحیح احادیث کا رد لازم آئے ان کے اصول وضع کرنے والے تو ہاتھ میں تیز چھری لے کر بیٹھے تھے کہ جو حدیث ان کے مذہب کے خلاف نظر آئی اسے اپنے اصول کی چھری سے ذبح کر دیا انا للہ۔ پھر ان کے اصول اختلافات کا مجموعہ ہے اتفاق ہی ہے کہ ان کے اصول کسی ایک اصل پر جمع ہوں۔

اہل حدیث بد مذہب ہیں:۔

''مؤلف لکھتا ہے ہمارے علماء نے اہل حدیث کو بد مذہب لکھا ہے۔'' (ص ۷)

یہ کون بد علماء تھے جنہوں نے علماء اہلحدیث کو بد مذہب لکھا ہے اس کی مؤلف نے تفصیل بیان نہیں کی۔ اہل حدیث نام ہے کتاب و سنت پر عمل کرنے والوں کا۔ کتاب و سنت پر عمل کرنا مؤلف کے نزدیک بد مذہبی ہے اس لئے کہ ان کا اپنا مذہب اکثر مواقع پر کتاب و سنت کے مخالف ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنے مذہب کو بد مذہبی سے تعبیر کرتے اس لئے کہ ان کے مذہب میں کتاب و سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے مگر معاملہ برعکس کر دیا کہ کتاب و سنت تو ایک صحیح منزل من اللہ دین ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ بد مذہب ہے یا پھر ان کے نزدیک کتاب و سنت پر عمل کرنا گمراہی ہے جیسا کہ ان کے ایک بڑے نے لکھا ہے کہ:

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

"کسی حدیث پر اس لئے عمل کرنا کہ امام کے قول کے خلاف ہے گمراہی ہے۔" (تقلید کی شرعی حیثیت ص ۴۷)

یا پھر ایک اور بڑا حنفی مولوی ناقل ہے کہ:

"کتاب وسنت کے ظاہر پر عمل کرنا اصول کفر میں سے ہے۔" (جاء الحق ص۲۶ ج۱)

مؤلف اگر اہل حدیث کو بد مذہب اس لئے کہتا ہے کہ یہ تقلید نہیں کرتے تو بلاشبہ احناف کے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ، قاضی ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ بھی غیر مقلد تھے طحاوی تو کہتا ہے "تقلید تو غبی یا متعصب کرتا ہے۔" (مقدمہ معانی الاثار) تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ چاروں ائمہ بھی بد مذہب تھے۔ انا للہ۔

اہل حدیث اور شیطان:۔

اس کے بعد مؤلف نے پیر جیلانی کے حوالہ سے اہل حدیث کو شیطان کی اولاد قرار دیتے ہوئے بڑے بیہودہ الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے ہم صرف قلم کرتے ہیں البتہ یہ بات پیر صاحب نے غنیۃ الطالبین میں واضح الفاظ سے لکھی ہے کہ اہل سنت صرف اہل حدیث ہیں اور یہ بھی واضح لکھا ہے کہ حنفی گمراہ ہیں (ص ۲۰۸)

قول صحابی حجت نہیں:۔

"مؤلف نے یہ بھی کہا ہے کہ اہل حدیث صحابی کے قول کو حجت نہیں مانتے میں ان کی زبان کھینچ کر کتے کے آگے ڈال دوں گا۔" (ص۹)

بلاشبہ اہل حدیث قول صحابی کو حجت مانتے ہیں بشرطیکہ وہ مرفوع حدیث کے خلاف نہ ہو اور یہی موقف حنفیوں کا ہے کہ صحابی کا قول حجت ہے جب اس کی نفی سنت سے نہ ہوتی ہو۔ (فتح القدیر ص ۳۷ ج ۲، مرقاۃ ص ۲۶۹ ج ۳)

اس نے اہل حدیث کے بارہ میں جو بکواس کی ہے کہ "میں ان کی زبان نکال کر کتے کے آگے ڈال دونگا" اس کا مصداق اپنے ائمہ احناف کو بھی ٹھہرائیں کیونکہ ان کا بھی اس بارہ میں وہی موقف ہے جو علماء اہل حدیث کا ہے۔ پہلے ان کی زبان کتے کے آگے ڈالو اہل حدیث کی طرف بعد میں آنا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

شادی کی دوسری رات

دوسری رات کا آغاز صحابی کے قول حجت ہونے کے دلائل سے کیا ہے، ہم نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے اس لئے مزید بحث کی ضرورت نہیں۔ البتہ انہوں نے اپنے موقف میں یہ دلائل پیش کئے ہیں جن پر ہم مختصر تبصرہ کرتے ہیں:

① "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور اس کا حوالہ مشکوۃ کا دیا ہے۔" (ص۱۱)

مؤلف نے مشکوۃ کا نام شاید بغیر تحقیق کے لے لیا ہے راقم الحروف کو یہ روایت مشکوۃ سے نہیں ملی۔

ہاں یہ روایت ضعاف اور موضوع روایات پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں پائی جاتی ہے اور یہ من گھڑت روایت ہے اس کے جتنے طریق راقم کے علم میں ہیں کسی میں حمزہ النصیبی کذاب ہے اور کسی میں عبدالرحیم بن زید العمی کذاب ہے اور کسی میں جعفر بن عبدالواحد الہاشمی کذاب ہے حافظ ابن حزم فرماتے ہیں یہ روایت جھوٹی، باطل اور من گھڑت ہے۔ (التلخیص ص۱۹۱ ج۴)

اس من گھڑت روایت کو مؤلف نے کیوں ذکر کیا حالانکہ من گھڑت روایت کا اس کے من گھڑت ہونے کے ذکر کے بغیر روایت کرنا حرام ہے (ابن الصلاح)

اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے جس کی سزا جہنم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من كذب علی متعمداً فليبوأ معقده من النار.

(عام کتب حدیث۔ روایت متواتر ہے)

اگر اسے اس روایت کے من گھڑت ہونے کا علم نہیں تھا تو بغیر تحقیق کے کیوں درج کی؟ اور اگر علم تھا تو اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیوں کیا؟

② ایک دلیل یہ پیش کی ہے کہ "تم پر میری امت کے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔"

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

اہل حدیث کا بحمد اللہ اس پر عمل ہے مگر مؤلف کا نہیں دیگر صحابہ کرام کی طرح خلفاء راشدین بھی رفع یدین کرتے تھے مگر مؤلف ان کی اس سنت پر عمل نہیں کرتا بلکہ اس پیاری سنت کی شدید مخالفت کرتا ہے۔

③ اور آخر میں یہ روایت پیش کی ہے کہ ”**کامیاب جماعت وہ ہوگی جو ما انا علیہ واصحابی کی اتباع کرے گی۔**“ (ص ۱۱)

بحمد اللہ اہل حدیث اس حدیث کے مصداق ہیں اہل حدیث کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہ عقائد میں اختلاف ہے اور نہ احکام میں۔

مؤلف کے گروہ کا صحابہ سے عقائد میں بھی اختلاف ہے اور احکام میں بھی ان کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ عامی حنفی اپنے امام کے قول پر عمل کرنے کا پابند ہے کتاب وسنت پر عمل کرنے کا نہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب امام کے قول اور حدیث میں اختلاف ہو تو امام کے قول کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کرنا گمراہی ہے (تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں ان کا مؤقف ہے کہ ”**اپنے امام مجتہد کی تقلید تو واجب ہے مگر کسی صحابی کی تقلید جائز نہیں۔**“ اجماع المحققین علی منع العوام من منع التقلید الصحابہ (التقریر والتحبیر ص ۳۵۳ ج ۳ وتیسیر التحریر ص ۲۵۵ ج ۳۔) ”**تمام محققین کا اجماع ہے کہ عوام کے لئے صحابہ کی تقلید منع ہے۔**“

اہل حدیث پر اتہام:۔

مؤلف لکھتا ہے: **اہل حدیث ہر حدیث رسول کو نہیں مانتے۔ آپ (بیوی) تو منکر حدیث لگتی ہیں۔**“ (ص ۱۱)

یہ تو معلوم ہی ہے کہ مؤلف مفتری ہے مگر اس کے ساتھ اہل حدیث کے موقف سے جاہل بھی ہے اس نادان کو پتہ نہیں کہ اہل حدیث کا موقف واضح اور مضبوط ہے کہ ہم صحیح حدیث بشرطیکہ منسوخ نہ ہو پر بلا تردد اور بلا قیود عمل کرتے ہیں حنفیوں کی طرح صحیح حدیث کو رد کرنے کے لئے بہانے نہیں بناتے نہ کسی حدیث کو یہ کہہ کر رد

www.ircpk.com

www.ircpk.com

کرتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے بڑھاپے کا عمل تھا۔ جیسا کہ جلسہ استراحت کی صحیح حدیث ہے اور نہ یہ کہہ کر حدیث کو رد کرتے ہیں کہ حالات اس پر عمل کا تقاضا نہیں کرتے جیسا کہ نماز باجماعت کے لئے عورتوں کا مسجد میں آنا، الغرض مؤلف نے جو اہل حدیث پر الزام لگایا ہے اسے ثابت کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں جب یہ موقف ہی اہل حدیث کا نہیں تو پھر دلیل کہاں سے لاتا البتہ اگر ہم چاہیں تو درجنوں نہیں بلکہ بیسیوں صحیح احادیث پیش کر سکتے ہیں جن کو احناف نے محض اس لئے ترک کیا کہ ان کے فقہی اقوال کے خلاف ہیں اگر مؤلف کو تفصیل مطلوب ہے تو مولانا فاروق الرحمان یزدانی کی کتاب ”**احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف**“ کا مطالعہ کریں۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا۔

اہل حدیث اور شیعہ:۔

مؤلف اہل حدیث کے بارہ میں گل فشانی کرتا ہے کہ ”**ان کا مذہب بالکل شیعوں جیسا ہے۔**“ (ص ۱۱)

اہل حدیث کا تو شیعہ مکتب فکر سے اصول میں بھی اختلاف ہے اور فروع میں بھی۔ یہ اختلاف مذہبی نوعیت کے علاوہ تاریخی نوعیت کا بھی حامل ہے دونوں لحاظ سے اہل حدیث اور شیعہ مختلف ہیں البتہ حنفیت اور شیعیت میں بہت سے امور میں مماثلت ہے مثلاً:

① یہ دونوں مذہب عراق کی پیداوار ہیں۔

② حنفیت کی بنیاد تقلید پر ہے اور شیعیت کی بنیاد بھی تقلید پر ہے۔

③ حنفی بھی اپنے امام کے قول کی بنا پر حدیث کو رد کر دیتا ہے اور شیعہ بھی صرف اسی حدیث کو تسلیم کرتا ہے جو ان کے امام کے قول کے موافق ہو۔ (مقلدین ائمہ کی عدالت میں ص ۲۵۹)

④ شیعہ بھی اپنے امام کے قول کی مخالفت کو جرم قرار دیتا ہے اور حنفی بھی کہتا ہے

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

کہ اس شخص پر ریت کے ذرات کے برابر لعنت ہو جس نے ابو حنیفہ کا قول رد کیا (درمختار ص ۵)

⑤ یہ تو اوپر گزر چکا ہے حنفی اصول لکھنے والے بعض شیعہ بھی تھے اور اہم ترین بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو شیعہ (علوی) تحریک کی حمایت کی وجہ سے جیل میں جانا پڑا۔

یہ تمام باتیں شاہد عدل ہیں کہ شیعہ اور حنفیوں میں بہت سی اشیاء میں اشتراک ہے اہل حدیث پر تو مؤلف کا الزام ہے۔ جو محض کذب ہے۔

اہل حدیث اور قرآن کی مخالفت:۔

یہ بات تفصیل کے ساتھ رفع یدین کے حوالہ سے گزر چکی ہے کہ مؤلف نے آیت والذین هم فی صلوتهم خاشعون کی تفسیر تین کذابوں سدی، کلبی اور ابو صالح سے نقل کر کے اہل حدیث پر الزام لگایا ہے کہ یہ قرآن کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں بڑی اوٹ پٹانگ باتیں کی ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں البتہ مؤلف کا یہ الزام کہ اس من گھڑت تفسیر کی وجہ سے اہل حدیث قرآن کی مخالفت کرتے ہیں صرف اہل حدیث پر ہی قرآن کی مخالفت کا الزام نہیں آتا بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی ہے اس لئے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع یدین کرتے تھے جن میں کوئی ایک بھی مستثنیٰ نہیں۔ (جزء رفع یدین، بخاری)

اہل حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم!

مؤلف اہل حدیث پر تنقیص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا الزام لگاتا ہے اور اس کے ثبوت کے لئے علامہ وحید الزماں کی عبارت پیش کی ہے۔ کہ **"وہ فلاں فلاں صحابی کو فاسق سمجھتے تھے۔" (ص ۱۴ ملخصاً)**

اگر علامہ وحید الزمان نے ایسا لکھا ہے تو اس کا الزام مسلک اہل حدیث پر نہیں آتا کیونکہ علی التحقیق یہ بات ہے کہ وہ نہ عقائد میں کلیۃً اہل حدیث تھے اور نہ فروع

www.ircpk.com

www.ircpk.com

میں بلکہ آدھے شیعہ تھے آدھے حنفی۔ پیدا حنفی ہوئے تھے اور جب فوت ہوئے تو شیعہ کی طرف مکمل جھکاؤ تھا اس لئے اہل حدیث ان کی کسی ایک تحریر کے ذمہ دار نہیں ہیں چونکہ ان میں حنفی اور شیعہ دونوں مذاہب سرایت کر چکے تھے لہذا صحابہ کرام کے بارہ میں انہوں نے اہل حدیث کی زبان نہیں بولی بلکہ تمہاری ہی ترجمانی کی ہے بعض احناف نے امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدعتی قرار دیا ہے۔

بلکہ ملا جیون حنفی نے تو اصول حنفی میں لکھا ہے۔ **"یہ ہمارے تمام اسلاف کا مذہب ہے۔" (نور الانوار ص ۳۰۴)**

احناف کی اصول کی تقریباً تمام معتبر کتابوں میں موجود ہے ابو ہریرہ، بلال، انس، سلمان فارسی اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم غیر فقیہ تھے غیر فقیہ کہنے کا مطلب ہے کہ جب ان کی بیان کردہ احادیث احناف کے قیاس کے خلاف ہونگی تو قیاس پر عمل ہوگا اور ان کی احادیث کو رد کر دیا جائیگا (حسامی، اصول الشاشی، تقویم وغیرہ)

الہدیٰ انٹرنیشنل:۔

الہدیٰ انٹرنیشنل ایک بڑا مؤثر ادارہ ہے جو اسلامی خدمات میں پیش پیش ہے اس ادارہ کی وجہ سے بہت سی نوجوان تعلیم یافتہ خواتین میں اسلامی شعور پیدا ہوا ہے وہ حجاب مسنونہ کے ساتھ نماز اور دیگر اسلامی احکام کی پابندی کرتی ہیں مگر نا معلوم اس بد طینت کو کیا سوجی۔ اس ادارہ کی پرنسپل محترمہ فرحت ھاشمی کے بارہ میں اپنی بالشت لمبی زبان نکالتا ہے اور نکالتا ہی چلا جاتا ہے اور انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے جن کے نقل کرنے کا راقم الحروف میں حوصلہ نہیں ہے البتہ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ شخص انسانیت سے عاری بھیمانہ صفات کا حامل ہے اس کی خباثت طبع نے ایک متقی مبلغہ کو نشانہ تنقید بنایا ہے مگر اپنی پوری کتاب میں کسی ایکٹر، رقاصہ اور فلموں میں نیم عریاں ہو کر کام کرنے والی کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا ایسے بے غیرتوں کو رقاصوں سے تو محبت ہو سکتی ہے اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ فلا حد، فلا حد کی رٹ نے مؤلف کے دماغ کو اپنی

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

طرف کھینچ لیا ہو اس لئے اس کو حیاء اور غیرت سے تو نفرت ہے اور بے حیاء بے غیرت اور عصمت باختاؤں سے پیار ہے جن کا رد نہیں کرتا۔ شاید یہ اس کے گھر کا مال ہو۔ اگر اس میں ذرا برابر غیرت ہوتی تو یہ محترمہ مکرمہ کا اپنی کتاب میں ذکر نہ کرتا کیونکہ انہوں نے اس کے بارہ میں کبھی کوئی لفظ تک نہیں کہا کہ جس سے اسے تپش آتا اور یہ انسانیت سے ہی باہر ہو جاتا۔ او ہو چھوڑو غیرت کی بات کرتے ہو یہ دیوبندی علماء تو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر انگریز سے بھی مصافحہ کرتے نہیں شرماتے اور اگر مفاد کی بات ہو تو اپنے ہی دیوبندی مسلک کے مدرسہ جامعہ حفصہ کو معصوم بچیوں سمیت تہس نہس کرا دیں اور اگر غیرت کی نیلامی کی بات آئے تو دارالعلوم دیوبند صد سالہ جشن میں اپنے مذہبی اسٹیج پر اندرا گاندھی کو دعوت دیں اور وہ اپنے مذہبی لباس ساڑھی میں اسٹیج پر آئے تو ان کے اسلام کے ٹھیکیدار مولوی اس کے پاؤں میں بیٹھے ہوں اور وہ ان کے اسٹیج پر تقریر کر رہی ہو اگر ان کی غیرت کی نیلامی کا چشم دید ملاحظہ کرنا ہے تو اس صد سالہ جشن کی مکمل کاروائی جو کتابی شکل میں چھپ چکی ہے وہاں دیکھ لیں کہ یہ آپ کو اندرا گاندھی کے پاؤں میں بڑے مؤدب بیٹھے نظر آئیں گے۔

محترمہ ھاشمی صاحبہ اسلام کی بات کرتی ہیں اس لئے ان کی آنکھ میں خار ہے اگر وہ آج ان کی قیل وقال کی زبان میں بات کرے تو وہی عزت واحترام کے لحاظ سے ان کی آنکھوں کا تارا بن جائے۔

بات ہاشمی صاحبہ کی ذات کی نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت کی تبلیغ کرتی ہیں جسے یہ حضرات فقہ حنفی پر کاری ضرب سمجھتے ہیں۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

تیسری رات

مؤلف نے اس رات کا آغاز صحیح بخاری کی تنقیص سے کیا ہے اور انداز بالکل تمسخرانہ ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ مؤلف کسی سرکس کا تربیت یافتہ ہو تنقیصی لہجہ میں یوں داستان وضع کرتا ہے کہ:

"دوستوں کی ایک دعوت تھی اور شرط یہ تھی کہ ہر شخص اپنے مسلک کے لباس میں آئے پھر کیا تھا۔ آگے اس کے الفاظ سنئے: تمہاری بخاری نے تو مجھے شرمسار کیا اس وقت زمین میں دھنس جانے کو جی چاہتا تھا جب انہوں نے بخاری کھول کر میرے سامنے رکھ دی امام بخاری نے دو روایتیں نقل کیں ہیں ایک رانوں کو چھپانے والی دوسری نہ چھپانے والی پھر لکھا ہے رانوں کو نہ چھپانے والی سند کے لحاظ سے زیادہ قوی ہے۔" (ص ۷ بلفظہ)

اس میں شرمساری والی کونسی بات ہے کہ مرد کا ران پردہ ہے یا کہ نہیں پھر امام بخاری نے کب لکھا ہے کہ ران پردہ میں شامل نہیں انہوں نے باب قائم کیا ہے ما یذکر فی الفخذ۔ یذکر مجہول کا صیغہ ہے جو کسی قطعی فیصلہ کا متحمل نہیں پھر یہ جھوٹ ہے کہ اس نے بخاری کھول کر دیکھی، اگر واقعتاً اس نے بخاری کا یہ مقام کھول کر دیکھا ہوتا تو اس کو جو مصنوعی شرمساری لاحق ہوئی ہے وہ نہ ہوتی اس لئے کہ امام بخاری نے لکھا ہے کہ حدیث: "ران پردہ ہے عمل کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہے۔" اس کو یہ مصنوعی شرمساری اس کی بددیانتی کی وجہ سے ہو سکتی ہے صحیح بخاری کی وجہ سے نہیں اس لئے کہ امام بخاری کا اس بارہ میں جو موقف تھا اس کو اس شرمسار نے بددیانتی سے ذکر نہیں کیا تا کہ صحیح بخاری کی تنقیص کا موقعہ فراہم کیا جائے اور اس بددیانت نے ایسے ہی اپنی طرف سے موقعہ فراہم کر لیا۔

ایسے بددیانت کو شرمسار ہونا ہی چاہئے کتنے ہی ایسے لوگ جنہوں نے صحیح بخاری کی تنقیص کرنے کی جسارت کی مگر ان کو لدھیانوی کی طرح ندامت اور شرمساری ہی حاصل ہوئی۔ بحمد اللہ بخاری کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ آئے گا۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

رسول اللہ ﷺ کی تنقیص:-

اس شرمسار نے بخاری کی تنقیص نہیں کی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کی ہے اسلئے کہ امام بخاری نے تو اس بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث نقل کی ہیں اور بلاشبہ وہ احادیث صحیح ہیں جن کی صحت میں کوئی شک نہیں تو گویا کہ اس نے صحیح احادیث پر تنقید کی ہے اور صحیح احادیث پر تنقید براہ راست صاحب حدیث پر تنقید ہے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ امام بخاری اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لائے ہیں کہ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی ران سے کپڑا سمیٹا حتی کہ میں آپ کے ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا حدیث کے الفاظ ہیں۔ **ثم حسر الازار عن فخذه حتى انظر الى بباض فخذه**۔ ظاہر ہے امام بخاری نے صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا فعل ذکر کیا ہے کہ آپ نے ران سے کپڑا اٹھایا جس سے ران ننگی ہوگئی یہ حدیث پر اس انداز سے تنقید کرتے ہیں کہ اس سے تنقیص ثابت ہو اور لوگوں کو صحیح احادیث پر عمل کرنے سے متنفر کیا جائے تا کہ لوگ صحیح بخاری پر عمل کرنے سے باز آ جائیں جیسا کہ یہ شرمسار خود ہی لکھتا ہے: "بخاری پر عمل کون کرے گا۔" (ص ۱۸)

صحیح حدیث سے استہزاء:-

مؤلف کی گٹی میں شامل ہے صحیح احادیث سے استہزاء کرنا، اس لئے یہ اپنی فطرت سے مجبور ہے چنانچہ استہزاء کی ایک اور مثال ملاحظہ کریں لکھتا ہے

"ابھی پتہ چل جائیگا تمہارے امام بخاری کا اور (خاوند) نے جیب سے استرا نکال کر فضا میں لہرایا۔ یہ کیا؟ دلہن بولی: خاوند نے کہا! تمہارے امام بخاری نے حدیث نقل کی ہے کہ **اذا التقى الختانان** کہ مرد اور عورت دونوں کا ختنہ ہونا چاہئے بخاری پر عمل کرتے ہوئے آپ کو ختنہ کروانا ہوگا۔" (ص ۱۸)

مؤلف نے حدیث کا غلط ترجمہ کر کے صحیح حدیث پر اپنی تنقید کا آرہ چلایا ہے صحیح ترجمہ جو تمام شارحین حدیث نے کیا ہے یہ ہے کہ مباشرت کے وقت جب زوجین کی شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ دیکھو حدیث میں بات کیا ہے

www.ircpk.com

www.ircpk.com

اور اس نے کیا بنا دی حدیث کی معنوی تحریف کر کے اسے تمسخر کا نشانہ بنایا حالانکہ بعینہ یہی الفاظ فقہ کی عام کتابوں میں باب وجوب الغسل کے تحت موجود ہیں قدوری ص ۵ میں ہے **والتقاء الختانين** ۔ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور علامہ عینی حنفی فرماتے ہیں یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہیں (عمدۃ القاری ص ۲۴۷ ج ۳) اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو مؤلف نے استراء لہرا کر اپنی بیوی کو بتایا اور اس پر عمل کرنے کا تقاضا کیا ہے تو پھر قدوری کے مطابق موصوف کو فقہ پر عمل کرتے ہوئے ضرور اس معنی کو عملا اپنانا ہوگا۔

مؤلف کے لئے امتحان ہے کہ وہ قدوری پر عمل کرتے ہوئے اپنی بیوی پر عند المباشرت استراء استعمال کرتا ہے یا کہ نہیں۔ عمل تو اس کو بہر حال کرنا پڑے گا ورنہ ریت کے ذرات کے برابر لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ (درمختار ص ۵)

طریقہ نماز:-

مؤلف بڑے جذباتی انداز میں لکھتا ہے:

"سترہ والے نے ہمیں نماز، روزہ، زکوۃ، حج کے تمام مسائل بالتفصیل سمجھا دیے ہیں اس لئے ہم نے اس کی تقلید کر لی ہے اور چھ لاکھ والا (بخاری) ایک رکعت نماز کے مسائل بھی نہ بتلا سکا اس لئے ہم نے اس کی تقلید نہیں کی۔" (ص ۲۰)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ امام بخاری باوجود یہ کہ چھ لاکھ احادیث کا حافظ تھا نماز کی ایک رکعت کا طریقہ نہیں بتا سکا اور امام ابو حنیفہ جنہیں صرف سترہ احادیث یاد تھیں انہوں نے پورا اسلام ہمیں تفصیل کے ساتھ بتا دیا۔ محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف نے کبھی بخاری کا مطالعہ نہیں کیا صرف اعتراض کرنا ہی جانتا ہے اتنا بڑا جھوٹ کہ بخاری میں نماز کی ایک رکعت کی تفصیل موجود نہیں صحیح بخاری تو تمام جہاں کے آگے ہے اور یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ یہ صحیح احادیث کا سب سے بڑا ماخذ ہے۔ اگر چمگادڑ کو دوپہر کے وقت بھی آفتاب نظر نہ آئے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور ہے۔؟ پھر اس نے بڑی مغز ماری کے بعد بارہ مسائل اختراع کیئے ہیں جو اسے صحیح بخاری سے نہیں ملے۔ ہم کہتے

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ہیں کیا وہی بارہ مسائل امام ابوحنیفہ سے ثابت ہیں؟ ہمیں یقین ہے کہ اپنے وہ مسائل امام ابوحنیفہ سے ثابت نہیں کر سکتے مؤلف دراصل باور کراتا ہے کہ احادیث میں تو نماز کا تذکرہ اتنا ناقص ہے کہ ایک رکعت کی تفصیل بھی ممکن نہیں چہ جائیکہ کامل نماز کا طریقہ موجود ہو نماز تو امام ابوحنیفہ نے بالتفصیل بیان کی ہے گویا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ ناقص تھا جسے امام صاحب نے پورا کیا ہے گویا کہ امام صاحب سے پہلے جو مسلمان گزرے ہیں وہ ناقص نماز پڑھتے رہے ہیں حالانکہ وہ خیر القرون کے دور کے تھے۔ انا للہ کیا کوئی مسلمان اس کا تصور کرسکتا ہے؟

اگر مؤلف اس کی تردید کرتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس کے اختراعی مسائل امام صاحب سے اس طرح ثابت کرے کہ امام صاحب سے ہر مسئلہ میں حدیث رسول نقل کرے اگر یہ نہیں ہوسکتا اور کبھی نہیں ہوسکتا تو مؤلف جو ان مسائل کے بارہ میں چھ لاکھ والے پر الزام لگاتا ہے وہ سترہ والے پر بھی لگائے عدل شرط ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے دین کے ہر معاملہ میں اپنی رائے کو داخل کیا ہے جس کی وجہ سے ان کو کامل دین ناقص نظر آتا ہے اور اسی نظر سے یہ نماز کو دیکھتے ہیں ورنہ رسول اللہ ﷺ کی مکمل نماز احادیث صحیحہ صریحہ میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی نماز کی مکمل صورت کو محفوظ کر کے بعد والوں کو اس کی خبر دی ہے جسے محدثین خصوصاً امام بخاری نے صحاح اسناد کے ساتھ مدون کر دیا ہے مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کی نماز، بہت سے مسائل میں ان کی قیاسی نماز کے خلاف ہے اس لئے لدھیانوی کو رسول اللہ ﷺ کی نماز ناقص نظر آتی ہے۔

حنفی مناظرین:۔

اس کے بعد بڑی بے باکی کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ:

”اہل حدیث نے امین اوکاڑوی سے سو مناظرے کئے اور ہر مناظرے میں کامیاب رہا پھر ایسا وقت آیا کہ کوئی اہل حدیث مناظر اس سے مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ روپڑی، اثری، ساجد میر، حافظ سعید، پروفیسر عبداللہ

www.ircpk.com

www.ircpk.com

بہاولپوری جیسے لوگ اس کا نام سن کر شہر چھوڑ جاتے تھے پھر چند دیگر اپنے مناظرین انور اوکاڑوی، منیر احمد منور، محمود عالم، عبدالغنی طارق (مؤلف خود) الیاس گھمن، عبداللہ وڑائچ، عبدالغفار ذہبی وغیرہ کے نام لے کر کہتا ہے انہوں نے اہلحدیث کی نیندیں حرام کردیں ہیں اور جینا مشکل کر دیا ہے۔“ (ص ۲۳)

مؤلف نے ایک ہی سانس میں کذب بیانی کی تاریخ رقم کردی ہے مناظران کے کامیاب تھے اہلحدیثوں کی نیندیں حرام ہوگئیں تھیں اور ان کا جینا مشکل ہوگیا تھا حنفی مناظر کے نام سے انہیں ہارٹ اٹیک ہو جاتا تھا مگر ان مناظروں کا کیا نتیجہ نکلتا جب بھی مناظرہ ہوتا تو بہت سے حنفی اپنا تقلیدی مذہب چھوڑ کر مسلک اہلحدیث قبول کر لیتے ہیں اس کذاب کو پتہ نہیں کہ اہلحدیث افراد میں اضافے کا ایک بڑا سبب تمہارے مناظرے بنے ہیں مرزا قادیانی حنفی مناظر سے لیکر الیاس گھمن تک تمام مناظرین کی حالت زار سے ہم واقف ہیں۔

اللہ اللہ تاریخ کا کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ احناف کے مقابلہ میں اہل حدیث میدان سے بھاگے ہوں ”یا پولیس تیرا هی آسرا۔“ یہ کبھی اہل حدیث کا نعرہ نہیں رہا ہمیشہ احناف ہی اس فریاد کے سہارے پر جیتے ہیں۔

چند سال پہلے پسرور میں مناظرہ تھا حنفیوں نے پولیس کو بلا کر اپنی جان چھڑائی انور اوکاڑوی سے پوچھ لے جوہر آباد کے قریب ایک چک میں مناظرہ تھا اس کی حالت دیدنی تھی اور قابل ترس تھی تاہم پولیس کو بلا کر جان چھڑائی یہ مناظر تو اتنا کامیاب ہے کہ اہل حدیث مناظر مولانا محمد عمر صدیق (جو ابھی بالکل نوجوان ہے) کو دیکھ کر حواس باختہ ہوگیا منہ سے کوئی بات نہیں نکل رہی تھی شاید معاویہ سے پوچھ لے اس کی مجاہت کیسی ہوتی تھی۔

رہا امین اوکاڑوی اس کے پاس سوائے جھوٹ کے کیا تھا پسرور شہر میں رفع یدین کے موضوع پر اس کا قاضی عبدالرشید سے مناظرہ ہوا اس مناظرے کی مختصر روداد یہ ہے جواب بھی ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے پروگرام کے تحت مناظرہ صبح آٹھ بجے ہونا

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

قرار پایا تھا اور وہ بھی ایک حنفی کے گھر۔ اہلحدیث علماء وقت مقررہ پر جب اس گھر پہنچے تو گھر کو تالا لگا ہوا تھا پھر اہل حدیث کو ایک جگہ بٹھا کر انتظامیہ اہلحدیث دیوبند علماء کو ڈھونڈنا شروع کر دیتی ہے آخر حنفی انتظامیہ کے لوگ علماء کرام آئے مگر انہوں نے کہا کہ ہم نئی شرطیں طے کرنا چاہتے ہیں اہل حدیث کی طرف سے انتظامیہ نے کہا کہ پہلی شرطوں کو کیا ہو گیا ہے کہنے لگے کہ وہ شرطیں علماء کی طے کردہ نہیں ہیں لہذا دوبارہ شرطیں طے کی گئیں اور فیصلہ ہوا کہ مناظرہ دیوبندیوں کی مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد ہوگا اہلحدیث علماء نماز ظہر کے بعد اس دیوبندیوں کی مسجد میں گئے وہاں ان کا نہ کوئی مناظر تھا نہ کوئی انتظامیہ کا فرد۔ ظہر سے لے کر عصر تک اہلحدیث علماء ان کی مسجد میں بیٹھے رہے مسجد دیوبندیوں کی تھی مگر اس وقت قبضہ اہل حدیث کا تھا یہاں تک کہ عصر کی آذان اس دیوبندیوں کی مسجد میں اہل حدیث نے کہی جماعت اہلحدیث نے کرائی پھر سپیکر کھول کر تلاوت بھی کی گئی مگر کوئی دیوبندی عالم وہاں نہ آیا۔ ہاں! انہوں نے پولیس بھیج دی اور پولیس نے آکر علماء اہلحدیث کو کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں مناظرہ نہیں ہوگا علماء اہلحدیث نے کہا آپ کو کس نے کہا ہے کہ یہاں مناظرہ ہے وہ کہنے لگے ہمارے پاس مولوی حضرات گئے تھے علماء اہل حدیث نے کہا ان مولویوں کو سامنے لاؤ۔

بہرکیف علماء اہلحدیث عصر کی نماز کے بعد واپس اپنے مقام پر آگئے مغرب کی نماز اہلحدیث مسجد میں ادا کی تو تین دیوبندی آدمی آگئے کہ امین اوکاڑوی صاحب آ گئے ہیں وہ مناظرہ کریں گے انہوں (اہلحدیثوں) نے کہا کہ آگئے ہیں جھوٹ ہے وہ تو کل سے شہر میں موجود ہے انہوں نے جمعہ پسرور میں پڑھایا ہے مگر وہ سامنے آنے کی تاب نہیں رکھتا اسکو باہر نکالو۔ حقیقت یہی تھی کہ وہ علماء اہلحدیث کے سامنے آنے سے خوف کھا رہا تھا تو حنفی دوستوں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے کہ خدا کے لئے مناظرہ کیجئے ورنہ ہماری بڑی بے عزتی ہے اب تو ہمارے اپنے (دیوبندی) ہی کہہ رہے ہیں

www.ircpk.com

www.ircpk.com

کہ امین اوکاڑوی سامنے کیوں نہیں ہوتا وہ ان سے ڈرتا ہے۔ پہلے تو آٹھ دس گھنٹے لیت و لعل کرتا رہا کہ مناظرہ ٹل جائے آخر مجبور ہو کر میدان میں آنا پڑا تو ایسا زچ اور لاچار ہو کر بھاگا (کیمرے والے نے بھاگنے کے منظر کو محفوظ کر لیا جو قابل دیدنی ہے) کہ اس نے دوبارہ تاحیات کبھی کسی اہل حدیث مناظر سے مناظرہ کرنے کا نام نہیں لیا۔ ﴿کأنهم حمر مستنفرة ☆ فرت من قسورة﴾

الیاس گھمن صرف جاہل نہیں بلکہ اجہل ہے سیالکوٹ میں اس کا مولانا اکرم زاہد سے تقلید کے موضوع پر مناظرہ تھا مولانا اکرم زاہد کی معاونت کے لئے مولانا محمد یحیی گوندلوی موجود تھے اس نے انتظامیہ سے کہا کہ گوندلوی صاحب کو اس کی معاونت سے روکو پھر یہی بس نہیں کی بلکہ کہنے لگا ان کو وہاں سے اٹھا کر میرے پاس بٹھا دو پھر کیا ہوا اس نے بڑا شور ڈالا اور کوشش کی کہ مناظرہ نہ ہو سکے مگر اہل حدیث مناظر مصر تھا کہ مناظرہ ہو۔ آخر مناظرہ ہوا جس کی کیسٹیں موجود ہیں یہ اتنا پریشان تھا کہ بے تکی باتیں کرتا جلا جا رہا تھا آخر اس نے اعتراف کر لیا کہ تقلید بدعت ہے۔

ابھی ۲۰۰۷ء کی بات ہے کہ رمضان سے چند ایام قبل دنیا پور کے قریب ایک گاؤں میں عبداللہ وڑائچ اور گھمن سے مناظرہ طے تھا اہل حدیث بروقت مناظرے کے مقام پر پہنچ گئے مگر وڑائچ صاحب جو وہاں قریب ہی اپنے گاؤں میں موجود تھے مناظرے کے لئے نہ آئے اور نہ آنا تھا۔ مقامی حنفیوں نے منتیں کر کے اہل حدیث وفد کو واپس کیا۔ الیاس گھمن کی سیالکوٹ کے مناظرے میں وہ درگت بنی کہ کیسٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ اہلحدیث سے کبھی مناظرہ نہیں کرے گا مگر..........

بقول لدھیانوی کے مناظر تو کامیاب ان کے ہیں مگر فائدہ اہل حدیث کو ہوا ہے تقریباً ہر مناظرے کے بعد جو پر امن ہوا ہو۔ دو چار حنفی ہی اہلحدیث ہوئے ہیں کبھی کوئی اہلحدیث مقلد حنفی نہیں ہوا۔ اس اعتبار سے تمہارے مناظر شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اپنے ہر مناظرے کے بعد دو چار اپنے افراد اہل حدیث کے حوالے کر کے

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ندامت اور پشیمانی کے عالم میں ناکسوار روسیہ کا منظر پیش کر کے اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوتے ہیں شاید ان کی لغت میں کامیاب مناظر وہی ہوتا ہے جو اپنے مذہب کے چند افراد مخالف مناظر کے حوالہ کر دے واقعتاً تمہارے مناظر اس معنی میں کامیاب مناظر ہیں اور اہل حدیث ناکام ہیں کیونکہ ہمیشہ حنفی اہل حدیث ہوتے ہیں اور کبھی اہل حدیث حنفی نہیں ہوتے۔

دروغ گوئی کی ایک اور مثال:۔

اس کی تحریر گواہی دیتی ہے کہ مؤلف عبدالغنی بڑا دروغ گو اور کذاب ہے مگر بسا اوقات اپنے بڑے مرشد مرزا غلام احمد قادیانی حنفی سے بھی کذب میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسا کہ لکھتا ہے:

"اگر کسی اہل حدیث لڑکی کا نکاح بلا تحقیق مقلد لڑکے سے ہو گیا تو طلاق لیکر کسی عیسائی، یہودی، سکھ، ہندو سے کر لینا لیکن کسی مقلد سے نہ کرنا۔"
(ص ۲۴ ملخصاً)

قارئین! یہ کسی اہل حدیث کا فتوی نہیں بلکہ یہ اس کی گوزہ سرائی ہے ورنہ کسی اہل حدیث کا نام تو لے کہ اس نے مذکورہ بالا بات کہی ہو۔ اہل حدیث پر جھوٹے الزام لگانا اور پھر ان کو تحریری شکل دے کر شائع کرنا اس کے بڑے بڑے لدھیانیوں کا بھی مشغلہ تھا جامع الشواہد اسی خانوادہ کی یادگار ہے جس میں انہوں نے انگریز کو راضی کرنے کے لئے اہل حدیث کے خلاف بدتمیزی کا ایک طوفان برپا کیا تھا کیونکہ اس وقت صرف اہل حدیث انگریز کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اگر مؤلف اپنے اکابر کے قدم پر نہ چلتا تو اسے لدھیانوی کون کہتا؟ اس کی کذب بیانی پر تو شیطان بھی پناہ مانگتا ہوگا کہ میں تو کذاب ہوں مگر میرا بچہ لدھیانوی مجھ سے بھی آگے نکل گیا ہے مجھے تو کسی پر الزام لگاتے شرم آتی ہے مگر یہ بڑا بے شرم اور ناک کٹا ہے کسی قسم کی پرواہ نہیں کرتا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

چوتھی رات

مؤلف نے اس رات کا آغاز علماء اہل حدیث کی توہین سے کیا ہے اور کذب و افتراء کی ایک داستان رقم کی ہے لکھتا ہے:

"علماء اہل حدیث کا جھوٹ پر جھوٹ بولنا ان کی فطرت خبیثہ ہے۔" (ص ۲۶)

اس کا ایک مختصر جواب ویل لکل ھمزۃ للمزۃ میں مخفی ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ دراصل یہ وصف علماء اہل حدیث کا نہیں بلکہ احناف کا ہے جابر جعفی جو امام صاحب کا استاذ ہے اپنے جھوٹ میں معروف تھا حتی کہ امام صاحب نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے: "میں نے اتنا بڑا کذاب کوئی نہیں دیکھا یہ فقہ حنفی کے حق میں حدیثیں گھڑتا تھا۔" (میزان الاعتدال) مگر اس اعتراف کے باوجود امام صاحب نے اس سے روایات لی ہیں قاضی ابو یوسف کے بارہ میں امام صاحب فرماتے ہیں: "یہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے۔" (تاریخ بغداد ص ۲۵۸ ج ۱۴) اور محمد بن حسن کے بارمیں قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں: "یہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے۔" امام مبارک اور ابن معین فرماتے ہیں: "کذاب ہے۔" (تاریخ بغداد ص ۱۸۰ ج ۱) اور حسن بن زیاد، مامون ہروی، محمد بن جابر یمامی کے جھوٹ کی تو مثالیں ہی بے شمار ہیں (لسان المیزان کا مطالعہ کیجئے)

اب آپ ہی دیکھ لیں کہ الزام کس پر آتا ہے اہل حدیث کے جھوٹ پر جھوٹ بولنے کی مؤلف نے کوئی مثال پیش نہیں کی اور نہ ہی پیش کر سکتا ہے یہ ان کے گھر کی بات ہے جو دوسروں کے ذمہ لگا رہا ہے۔

بخاری کو اصح الکتب کہنا شرک ہے:۔

مولف لکھتا ہے: "بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ قرآن میں ہے یا حدیث میں یا صرف ابن صلاح کی تقلید کر کے مشرک بن رہی ہو۔" (ص ۲۶)

پتہ نہیں اس میں شرک کا کونسا عنصر ہے البتہ مہاجر مکی، گنگوہی اور دیگر اکابر دیوبند کو حاجت روا، مشکل کشا، متصرف الامور اور غیب دان ماننا شرک نہیں کیونکہ وہ گھر کی

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

بات ہے ہاں اگر بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہنا شرک ہے تو اس شرک میں علماء دیوبند کی ایک کثیر تعداد ملوث ہے پاک و ہند میں عربی طبع ہونے والی بخاری جو دیوبندی شائع کرتے ہیں کے ٹائیٹل پر لکھا ہے قد اتفق الائمة علی انه اصح الکتب بعد کتاب الله. ''تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ بخاری کتاب اللہ کے بعد سب سے صحیح کتاب ہے۔'' جس کا مطلب ہے کہ وہ حنفی علماء جنہوں نے اسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کرنے پر اتفاق کیا ہے وہ بقول لدھیانوی کے تمام مشرک ہیں۔

صحیح بخاری پر اعتراضات:۔

اس کے بعد صحیح بخاری پر زبان دراز کرتا ہے اور چند صحیح احادیث پر بڑی دیدہ دلیری سے اعتراض کرتا ہے۔

① بخاری میں ہے حضور نے کھڑے ہو پیشاب کیا پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے (اپنی بیوی کو مخاطب کر کے لکھتا ہے) آپ نے یا آپ کی ماں نے کبھی عمل کیا۔ (ص ۲۷)

صحیح بخاری بلکہ بہت سی احادیث کی دوسری کتابوں میں یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قوم کی اروڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''آپ ﷺ نے مجھے اشارہ کیا اور میں آپکے عقب میں کھڑا ہو گیا۔''

امام بخاری نے اس حدیث پر باب باندھا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔ اب ظاہر ہے اروڑی گندگی والی جگہ ہوتی ہے جہاں بیٹھنا ممکن نہیں ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس حدیث سے تو واضح ہوتا ہے کہ شریعت تنگی کا نام نہیں بلکہ مجبوری کے وقت اس میں بعض ناپسندہ امور بھی جائز ہو جاتے ہیں موصوف کا تبصرہ بھی آپ نے ملاحظہ کیا اس حدیث میں بیوی یا ماں کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا ذکر ہے یا اس نے رسول اللہ ﷺ پر طنز کی ہے کیونکہ ایسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا مؤلف کی بیوی اور ساس نے نہیں کیا تھا جن پر الزام دیتا ہے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والی روایت مسند امام ابوحنیفہ میں بھی ہے جس کا

www.ircpk.com

www.ircpk.com

متن یہ ہے:

انتهى النبي ﷺ الى سباطة قوم ومعه اصحابه فتفحج ثم بال قائماً (ص ۲۴۹ ج ۱)

''رسول اللہ ﷺ قوم کی اروڑی پر آئے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے آپ ﷺ نے ٹانگیں چوڑی کیں اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔''

اس حدیث کی روشنی میں عبدالغنی طارق کا اپنی شرح کے مطابق شاید یہی عمل ہو کہ ایک طرف اس کے اہل خانہ کی عورتیں ٹانگیں چوڑی کر کے اور دوسری طرف ان کے گھر کے مرد ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہو جاتے ہوں گے اور پھر پیشاب کرتے ہونگے کیونکہ یہ روایت اس کے امام کے طریق سے مروی ہے جس پر عمل کرنا عبدالغنی کے لئے ضروری ہے ورنہ ریت کے ذرات کے برابر لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔

ہماری تحقیق میں تو یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس لئے ہمارا تو اس پر عمل نہیں ہاں احناف کے اپنے اصول کے مطابق یہ روایت صحیح ہے لہذا ان کا تو یقیناً یہی عمل ہوگا کہ کھڑے ہو کر ٹانگیں چوڑی کر کے پیشاب کرتے ہونگے۔

② بخاری میں اونٹوں کے پیشاب پینے کا حکم ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ''آپ اور آپ کے والدین بہن ...... بھائی ہم مسلک روزانہ ناشتہ میں کتنے گلاس پیتے ہو۔'' (ص ۲۷ بلفظہ)

یہ ایک مشہور واقعہ ہے جو صحیح بخاری کے علاوہ دیگر حدیث کی متعدد کتب میں مروی ہے کہ عکل قبیلہ کے چند لوگ مدینہ میں آئے مگر ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی جس سے وہ بیمار ہو گئے۔

فامرهم النبي ﷺ بلقاح وان شربوا من ابوالها والبانها.

''نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا تو وہ تندرست ہو گئے۔'' (بخاری مواضع کثیرہ)

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

اولاً! یہ حدیث صحیح ہے اس کی سند میں کوئی ذرہ برابر شک نہیں۔ ثانیاً! یہ حدیث علاج کے ساتھ تعلق رکھتی ہے نا کہ ناشتہ کے متعلق۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے ناشتہ میں ان کو پیشاب پینے کا حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ لدھیانوی باور کرا رہا ہے۔ ثالثاً! صرف پیشاب پینے کا نہیں بلکہ اس کے ساتھ دودھ پینے کا بھی حکم تھا لدھیانوی بڑا بددیانت ہے تحریف معنوی کرنے کو جرم نہیں سمجھتا اس لئے ہر موقعہ پر تحریف کا مرتکب ہوتا نظر آتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

اس نے اس حدیث میں دو بددیانتیں کی ہیں اولاً مرض کا ذکر خذف کر گیا ہے اور دوسری دودھ کے ذکر کو گول کر گیا ہے اس نے ایسے کیوں کیا؟ اس لئے کہ اگر یہ دونوں چیزیں ذکر کرتا تو اس کی رسول اللہ ﷺ پر تنقید ممکن نہ تھی اور مقصد پورا نہیں ہوتا تھا۔

پھر اس نے جو اس حدیث پر تبصرہ کیا ہے کو اگر تسلیم کر لیا جائے اس خبیث لعین کی نظر میں وہ صحابی جس نے حدیث روایت کی ہے اس کے اہل خانہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اسی طرح کا ناشتہ کرتے ہونگے۔

حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں اس لئے ہم جرأت نہیں رکھتے اس پر کوئی لدھیانوی طرز کا تبصرہ کریں ہمیں تو پورا یقین ہے اس حدیث میں جس مرض کے لئے نسخہ تجویز ہوا ہے وہ بالکل درست ہے۔ آمنا وصدقنا۔

گھر کی خبر:۔

صحیح حدیث پر زبان درازی کرنا لدھیانوی کا مشغلہ ہے مگر بسا اوقات حدیث کی تنقیص میں اپنے گھر کو بھی بھول جاتا ہے۔ سنئے

"ماکول اللحم کا پیشاب پاک ہے۔" (درمختار، ہدایہ، شرح وقایہ وغیرہ)

"بکری کا پیشاب پاک ہے۔" (ہدایہ)

"چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے۔" (فتاوی عالمگیری، ہدایہ، بہشتی زیور ص ۱۴ ج ۲)

"چوہے کا پیشاب پاک ہے۔" (درمختار)

امام محمد کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جا سکتا ہے ان کا پیشاب پینا بلا

www.ircpk.com

www.ircpk.com

عذر جائز ہے (ہدایہ، درمختار، شرح وقایہ)

مؤلف کا فقہ کے ان احکامات پر تو ضرور عمل ہوگا ناشتے میں وہ باری باری تمام ماکول اللحم حیوانوں کا پیشاب لسی کی جگہ استعمال کرتے ہونگے کبھی گائے کا، کبھی چمگادڑ کا، کبھی الو کا۔ کیونکہ یہ ان کی فقہ میں حلال ہیں اور کبھی بکری کا۔ اور وہ بھی بغیر کسی مرض کے، رسول اللہ ﷺ نے تو اونٹ کا پیشاب دودھ کے ساتھ استعمال کرنے کی اجازت دی تھی مگر یہاں تو کھاتہ ہی کھلا ہے خوب موج کرو۔ پیشاب کے ساتھ ایک جام شراب یوسفی کا بھی چلا کر حدیث پر تنقیص کرو۔ **لعلکم تغلبون۔**

③ "بخاری میں ہے کہ ران ستر نہیں۔" (ص ۲۷)

اس پر پہلے بحث گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ اس مقام پر لدھیانوی کا تبصرہ سنئے:

بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے: "آپ کی سہیلیاں کتنی مرتبہ چڈی یا سیکسی انڈرویر پہن کر بازار، کالج، مسجد میں نماز جمعہ، عیدگاہ میں عید پڑھنے گئی ہونگی۔" (ص ۲۸)

کیا بخاری میں ہے کہ عورت چڈی پہن کر بازار جائے یا دوسری جگہوں پر جائے قطعاً نہیں ہے دراصل یہ بخاری کا نام لے کر اپنی زوجہ محترمہ کو لوگوں کے سامنے اس انداز میں لانا چاہتا ہے تاکہ فقہ کے مطابق امامت کی شرائط کی تحقیق میں تسہیل ہو جائے کہ: "امام وہ بنے جس کی بیوی خوبصورت ہو۔" (درمختار) اور یہ اپنی بیوی کو اس حالت میں دکھانا چاہتا ہے تاکہ لوگ مشاہدہ کر سکیں کہ وہ خوبصورت ہے تاکہ کوئی سر پھرا اس کی امامت پر اعتراض نہ کر سکے ورنہ تو اس نے جو بکواس کیا ہے بخاری میں تو اس کا اشارہ بھی نہیں ہے۔

④ "بخاری میں ہے کہ دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہئے۔" (ص ۲۸)

کاش کہ وہ حدیث نقل کر دیتے جس سے پتہ چلتا کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہے اور یہ بھی پتہ چل چلتا کہ دونوں کے دونوں، دونوں ہاتھ ہوں یا صرف ایک کے۔ اگر وہاں واقعتاً مصافحہ عند السلام دونوں ہاتھوں سے کرنے کا ذکر ہے تو راقم الحروف

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

بلاتردد اور بلا تاخیر اس پر عمل کرنے کو تیار ہے مگر وہاں ایسا ہے نہیں وہ حدیث مصافحہ کے بارہ میں نہیں تشہد کی تعلیم کے بارہ میں ہے۔

⑤ ''بخاری میں ہے **الفقہ ثمرۃ الاحادیث.** آپ فقہ کو کیوں نہیں مانتے۔؟'' (ص ۲۸)

اگر بخاری نے فرمایا ہے کہ فقہ ثمرہ حدیث ہے تو بلا شبہ صحیح فرمایا ہے مگر امام بخاری آپ کے قیاسی اقوال کو فقہ تسلیم نہیں کرتے اس لئے اپنی کتاب میں اس فقہ کی مخالفت کی ہے اس لئے کہ حنفی فقہ فقہ الحدیث نہیں بلکہ قیل وقال کا مجموعہ ہے۔

فقہ حنفی کیا ہے:۔

فقہ حنفی بہت سے لوگوں کے خیالات کا مرکب مغلوبہ ہے جن میں محمد بن حسن ابن الشلجی ، ابومطیع البلخی اور حسن بن زیاد جیسے کذاب لوگ بھی شامل ہیں اس جیسے لوگوں نے ہی اس فقہ کو فقہ الحدیث سے پھیر کر مرکب افکار مغلوبہ بنایا ہے فضیلۃ الاخ الحافظ ثناء اللہ الزاہدی جو اصول فقہ کے ماہر ماسٹر ہونے کے ساتھ ساتھ سرجن بھی ہیں انہوں نے فقہ حنفی کے اصول کی معروف کتاب نور الانوار پر جامع تعلیق سپرد قلم کی ہے اس تعلیق میں ایک جگہ انہوں نے فقہ کی حقیقت پر بھی قلم اٹھایا ہے جس کا ہم یہاں خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

① بعض صحابہ غیر فقیہ ہیں۔

② اس فقہ میں الہام اور ابہام پایا جاتا ہے جو وساوس اور شبہات کا منبع ہے۔

③ یہ تعلیل بالتخیل کی فقہ ہے: جس کا معنی ہے شرعی احکام کی خیالی علت بیان کرنا جیسا کہ وضو کی علت بیان کرتے ہیں کہ جسم کو ٹھنڈک پہنچانا، اعضاء کا صاف کرنا اور پانی کا ضائع کرنا۔ حالانکہ وضو مستقل عبادت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے۔''

④ جور اور اعتساف کی فقہ ہے جیسا کہ مصراۃ والی متفق علیہ حدیث سے ان کا سلوک ہے کہ اگر اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرے تو وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ

www.ircpk.com

www.ircpk.com

ابو ہریرہ غیر فقیہ ہے اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کریں تو اس کے رد کے لئے کوئی اور بہانہ اس لئے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقیہ ہیں اور ان کی خلاف قیاس روایت قابل قبول ہے گویا کہ ایک ہی اصول ایک حدیث میں ابوہریرہ کے لئے قابل استرداد ہے اور وہی اصول اسی حدیث میں ابن مسعود کے لئے قابل حرج نہیں بلکہ قابل مدح ہے اسی کا نام ظلم اور جور ہے۔

⑤ فقہ الارتثار والتباس یعنی مضطرب اور متناقض کلام سے مرکب ہونا جیسا کہ غبی اور جاہل لوگوں کا کلام ہوتا ہے ابو ہریرہ سے مروی روایت روزے دار جب بھول کر کچھ کھا اور پی لے تو روزہ درست ہے حالانکہ یہ خلاف قیاس ہے مگر جب ان کے مذہب کے موافق روایت ہوئی تو نہ ابو ہریرہ غیر فقیہ ہیں اور نہ روایت قابل رد ہے ابو ہریرہ تو ایک ہی شخصیت ہے جب ان کی روایت تمہارے مذہب کے خلاف ہو تو وہ غیر فقیہ اور جب موافق ہو تو پھر وہ نہ غیر فقیہ ہے اور روایت بھی علل سے پاک قابل عمل ہے۔

⑥ اتہام اور الزام کی فقہ ہے جیسا کہ امام صاحب کے پوتے اسماعیل بن حماد نے جھوٹ باندھا کہ خلق قرآن کا عقیدہ میرے اباء واجداد کا ہے حالانکہ امام صاحب خلق قرآن کے عقیدہ سے بری تھے۔ اسی طرح بہت سے سرکردہ احناف نے اپنے مذہب کی حمایت میں احادیث وضع کی ہیں۔

⑦ الحاد اور بے دینی کی فقہ ہے جیسا کہ صفات باری تعالی کے بارہ میں ان کا رویہ ہے مؤلف کہتا ہے لدھیانوی گروہ بھی ان تمام آیات اور احادیث میں تاویل کرتا ہے **استوی علی العرش** اور **نزول باری تعالی الی السماء الدنیا.** کو تسلیم نہیں کرتا۔

⑧ یہ نوادر اور تفکہ کی فقہ ہے جیسا کہ فتاوی قاضی خاں ص ۲۳۴ ج ۱ میں ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ میرا اعضو اگر تیرے فرج (شرمگاہ) سے خوبصورت

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

نہ ہو تو تجھے طلاق ہے اس کے جواب میں عورت کہے اگر میری فرج تیرے عضو سے خوبصورت نہ ہو تو میری لونڈی آزاد ہے (اب فیصلہ سنئے) اگر بات ہوتے وقت دونوں کھڑے تھے تو عورت سچی ہے اور خاوند پر قسم لازم ہو جائیگی اس لئے کہ عورت جب کھڑی ہو تو اس کی شرم گاہ مرد کے عضو سے خوبصورت ہوتی ہے اور اگر دونوں بیٹھے ہوں تو عورت پر قسم لازم آئے گی اور مرد اپنی بات میں سچا ہوگا۔

ایک شخص کی دو بیویاں ہیں وہ کہتا ہے جس کی شرمگاہ زیادہ کشادہ ہے اسے طلاق ہے تو جوان میں کمزور اور عمر رسید ہوگی اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاوی ھندیہ ص ۵۴۳ ج ۱)

ایسی بہت سی مثالیں اس فقہ شریف کی زینت ہیں آپ غور کریں کیا ایسی فقہ جو واہیات کا مجموعہ ہو جس میں عورتوں کی شرمگاؤں کی کشادگی تک ناپی جائے اسلامی فقہ ہو سکتی ہے شاید عبدالغنی نے ایسی واہیات باتوں کا ایک باب اسپیشل مرتب کر کے اپنے جامعۃ البنات میں داخل نصاب کیا ہو۔

⑨ یہ فقہ تخلیق القرآن کا مادہ ہے۔

⑩ اس فقہ میں افراط اور تفریط ہے صحیح احادیث کو تو رد کرتے ہیں اور مراسیل کو قبول کرتے ہیں۔

⑪ یہ فقہ تفقیہ الزنادقہ ہے اس لئے کہ اس کے مرتبین ہر قسم کے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ ابن سیناء بھی تمہارے نزدیک فقیہ حنفی ہے امام ابن الصلاح فرماتے ہیں: ''یہ شیطان تھا اور تم کہتے ہو یہ صاحب کرامات بزرگ تھے۔'' (الجواہر المضیئۃ ص ۶۳ ج ۲)

اے برادران احناف! یہ بڑی طعن اور عار والی بات ہے کہ اسماعیلی فرقہ کے بانی کا بیٹا (جس کے کفر میں ذرہ برابر شک نہیں) فاسد العقیدہ اور عمل تھا جو کبھی مسند فتاوی پر براجمان نہیں ہوا تمہارے نزدیک فقیہ ہے اور ابو ہریرہ جو محافظ اسلام ہے غیر فقیہ ہے۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

فاعتبروا یااولی الالباب ۔ (تعلیق بر نور الانوار ص ۲۵۴ تا ص ۲۵۶ ج ۳ ملخصا ومفہوما)

زاہدی حفظہ اللہ نے جو اس فقہ کا تجزیہ کیا ہے بالکل درست ہے انکی اصول وطبقات کی کتابیں ایسے ھفوات سے بھری پڑی ہیں جو تفصیل چاہتا ہے اسکے لئے میدان بڑا وسیع ہے ہمارے بس میں نہیں کہ فقہاء متاخرین نے فساد فی الدین میں جو کارنامے سر انجام دیئے ہیں ان کا مکمل ادراک واحاطہ کر سکیں۔

بخاری پر عمل ؟:-

⑥ ''بخاری میں ہے آمین دعا ہے دعا آہستہ کرنے کا حکم قرآن میں ہے آپ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے (ص ۲۸)

لدھیانوی نے اس موقعہ پر بھی خیانت کی ہے بخاری میں آمین دعا ہے یہ امام عطاء کا قول ہے جسے لدھیانوی نے پورا نقل نہیں کیا پورا قول اس طرح ہے۔

قال عطا آمین دعاء . امن ابن الزبیر ومن رواءہ حتی ان للمسجد للجۃ (بخاری باب ۱۱۱)

''عطاء کہتے ہیں آمین دعا ہے عبداللہ بن زبیر نے اور انکے مقتدیوں نے آمین کہی جس سے مسجد میں ایک گونج پیدا ہو گئی۔''

امام عطاء کا قول بتاتا ہے کہ وہ آمین کو بلند آواز سے کہنے کے قائل تھے امام عطاء امام ابوحنیفہ کے استاذ ہیں جن کے بارہ میں امام صاحب فرماتے ہیں: ''میں نے ان سے کوئی شخص افضل نہیں دیکھا۔ (میزان) کیا انہوں نے قرآن کی مخالفت کی ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ قرآن میں دعا سری کا بھی ذکر ہے اور جہری کا بھی۔ ادعو ربکم تضرعا فرمایا ہے اور تضرع ایسی آواز ہوتی ہے جو سنی جائے۔ (خیر البراہین فی الجہر بالتامین)

⑦ ''بخاری میں جوتے پہن کر نماز پڑھنے کی روایت ہے۔'' (ص ۲۸)

جوتے اتار کر بھی پڑھنے کا ثبوت ہے اور پہننے کا بھی بلاشبہ ہمارا دونوں حدیثوں پر عمل ہے کبھی اتار کر اور کبھی پہن کر ہم نماز پڑھ لیتے ہیں اور اس پر کسی اہل علم کو نکیر نہیں ہے۔

⑧ ''بخاری میں وطی فی الدبر کا ذکر ہے کیا آپ کی عادت ہے۔'' (ص ۲۸)

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

بخاری میں تو وطی فی الدبر کا ذکر نہیں ہے اور اس لئے اہل حدیث اس پر عمل بھی نہیں کرتے بلکہ اسے بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں البتہ تمہاری فقہ کی کتابوں میں ہے جو ایسا کرے اس پر کوئی حد نہیں۔ بیوی تو ایک طرف کسی عام سے بھی کرے تو اس پر حد نہیں مسئلہ تمہارا ہے ذمے بخاری کے لگا رہے ہو۔ کچھ تو شرم کرو۔

⑨ ''بخاری میں تین طلاقوں کو تین کہا گیا ہے۔'' (ص ۲۸)

یہ جھوٹ ہے کہاں ہے کہ بخاری میں تین طلاقیں تین ہیں امام بخاری نے من جوز الطلاق الثلاث کا باب قائم کر کے اس مسئلہ میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (فتح الباری)

مرزا قادیانی کون تھا؟

مولف لکھتا ہے۔''مرزا قادیانی پہلے اہل حدیث تھا نماز میں رفع یدین کرتا تھا۔'' (ص ۲۹)

مرزا اپنے دور کا سب سے بڑا کذاب تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ لدھیانوی کذب میں اگر اس سے آگے نہیں تو اس کے برابر ضرور ہے سنو! مرزا قادیانی پیدائشی حنفی تھا جس کا اعتراف خود حنفی علماء نے کیا ہے پیر مہر علی گولڑوی کا مرید خاص پیر صاحب کی کتاب کے مقدمہ میں لکھتا ہے:

''ان (مرزا) کے اباء واجداد حنفی المذہب مسلمان تھے۔''

''اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے''۔ (سیف چشتیائی مقدمہ ص ۳)

مرزا تاحیات حنفی رہا:۔

مرزا صاحب کا سب سے معتمد ساتھی اور خلیفہ حکیم نورالدین لکھتا ہے۔:

''حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اس طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے۔'' (ملفوظات نور ص ۵۴ ج ۱)

مرزا کا لڑکا اعتراف کرتا ہے کہ: مرزا نے کسی زمانہ میں اہل حدیث کا نام پسند

www.ircpk.com

www.ircpk.com

نہیں فرمایا۔'' (سیرت مہدی ص ۴۹ ج ۲)

مرزا کا خلیفہ ثانی جو ربع صدی میں مرزا کی صحبت میں رہا وہ حقیقت خیز انکشاف کرتا ہے کہ:

''حضرت مرزا ابتداء سے لے کر آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب رہے ہیں۔'' (تحریک احمدیت ص ۱۱ ج ۲)

حنفی بنانے کا خبط:۔

مرزا صرف حنفی ہی نہیں تھا بلکہ حنفی گر تھا وہ اپنے مریدوں کو براستہ حنفیت قادیانی بناتا تھا چنانچہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ ہیں:''ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔'' (ملفوظات ص ۳۳۳ ج ۲)

اپنے خاص مریدوں کو بھی حکم کرتا ہے کہ تم اپنے آپ کو حنفی لکھو چنانچہ حکیم نور الدین کو ایک خط لکھتا ہے جس میں یہ حکم دیتا ہے کہ آپ یہ اعلان کردیں کہ میں حنفی المذہب ہوں جب نور الدین نے اس کا جواب لکھا تو اس کے نیچے دستخط کئے نور دین حنفی۔ (سیرت مہدی ص ۴۸ ج ۲)

رفع یدین سے عداوت:۔

لدھیانوی لکھتا ہے:''مرزا نماز میں رفع یدین کرتا تھا۔'' (ص ۲۹)

معلوم ہوتا ہے کہ لدھیانوی مرزا کے حالات سے نابلد ہے مکھی پر مکھی مارنا اس کا مشغلہ ہے تحقیق کی بو تک بھی نہیں سونگھی۔ مرزا رفع یدین کا قائل تو کجا وہ اپنے مریدوں کو جو رفع یدین کرتا تھا اسے اس سے منع کرتا۔ مرزا بشیر احمد میاں عبداللہ سنوری قادیانی کی زبانی بیان کرتا ہے کہ:

''اوائل عمر میں میں سخت غیر مقلد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا حضرت صاحب سے ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مسکرا کر فرمایا: میاں عبداللہ صاحب اب تو اس سنت پر بہت عمل

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ہو چکا اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ میاں صاحب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت (مرزا) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ پڑھتے سنا (مرزا بشیر کہتا ہے کہ) حضرت مسیح موعود کا طریق وہی تھا جو میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔" (سیرت مہدی ص ۱۶۲ ج ۱)

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ میرے حق میں
خود زلیخا نے کیا ہے پاک دامن ماہ کنعان کا

حنفی مناظر اعظم:۔

مرزا کوئی عام حنفی نہیں تھا بلکہ امین اوکاڑوی سے بھی بڑا حنفیوں کا مناظر تھا اس دور میں جب اہل حدیث سے احناف کا مناظرہ ہوتا تو مرزا صاحب کو وہ بحیثیت مناظر اہل حدیث کے مقابلہ میں لاتے۔ (سیرۃ مہدی ص ۹۱ ج ۲، مجدد اعظم ص ۱۳۴۳ ج ۲)

ان تمام حقائق سے اظہر من الشمس ہے کہ مرزا اپنی پیدائش سے لے کر موت تک حنفی تھا اگر بعض عقائد کو آڑ بنایا جائے کہ مرزا ان عقائد میں احناف کے خلاف ہے تو یہ بات ہی غلط ہے اولا اس نے تمام عقائد تصوف سے کشید کئے ہیں اور دیوبندی بھی تصوف کے اسی طرح دلدادہ ہیں جیسا کہ مرزا تھا اس کے عقائد تو وہی ہیں جو علماء دیوبند کے ہیں جیسا کہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی مولانا اشرف علی کی ایک خصوصی مجلس کا ذکر کرتے ہیں:

غالباً ۱۹۳۰ء تھا۔ حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ذکر مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کا تھا اور ظاہر ہے ذکر "ذکر خیر" نہ تھا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بڑے جوش سے بولے: حضرت ان لوگوں کا دین بھی کوئی دین ہے نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو۔ حضرت نے معاً لہجہ بدل کر فرمایا کہ:

www.ircpk.com

www.ircpk.com

"یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں۔ بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہئے۔ جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے تو یہ ضروری نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی۔"

ارشاد نے آنکھیں کھول دیں اور صاف نظر آنے لگا۔

یایھا الذین آمنوا لا یجر منکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا. اعدلو هو اقرب للتقوى.

اے مسلمانوں کسی گروہ کی مخالفت تم کو اس بات پر نہ آمادہ کر دے کہ تم بے انصافی پر اتر آؤ۔ انصاف پر قائم رہو کہ یہی قرین تقوی ہے۔ کے حکم پر عمل کے کیا معنی ہیں یہ موضوع اس ایک بار نہیں بار بار مختلف صحبتوں میں چھڑا۔ مولانا نے جب تنقید فرمائی۔ علمی اور بلند ہی رنگ میں فرمائی...... ذاتی طنز و تشنیع کے فقرے ایک بار کے بھی یاد نہیں پڑتے۔" (سچی باتیں ص ۲۱۳)

ذرا سی بات پر اے داغ! تم ان سے بگڑ بیٹھے
اسی کا نام الفت ہے محبت اسی کو کہتے ہیں

آخر علماء دیوبند کو مرزا سے اختلاف کیوں ہو جبکہ اس کے دعوؤں کے لئے بیسا کھیاں تو خود انہوں نے مہیا کیں ہیں۔ جیسا کہ گنگوہی صاحب

"اسے کافر قرار نہیں دیتے تھے بلکہ مؤول قرار دیتے تھے۔"
(مکاتیب رشید ص ۹۲)

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

پانچویں رات

اس رات کا آغاز ترک رفع یدین سے کیا ہے جس کے متعلقہ تفصیل سے بحث پہلی رات کے ضمن میں گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

اہل سنت کون؟

مؤلف اپنی زوجہ کی زبان سے نقل کرتا ہے کہ: **"میں اعلان کرتی ہوں میں نے باطل مذہب چھوڑ کر مسلک حق اہل سنت والجماعت قبول کیا۔"(ص ۳۶)**

اہل سنت کے جتنے شعار ہیں ان سب کے امین اہل حدیث ہیں ائمہ متقدمین اہل حدیث کو اصلی اہل سنت مانتے ہیں اہل سنت کا امتیازی شعار ہے کہ ایمان میں کمی وبیشی ہوتی ہے اعمال صالحہ سے ایمان بڑھتا ہے اور برے اعمال کرنے سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے مگر احناف کا موقف یہ ہے کہ **"نبی اور ایک فاجر اور زانی کا ایمان برابر ہے۔"** **(شرح فقہ اکبر)** ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے متقدمین نے ان کو مرجئ کہا ہے اور یہی پیر عبدالقادر جیلانی نے ان کے بارہ میں لکھا ہے کہ **"یہ مرجئ ہیں۔"(غنیۃ الطالبین و داستان حنفیہ)** صرف اہل سنت کا لیبل لگانے سے اہل سنت نہیں بنا جا سکتا اہل حدیث مذہب کو باطل قرار دے کر مؤلف نے اپنے اکابر سے بغاوت کی ہے کیونکہ ان کے اکابر اہل حدیث کو حق پر جانتے تھے **(ملفوظات طیبات از احمد علی لاہوری)**

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید:۔

اس کے بعد شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں ہرزہ سرائی کرتا ہے اور کہتا ہے:
"بہت سے لوگوں نے ان کو اہل سنت سے خارج قرار دیا ہے۔"(ص ۳۹)

کیا شان ہے ایک بدعتی مشرک مرجئ کی کہ وہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جو اہل سنت کے مسلمہ امام ہیں کو اہل سنت سے خارج قرار دے کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔

امام ابن تیمیہ تو بلاشبہ سنی راسخ العقیدہ کتاب وسنت کی اتباع میں ایک مثال ہیں ہاں البتہ ان کو اہل سنت سے خارج سمجھنے والے خود اہل سنت سے خارج ہیں۔

ملا علی قاری نے اپنی کتاب ابطال وحدۃ الوجود میں شیخ الاسلام کو اس امت کے

www.ircpk.com

www.ircpk.com

کبار اولیاء میں سے قرار دیا ہے اور تقلیدی کمپنی کے سرخیل لدھیانوی کذاب کے روحانی باپ مولوی سرفراز خاں صفدر اپنی کتابوں میں جا بجا رطب اللسان ہیں:

① **طلاق ثلاثہ:۔** لکھتا ہے: **"تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں ابن تیمیہ نے اس مسئلہ میں یہود اور شیعہ کی تقلید کی ہے۔" (ص ۴۰)**

مؤلف لدھیانوی نے بہت بڑا جھوٹا دعوی کیا ہے ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی ہیں پر اجماع کبھی نہیں ہوا امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو "منہاج السنہ" جیسی بڑی ضخیم کتاب شیعہ کے رد میں لکھی ہے مگر مؤلف انہیں شیعہ کا مقلد ٹھہراتا ہے حالانکہ شیعوں کا موقف بھی اس مسئلہ میں وہی ہے جو حنفیوں کا ہے دیکھئے "فقہ شیعہ کی عام کتب"۔

② **انبیاء کے وسیلہ سے دعا:۔** لکھتا ہے: **"جمہور اہل سنت کا اتفاق ہے کہ انبیاء کے وسیلہ سے دعا مانگنی جائز ہے مگر ابن تیمیہ اس کا انکار کرنا ہے۔"(ص ۴۰)**

مؤلف کو غلطی لگی ہے اموات سے وسیلہ سے دعا پر اہل سنت کا نہیں بلکہ اہل بدعت جن میں حیاتی دیو بندی بھی شامل ہیں کا اتفاق ہے اس کی نسبت اہل سنت کی طرف زیادتی ہے کیونکہ یہ تو اہل بدعت صوفیاء کا عقیدہ ہے۔ نہ کہ اہل سنت کا۔

③:۔ **"حضور کے روضہ اقدس کی نیت سے سفر کرنا جمہور اہل سنت کے نزدیک جائز بلکہ مستحسن ہے مگر ابن تیمیہ اس کو نا جائز کہتے ہیں۔"(ص ۴۰)**

یہ نظریہ بھی اہل بدعت کا ہے اہل سنت کا نہیں اس لئے کہ کسی صحابی یا قابل ذکر تابعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

④:۔ **"لفظ اللہ اللہ سے ذکر کرنا اہل سنت کے نزدیک جائز ہے ابن تیمیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔"(ص ۴۰)**

لدھیانوی نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا جس کی طرف مراجعت کر کے معلوم کیا جا سکتا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس اسلوب سے انکار کیا ہے اگر ان سے انکار ثابت ہے تو ممکن ہے جو بدعتی حضرات نے لفظ اللہ سے ذکر کا آج طریقہ اپنایا ہے کہ ایک ہی سانس میں پہلے اللہ اللہ کا ورد پھر صرف ھو ھو کا ورد کرتے ہیں چونکہ یہ طریقہ بلاشبہ بدعی ہے ممکن ہے انہوں نے اس کا انکار کیا ہو۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

چھٹی رات

اس رات کا آغاز ماجھے ساجھے کی بڑھکوں سے کیا ہے اور یہ انکشاف کیا ہے کہ:

''غیر مقلدین حدیث کا نام لیکر حدیث پر جھوٹ بولتے ہیں اور حدیث کو آڑ بنا کر فقہ کا انکار کرتے ہیں۔'' (ص۴۴)

مؤلف نے اہلحدیث پر بڑا الزام تراشا ہے اہل حدیث تو جھوٹی روایت بیان کرنا حرام سمجھتے ہیں اور ایسے شخص کے لئے جہنم کی وعید سناتے ہیں (مقدمہ ضعیف اور موضوع روایات) اصل میں یہ وصف خود موصوف مؤلف اور اس کی جماعت میں پایا جاتا ہے بلکہ علامہ قرطبی کے بقول فقہ کی تائید میں یہ لوگ من گھڑت روایت کو جائز سمجھتے ہیں۔ (الباعث الحثیث)

ممکن ہے اسی قاعدہ کے تحت صاحب ہدایہ نے قولہ علیہ السلام کہہ کر بہت سی من گھڑت روایتیں اپنے ہدایہ میں درج کیں ہیں جیسا کہ یہ روایت ہے:

من صلی خلف تقی فکانما صلی خلف نبی .

اور ایسی بیسوں روایات ہیں جو من گھڑت ہیں مگر تمہارے ہدایہ جسے تم قرآن کی مثل کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہو اور ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتے میں موجود ہیں تمہارے اکابر کی کتب کذب بیانی سے بھری ہوتی ہیں سب سے بڑا جھوٹ تو یہ ہے کہ کوئی شخص خود کو متصرف الامور باور کرائے یا اسے خدائی اوصاف کا حامل گردانا جائے اور یہ سب کچھ تمہارے اکابر کی سوانح پر لکھی گئی کتابوں میں موجود ہے اگر اس مفتری میں ذرہ برابر بھی شرم ہو تو ان کتابوں کو پڑھ کر پانی میں ناک ڈبو لے۔ مگر ناک ہو تو ڈبوئے بے شرم کی ناک ہوتی کہاں ہے پھر اس کا الزام صرف موجودہ اہل حدیث پر نہیں بلکہ جو بھی آج تک عامل بالحدیث ہوا ہے اس پر ہے اس کی نظر میں وہ حدیث کے نام سے سب جھوٹ بولتے ہیں اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عامل بالحدیث تھے اس مفتری کا ان مقدس ہستیوں کے بارہ میں کیا فتوی ہوگا؟

فقہ کا انکار:۔

اہل حدیث قطعاً دینی فقہ کا انکار نہیں کرتے بلکہ اس کے اصل امین اور وارث

www.ircpk.com

www.ircpk.com

ہیں باقی رہی تمہاری فقہ تو ہم نے پہلے عرض کیا ہے یہ فقہ الحدیث ہے ہی نہیں بلکہ چند رجال کے خیالات کا مجموعہ ہے جن میں روافض، معتزلی اور مرجی وغیرہ شامل ہیں امام ابو حنیفہ کا تو صرف نام استعمال ہوا ہے اصل اس کی تدوین کی کارستانی کسی غیر کی ہے جب اس مجموعہ خیالات کے مسائل صحیح احادیث سے ٹکراتے ہیں تو ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں اور انہیں رد کر دیتے ہیں مثلاً حنفی مجموعہ خیالات میں لکھا ہے:

''جس نے شراب کے نو پیالے پیے اور نشہ نہ ہوا پھر دسواں پیالہ پیا تو نشہ ہوا تو صرف دسواں پیالا حرام ہے پہلے نو نہیں۔'' (در مختار ص۲۹۴ ج۴)

''گندم، جو اور شہد کی شراب حلال ہے۔'' (ہدایہ)

''چھوارے اور منقے کی شراب حلال ہے۔'' (قدوری)

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام (مسند احمد، سنن اربعہ وصحیح ابن حبان)

''جس کے زیادہ پینے سے نشہ آتا ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔''

یہ خیالات اس صحیح حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے دینی فقہ میں شامل نہیں ہیں بلکہ محض پراگندگی کا مجموعہ ہے لہذا ہم ایسے خیالات کو تسلیم نہیں کرتے۔ رہی دینی فقہ جسے فقہ الحدیث کہا جاتا ہے وہ تو ہماری حرز جان ہے۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

اس کے بعد مؤلف نے کچھ باتیں مماتی دیوبندیوں کے بارہ میں کہیں ہیں جو بلاشبہ دیوبندیوں کا ہی گروہ ہے ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں حیاتی جانے اور مماتی ان کے گھر کا معاملہ ہے البتہ اس نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جو تحریر کیا ہے اہل حدیث اس سے متفق نہیں اس بارہ میں اہل حدیث کا موقف عین کتاب وسنت کے موافق ہے کہ ہم انبیاء کرام کی برزخی حیات کے قائل ہیں مگر اس کا دنیاوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں نہ اس بارہ میں حیاتیوں کا موقف درست ہے اور نہ مماتیوں کا ایک دنیا جیسی زندگی کا قائل ہے اور دوسرا برزخی زندگی کا منکر ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا اسماعیل سلفی کا مطالعہ کریں۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

تقلید:-

مؤلف اب تقلید کے جواز پر زور آزمائی کرنے لگا ہے پہلے اپنی طرف سے اس کی تعریف کر کے اسے اہل حدیث کی طرف منسوب کرتا ہے کہ ”**تقلید کا معنی قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی اور کی بات کو ماننا**۔“ پھر تقلید کی مذکورہ تعریف کرنے والے کے بارہ میں لکھتا ہے: ”**لعنة الله على الكاذبين . اس پر اللہ کی لعنت (ص ۴۷)**

تقلید کی مذکورہ تعریف کسی اہل حدیث نے نہیں کی بلکہ اس کی خود ساختہ ہے اس لئے یہ خود ہی اس لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

نئی تعریف:-

پھر تقلید کی تعریف اپنی طرف سے یوں کرتا ہے۔

”کسی بڑے صاحب علم و عمل، متقی، پرہیزگار کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی بات کو مان لینا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ دلیل سے بات کہہ رہا ہے لیکن اس سے دلیل کا مطالبہ نہ کرنا۔(ص ۴۷)

لدھیانوی صرف اہل حدیث پر ہی جھوٹ نہیں بولتا بلکہ اپنے ائمہ پر بھی جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتا اس نے تقلید کی جو تعریف کی ہے وہ ان کی کسی اصول کی کتاب میں نہیں ان کی اصول کی کتاب میں تقلید کی تعریف یہ ہے:

العمل بقول الغير بلا حجة (مسلم الثبوت وغيره)

”غیر کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا۔“

اس میں احناف نے یہ شرط عائد کی ہے کہ:

العمل بقول من ليس قوله إحدا الحجج الاربعة الشرعية بلا حجة فليس الرجوع الى النبي ﷺ والاجماع من التقليد لان كلامنها حجة شرعية (معيار الحق ص ۷۲)

”**تقلید کا اصل یہ ہے کہ ایسے شخص کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا جس کا قول چاروں دلیلوں میں سے نہ ہو رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرنا یا اجماع کی**

www.ircpk.com

www.ircpk.com

طرف رجوع کرنا تقلید نہیں اس لئے یہ دونوں دلیلیں شرعی دلیلوں میں سے ہیں۔“

یہی تعریف التقریر والتحبیر ص ۳۴۰ ج ۳، فواتح الرحموت ص ۴۰۰ ج ۲ اور دیگر احناف کی معتبر اصول کی کتابوں میں ہے اس تعریف کے مطابق مؤلف میں اگر عقل ہے تو سوچے **لعنت الله على الكاذبين** کی زد کن پر پڑتی ہے ہمیں زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

لدھیانوی نے تقلید کی جو تعریف کی ہے وہ بالکل اکابر احناف کی تعریف کے خلاف ہے اکابر تو کہتے ہیں تقلید میں کتاب وسنت کی بات ہوتی نہیں اور یہ کہتا ہے کہ مقلد سمجھتا ہو کہ وہ دلیل سے بات کر رہا ہے جب دلیل ہوگی تو اکابر کے نزدیک وہ تقلید نہیں ہوگی کیونکہ تقلید شرعی دلائل (کتاب، سنت، اجماع، اور قیاس) سے خارج ہے۔ پھر اس نے یہ بھی اپنی طرف سے اضافی شرائط لگائی ہیں کہ مجتہد بڑا اعامل، متقی وغیرہ ہو۔

صحیح اور متفق تعریف:-

اہل حدیث اور مقلدین جس تعریف پر متفق ہیں وہ یہ ہے:

ان التقليد على الحقيقة انما هو بقول ما قاله قائل دون النبي ﷺ بغير برهان فهذا هو الذى اجمعت الامة تسميته تقليداً (الاحكام لابن حزم ص ۱۱۶ ج ۶)

”**نبی اکرم ﷺ کی بات (حدیث) کے علاوہ کسی دوسرے کی بات بغیر دلیل کے ماننا تقلید ہے اور اس تعریف پر تمام امت کا اجماع ہے۔**“

نئی تعریف کی ضرورت:-

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تقلید کی اجماعی اور متفقہ تعریف کو چھوڑ کر اوکاڑوی گروپ کو نئی تعریف ایجاد کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔؟

اس لئے کہ اب شعور کا زمانہ ہے لوگ دلیل طلب کرتے ہیں اور چونکہ تقلید میں دلیل ہوتی نہیں اس لئے بہت سا باشعور طبقہ تقلید سے بھاگ کر کتاب وسنت کی طرف لوٹ آیا ہے اور لوٹ رہا ہے اگر یہ تقلید کی تعریف میں تحریف نہ کرتے یا اپنی طرف

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

سے کوئی نئی تعریف ایجاد نہیں کرتے تو خدشہ ہے تقلید صاحبہ کہیں اپنا دامن سمیٹ کر یہاں سے بھاگ نہ جائے چونکہ ان کے مذہب کی بنیاد تقلید ہے اور اب وہ دم توڑ رہی ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس کی کوئی ایسی تعریف کی جائے جو اسے آکسیجن مہیا کرے تاکہ یہ کچھ عرصہ سانس لے سکے۔

اور یہ تو واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی پیروی تقلید نہیں اور تقلید انہیں اقوال کی پیروی کا نام ہے جو انہوں نے کتاب وسنت کے علاوہ مجموعہ خیالات ترتیب دیا ہے جیسا کہ محرمات سے نکاح کے حرام ہونے کا علم ہونے کے باوجود اپنی محرمہ (بہن، ماں وغیرہ) سے نکاح کر لیتا ہے تو تقلید کہتی ہے اس پر کوئی حد نہیں، جبکہ حدیث کہتی ہے جو محرمات کیساتھ نکاح کرے اسے قتل کر دو (نسائی ص ۵۷ ج ۲ مفہوماً) ممکن ہے ایسے مسائل پر عمل کرنا شاید مؤلف کے بس میں ہو مگر کسی باشعور کا اس پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے کوئی اس جیسے تقلیدی فتوی کو سننا گوارہ نہیں کرتا اسی لئے بس ایک متفقہ تعریف کو چھوڑ کر اپنی طرف سے نئی تعریف کرنے کی یہی ایک وجہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر الزام:۔

لدھیانوی تقلید کی خود ساختہ تعریف کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"یہی طریق دور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں رہا۔" (ص ۴۷)

لدھیانوی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر صریحاً الزام لگا دیا ہے کوئی ایک صحابی یا تابعی کسی ایک کا مقلد نہیں تھا اور نہ ہی مروجہ تقلید کے مفہوم سے واقف تھا اگر مؤلف اپنی بات میں سچا ہے تو صرف ایک صحابی کی مثال دے کہ وہ کسی دوسرے صحابی کا مقلد تھا ویسے یہ بڑا کذاب ہے جھوٹ بول کر دفع وقتی کر بھی سکتا ہے۔

"اصول کی کتابوں میں مقلد اسے کہتے ہیں جو جاہل ہو۔" (التقریر والتحبیر) اس کی نظر میں صحابہ کرام اور تابعین عظام تو مقلد یعنی جاہل تھے مگر ان کے ائمہ جن کو انہوں نے ہی امامت کا درجہ تفویض کیا ہوا ہے وہ بڑے عالم اور مجتہد تھے۔

قرآن اور لفظ تقلید:۔

ساتویں رات میں پہنچ کر مؤلف خود ہی سوال اٹھاتا ہے کہ "قرآن وحدیث

www.ircpk.com

www.ircpk.com

میں کہیں تقلید کا لفظ آیا ہے؟" پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ "جس طرح پورے قرآن میں توحید کا لفظ نہیں آیا قرآن میں احد اور واحد کا لفظ ہے جو مادہ ہے لفظ توحید میں بھی وہی مادہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ لفظ توحید کا اصل قرآن سے ثابت ہے بالکل اسی طرح لفظ قلائد قرآن میں ہے اور احادیث میں لفظ قلادہ ہے اسی سے تقلید نکلا۔" (ص ۵۲)

کیا بات ہے مؤلف کے علم شریف کی۔ توحید کا مادہ تو قرآن میں توحید کے معنی میں موجود تسلیم کرتا ہے لیکن تقلید کے مادہ کی جو مثال دیتا ہے وہ قرآن کریم میں کسی انسان کے لئے نہیں بلکہ قربانی کے چارپائے کے لئے استعمال ہوا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں:

والهدی و القلائد. قربانی کے جانوروں اور چارپاؤں میں پٹہ ڈالا جاتا ہے۔

قارئین! اب غور کریں کہاں تقلید کہ کسی غیر کی بات بلا دلیل ماننا اور کہاں چارپاؤں کے گلے میں پٹہ ڈالنا۔ شاید یہ اپنے مقلدین کو قربانی کا بکرا ہی سمجھتے ہیں۔

رہا حدیث میں قلادہ کا لفظ تو بلاشبہ وہ گلے کے ہار کے لئے آیا ہے کسی امام کی پیروی کرنے کے معنی میں نہیں لہذا یہ بات بلاشبہ کہی جا سکتی ہے کہ جس معنی میں مقلدین تقلید کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں اس معنی میں یہ لفظ نہ قرآن کریم میں اور نہ کسی مرفوع حدیث میں ہے۔ جس طرح تقلید ایسی مصنوعی چیز ہے اسی طرح اس لفظ کا مروجہ معنی بھی مصنوعی ہے۔

اس کے بعد یہ دجال کذاب چند اکابر علماء اہل حدیث کے نام لے کر ان کی ازوج مطہرات پر اپنی خباثت کے تیر چلاتا ہے اور ان کے ذمے وہ بات لگاتا ہے جس سے صرف وہی نہیں بلکہ تمام اہل حدیث خواتین بری الذمہ ہیں ایک طرف ملک کی بدنام رقاصاؤں کو خواہ وہ ہالی وڈ سے ہوں یا بالی وڈ سے ان کو پکا نمازی ثابت کرتا ہے اور دوسری طرف ان عظمت مآب خواتین کو جن کی عصمت پر شائد آسمان بھی نازاں ہو بڑا بے ہودگی کا مظاہرہ کرتا ہے راقم کہتا ہے اس پر یہ مثال پوری فٹ بیٹھتی ہے جسے قرآن بیان کرتا ہے:

مثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث.

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

سے کوئی نئی تعریف ایجاد نہیں کرتے تو خدشہ ہے تقلید صاحبہ کہیں اپنا دامن سمیٹ کر یہاں سے بھاگ نہ جائے چونکہ ان کے مذہب کی بنیاد تقلید ہے اور اب وہ دم توڑ رہی ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس کی کوئی ایسی تعریف کی جائے جو اسے آکسیجن مہیا کرے تا کہ یہ کچھ عرصہ سانس لے سکے۔

اور یہ تو واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی پیروی تقلید نہیں اور تقلید انہیں اقوال کی پیروی کا نام ہے جو انہوں نے کتاب وسنت کے علاوہ مجموعہ خیالات ترتیب دیا ہے جیسا کہ محرمات سے نکاح کے حرام ہونے کا علم ہونے کے باوجود اپنی محرمہ (بہن، ماں وغیرہ) سے نکاح کر لیتا ہے تو تقلید کہتی ہے اس پر کوئی حد نہیں، جبکہ حدیث کہتی ہے جو محرمات کیساتھ نکاح کرے اسے قتل کر دو (نسائی ص ۵۷ ج ۲ مفہوماً) ممکن ہے ایسے مسائل پر عمل کرنا شاید مؤلف کے بس میں ہو مگر کسی باشعور کا اس پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے کوئی اس جیسے تقلیدی فتوی کو سننا گوارہ نہیں کرتا اسی لئے بس ایک متفقہ تعریف کو چھوڑ کر اپنی طرف سے نئی تعریف کرنے کی یہی ایک وجہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر الزام:۔

لدھیانوی تقلید کی خود ساختہ تعریف کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"یہی طریق دور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں رہا۔" (ص ۴۷)

لدھیانوی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر صریحاً الزام لگا دیا ہے کوئی ایک صحابی یا تابعی کسی ایک کا مقلد نہیں تھا اور نہ ہی مروجہ تقلید کے مفہوم سے واقف تھا اگر مؤلف اپنی بات میں سچا ہے تو صرف ایک صحابی کی مثال دے کہ وہ کسی دوسرے صحابی کا مقلد تھا ویسے یہ بڑا کذاب ہے جھوٹ بول کر دفع وقتی کر بھی سکتا ہے۔

"اصول کی کتابوں میں مقلد اسے کہتے ہیں جو جاہل ہو۔" (التقریر والتحبیر) اس کی نظر میں صحابہ کرام اور تابعین عظام تو مقلد یعنی جاہل تھے مگر ان کے ائمہ جن کو انہوں نے ہی امامت کا درجہ تفویض کیا ہوا ہے وہ بڑے عالم اور مجتہد تھے۔

قرآن اور لفظ تقلید:۔

ساتویں رات میں پہنچ کر مؤلف خود ہی سوال اٹھاتا ہے کہ "قرآن وحدیث

www.ircpk.com

www.ircpk.com

میں کہیں تقلید کا لفظ آیا ہے؟" پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ "جس طرح پورے قرآن میں توحید کا لفظ نہیں آیا قرآن میں احد اور واحد کا لفظ ہے جو مادہ ہے لفظ توحید میں بھی وہی مادہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ لفظ توحید کا اصل قرآن سے ثابت ہے بالکل اسی طرح لفظ قلائد قرآن میں ہے اور احادیث میں لفظ قلادہ ہے اسی سے تقلید نکلا۔" (ص ۵۲)

کیا بات ہے مؤلف کے علم شریف کی۔ توحید کا مادہ تو قرآن میں توحید کے معنی میں موجود تسلیم کرتا ہے لیکن تقلید کے مادہ کی جو مثال دیتا ہے وہ قرآن کریم میں کسی انسان کے لئے نہیں بلکہ قربانی کے چارپائے کے لئے استعمال ہوا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں:

والھدی و القلائد. قربانی کے جانوروں اور چارپاؤں میں پٹہ ڈالا جاتا ہے۔

قارئین! اب غور کریں کہاں تقلید کہ کسی غیر کی بات بلا دلیل ماننا اور کہاں چارپاؤں کے گلے میں پٹہ ڈالنا۔ شاید یہ اپنے مقلدین کو قربانی کا بکرا ہی سمجھتے ہیں۔

رہا حدیث میں قلادہ کا لفظ تو بلاشبہ وہ گلے کے ہار کے لئے آیا ہے کسی امام کی پیروی کرنے کے معنی میں نہیں لہذا یہ بات بلاشبہ کہی جا سکتی ہے کہ جس معنی میں مقلدین تقلید کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں اس معنی میں یہ لفظ نہ قرآن کریم میں اور نہ کسی مرفوع حدیث میں ہے۔ جس طرح تقلید ایسی مصنوعی چیز ہے اسی طرح اس لفظ کا مروجہ معنی بھی مصنوعی ہے۔

اس کے بعد یہ دجال کذاب چند اکابر علماء اہل حدیث کے نام لے کر ان کی ازوج مطہرات پر اپنی خباثت کے تیر چلاتا ہے اور ان کے ذمے وہ بات لگاتا ہے جس سے صرف وہی نہیں بلکہ تمام اہل حدیث خواتین بری الذمہ ہیں ایک طرف ملک کی بدنام رقاصاؤں کو خواہ وہ ہالی وڈ سے ہوں یا بالی وڈ سے ان کو پکا نمازی ثابت کرتا ہے اور دوسری طرف ان عظمت مآب خواتین کو جن کی عصمت پر شائد آسمان بھی نازاں ہو بڑا بے ہودگی کا مظاہرہ کرتا ہے راقم کہتا ہے اس پر یہ مثال پوری فٹ بیٹھتی ہے جسے قرآن بیان کرتا ہے:

مثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث.

www.ircpk.com

ساتویں رات

مؤلف اس رات کا آغاز ارکان اسلام نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے لغوی معانی سے کرتا ہے اور پھر استفہامیہ انداز میں اہل حدیث کے نام انہیں منسوب کرتا ہے جیسا کہ کہتا ہے:

”کوئی غیر مقلد دفتر کا ارادہ کر کے کہے میں نے حج کر لیا۔“ (ص ۵۱)

اس کو جھوٹ بولتے ہوئے ذرا شرم نہیں آتی اب اس کے جھوٹ کو جھوٹ لکھتے ہوئے مجھے خود اکتاہٹ ہو رہی ہے کہ قارئین کرام اس لفظ کے تکرار سے کہیں بور نہ ہو جائیں مگر یہ تو اس حدیث کا مصداق ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا. (متفق علیه)

”آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہوتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“

بلاشبہ کوئی اہل حدیث عالم ارکان اسلام کو ان کے لغوی معنوں پر محمول نہیں کرتا یہ اس کذاب کی الزام تراشی ہے اہل حدیث اس سے بری ہیں۔

اصل معاملہ:-

اصل معاملہ کچھ اور ہے یہ طریق کار احناف کا ہے کہ جب کسی مسئلہ میں ان کا کوئی قول صحیح حدیث کے خلاف ہو تو پھر اس حدیث کے رد اور اپنے قول کے دفاع میں تاویلیں کرتے ہیں اور اگر پھر بھی بات نہ بنے تو کہہ دیتے ہیں کہ اس کا لغوی معنی فلاں ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت مکمل سر کا مسح کرتے مگر ان کا مذہب ہے چوتھائی سر کا مسح کافی ہے تو اب اس صحیح حدیث کو اس طرح رد کرتے ہیں کہ اصل المسح الاصابة اسی طرح رکوع اور سجدہ میں اطمینانیت ضروری ہے جس پر بہت سی صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں۔ مگر ان کے نزدیک رکوع اور

سجدہ میں اطمینانیت ضرور نہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اصل الرکوع الانحناء ”رکوع کا معنی جھکنا ہے“ اور سجدہ کا معنی ہے وضع الجبهة علی الارض (ہدایہ) ”زمین پر پیشانی رکھنا۔“ یعنی رکوع اور سجدہ میں لغت کے لحاظ سے اطمینانیت ان میں شامل نہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ اطمینانیت کے بغیر رکوع اور سجدہ درست ہے۔

اور اسی طرح کے بہت سے مسائل میں یہ صحیح احادیث کو لغوی معنی سے رد کرتے ہیں صاحب ذوق اگر اس بارہ میں علمی تحقیق چاہتے ہیں تو حافظ ثناء اللہ الزاہدی کی نور الانوار ص ۲۰ تا ۲۴ ج ۳ پر تعلیق ملاحظہ فرمائیں ان تمام گمراہ فرقوں کی انہوں نے بڑی تفصیل بیان کی ہے جو شرعی معنی کے مقابلہ میں عند الضرورت لغوی معنی کو ترجیح دیتے ہیں الغرض شرعی معانی پر لغوی معنی غالب ہے یہ اہل حدیث کا موقف نہیں بلکہ خود احناف کا ہے جسے لدھیانوی زبردستی اہل حدیث کے ذمہ لگا رہا ہے۔

منی کا کھانا:-

مؤلف بڑی ڈھٹائی سے لکھتا ہے: ”کوئی محمد جونا گڑھی جیسا کٹر غیر مقلد منی کھانے کا ارادہ کر کے کہے میں نے حج کا ارادہ کر لیا۔“

مزید لکھتا ہے: غیر مقلدین جیسا غلیظ مسلک یہودیوں کا بھی نہیں ابوالحسن (محمد جونا گڑھی لکھ کر اس پر لکیر لگائی اور اس کے بجائے ابوالحسن کا نام لکھ دیا) لکھتا ہے منی پاک ہے ایک قول میں اس کا کھانا بھی جائز ہے یہ اس نے لکھا (ایضا)

مؤلف نے ان دو بزرگوں کے بارہ میں کہ یہ منی کھانا جائز سمجھتے تھے بالکل جھوٹا الزام لگایا ہے اور اپنی طرف سے بہتان باندھا ہے ان دونوں بزرگوں نے منی کھانے کا کبھی فتوی نہیں دیا اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو یہ انکی کسی تحریر کا حوالہ دیتا مگر ایسا نہیں کیا اور یہی اسکے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

پھر اپنے اس اختراعی کذب وجھوٹ کو بنیاد بنا کر یوں تبصرہ کرتا ہے:

”میں ان کو مشورہ نہیں دوں گا کہ وہ اس کی قلفی بنا کر کھائیں یا آئس کریم یا کسٹرڈ پوڈر کے اوپر بطور جیلی لگا کر یا نمک مرچ سے ریتہ بنا کر...... مجھے یہ

www.ahlulhadeeth.net

حق نہیں پہنچتا کیونکہ ان کا مسلک ہے اپنے اپنے مسلک کے مطابق ان کو ہر طرح کھانے کا اختیار ہے۔" (ص ۵۲ بلفظہ)

یہ کسی اہل حدیث کا مسلک نہیں کہ منی کھانی جائز ہے اس لئے اس تبرائی کا مشورہ بھی مفید نہیں ہوگا البتہ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ اس نے اہل حدیث کے بارہ میں یہ ہفوات بکتے وقت ضرور اپنی فقہ پر عمل کیا ہوگا کہ چمگادڑ کی یخنی الو کا روسٹ اور سانپ کا بروسٹ ضرور کھایا ہوگا جس سے چمگادڑ کی یخنی نے اپنا اثر دکھایا کہ اس کے دماغ پر کتاب وسنت کے دلائل کے بجائے رائے اور قیاس کا اندھیرا چھا گیا۔ الو کی طرح دماغ ماؤف ہوگیا ہے جس سے ہذیان بکنے لگا ہے اور سانپ کے بروسٹ نے تو یوں اثر دکھایا کہ ہر ایک کو ڈسنے لگا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے اپنی کسی مرض کا علاج کسی کتے کی ہڈی سے کیا ہو کیونکہ اس کی فقہ میں۔ "کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے۔" (ہدایہ، فتاویٰ عالمگیری) اور یہ کتا جس کی ہڈی سے اس نے علاج کیا ہو وہ باؤلا کتا ہو علاج کے بجائے اس پر الٹا اثر ہو گیا ہو کہ جس سے ہر ایک کو کاٹتا ہے اور کسی کو معاف نہیں کرتا۔

کپورے اور خنزیر:۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال اور ماکول اللحم حیوان کے اجزاء جو کھائے جاسکتے ہیں اگر شریعت نے وہ حرام نہیں کئے تو حلال ہیں جن میں کپورے بھی شامل ہیں ان کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں یہی وجہ ہے کہ یہ تمام ممالک اسلامیہ میں کھائے جاتے ہیں ان کے کھانے پر کوئی قانوناً پابندی نہیں ہے پاکستان میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حنفی بھی انہیں کھاتے ہیں مگر لدھیانوی کی فطرت خبیثہ کپوروں کو خنزیر کے برابر قرار دیتی ہے چنانچہ لکھتا ہے:

"یہودی اور عیسائی خنزیر کھاتے ہیں بعض لوگ کپورے کھاتے ہیں۔" (ص ۵۱)

اس کا سیدھا مطلب ہے کہ وہ لاکھوں حنفی حضرات جو کپورے کھاتے ہیں وہ خنزیز .... واقعہ الو کے روسٹ نے اس کا دماغ ماؤف کر دیا ہے کہ حلال چیز کو

www.ircpk.com

www.ircpk.com

حرام قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے حالانکہ اختیار تو رسول اللہ ﷺ کو بھی حاصل نہیں تھا: **یایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک.**

امام ابو حنیفہ اور علم حدیث:۔

تاریخ کے مسلمہ امام اور محقق ابن خلدون نے امام ابو حنیفہ کے بارہ میں اپنی تحقیق یہ پیش کی ہے کہ ان کی روایات کی تعداد سترہ ہے (تاریخ ابن خلدون عربی)

ابن خلدون کا تاریخ میں ایک مقام ہے جس بنا پر ان کا یہ قول امام صاحب کے بارہ میں بہت زیادہ مشہور ہوگیا اور بعد والوں نے اس قول کو ابن خلدون کے حوالہ سے ہی نقل کیا ہے لدھیانوی کو ابن خلدون کی یہ تحقیق بہت ناگوار گزرتی ہے وہ اس پر بڑا جذباتی انداز اختیار کر جاتا ہے مگر ہے احمق بات ابن خلدون کی ہے اور غصہ اہل حدیث پر جھاڑتا ہے حالانکہ تمام اہل علم واقف ہیں کہ ابن خلدون مالکی مقلد تھے اہل حدیث نہیں تھے۔ مگر اس کی بلا کو۔ اس نے تو ہر صورت نشانہ اہل حدیث کو بنانا ہوتا ہے خواہ قصور مقلدین کا ہی ہو چنانچہ سترہ والے قول کی نسبت اہل حدیث کی طرف کر کے کہتا ہے:

"غیر مقلدین کے مسلک کی بنیاد جھوٹ پر ہے جھوٹ پہ جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔" (ص ۵۲)

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ابن خلدون کا یہ قول کس حد تک صحیح ہے البتہ اس قول کی آڑ میں اس کا پورے مسلک کو جھوٹ قرار دینا لدھیانوی کے ذہنی توازن کی طرف پوری راہنمائی کرتا ہے یہ قول کسی غیر مقلد کا نہیں بلکہ ایک مالکی مقلد کا ہے اس کو تو چاہئے تھا کہ اگر یہ قول غلط ہے تو پھر تقلیدی مذہب کو جھوٹا کہتا مگر الٹا کتاب وسنت پر چلنے والوں کو جھوٹ کا الزام دیتا ہے۔

اس قول کی توضیح:۔

یہ تو مؤلف کے دل میں بھی بات کھٹکتی ہے کہ امام صاحب قلیل الروایۃ تھے اس

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

لئے قول کا انکار کرنے کے بجائے اس کی تاویل کرتا ہوا یوں کہتا ہے:

'' دراصل محدثین کا اختلاف ہے کہ امام ابوحنیفہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بلاواسطہ کتنی روایات نقل کیں ہیں ایک قول تین کا، پانچ کا، سات کا زیادہ سے زیادہ قول سترہ ہے یہ اختلاف اس بات میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کتنی روایات نقل کیں ہیں آپ کے خاندان نے ساری بات ھضم کرلی یہ جھوٹ بول دیا کہ ان کو صرف سترہ احادیث یاد تھیں۔'' (ص ۵۲)

لدھیانوی کا محدثین کرام پر صریحا بہتان ہے کسی ایک محدث نے بھی لدھیانوی کی مذکورہ بات نہیں کی یہ بات اس کذاب یا اس سے بڑے کسی کذاب کی وضع کردہ ہے۔

کوئی ایک معروف محدث امام ابوحنیفہ کی براہ راست صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کو درست نہیں سمجھتا امام دارقطنی فرماتے ہیں:

''ابوحنیفہ کی کسی ایک صحابی سے ملاقات نہیں مگر انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔''

حافظ خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

''ابوحنیفہ کا انس سے سماع نہیں ہے۔'' (تبییض الصحیفہ ص ۱۳۱)

''اور ان کی کسی ایک صحابی سے روایت ثابت نہیں ہے۔'' (شذرات الذہب ص ۲۲۷ ج ۲)

علامہ سخاوی فرماتے ہیں:

''ابوحنیفہ کی کسی ایک صحابی سے روایت نہیں ہے۔'' (فتح المغیث)

معروف مؤرخ قاضی ابن خلقان فرماتے ہیں:

''اہل نقل کے ہاں یہ ثابت نہیں کہ ابوحنیفہ نے کسی صحابی سے روایت لی ہو۔'' (وفیات الاعیان ص ۱۶۳)

امام نووی فرماتے ہیں کہ:

''ابوحنیفہ نے کسی صحابی سے روایت نہیں لی۔'' (تہذیب الاسماء ص ۲۱۶ ج ۲)

www.ircpk.com

www.ircpk.com

اور یہی بات حنفی محدث ابن طاہر فرماتے ہیں کہ:

''ان کی کسی ایک صحابی سے روایت ثابت نہیں۔'' (تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۱ ومجمع البحار ص ۱۳۰ ج ۵)

امام ابواسحاق شیرازی بھی فرماتے ہیں کہ:

''ابوحنیفہ نے کسی صحابی سے روایت نہیں لی۔'' (طبقات)

اور یہی بات معروف حنفی مؤرخ علامہ شبلی نعمانی نے کہی ہے کہ:

''ابوحنیفہ نے کسی صحابی سے کوئی حدیث نہیں سنی۔'' (سیرۃ نعمان ص ۳۲)

ان تمام ائمہ محدثین کے اقوال سے واضح ہے کہ امام صاحب کی کسی صحابی سے روایت نہیں لی اس بارہ میں جتنی روایات پیش کی جاتی ہیں وہ سب کذاب راویوں کی کرشمہ سازی ہے۔

امام صاحب پر افتراء:-

لدھیانوی لکھتا ہے: ''امام ابوحنیفہ نے اپنے بیٹے کو پانچ نصیحتیں کی۔ پھر فرمایا۔ بیٹا میری ان پانچ باتوں کو ہر وقت پیش نظر رکھنا کیونکہ یہ پانچ باتیں پانچ لاکھ احادیث کا خلاصہ ہیں جو مجھے یاد ہیں۔'' (ص ۵۵)

یہ تو بات بلا ریب ہے کہ امام صاحب قلیل الروایۃ تھے امام صاحب کے اخص شاگرد امام ابن مبارک فرماتے ہیں ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھے (قیام اللیل، تاریخ بغداد وغیرہ)

اور یہ بات تو محققین احناف کو بھی تسلیم ہے کہ امام صاحب قلیل الروایۃ تھے جیسا کہ مولانا عبدالحی لکھنوی نے عمدۃ الرعایہ ص ۳۲ اور مولانا زکریا سہارنپوری نے فضائل اعمال ص ۹۹ میں اعتراف کیا ہے فضائل اعمال پر لدھیانوی کو بڑا اعتماد ہے جیسا کہ کہتا ہے: ''اس کی ایک بھی بات بے سند نہیں۔'' (ص ۷۲)

اگر امام صاحب کو پانچ لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں تو پھر قلیل الروایۃ نہ ہوتے اصل بات یہ ہے کہ جھوٹ اس کذاب کی گٹی میں شامل ہے معلوم ہوتا ہے اس کو گٹی

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

امین اوکاڑوی نے دی ہوگی یا اس سے بھی بڑے کذاب نے۔ جو پہلے ہی دن اس کے بدن میں سرائیت کرگئی ہے اس لئے یہ جھوٹ بولتے گھبراتا نہیں۔

اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء تو اس کا مشغلہ ہے ہی اس لئے کہ کتاب و سنت اس کے قیاسی مذہب میں رکاوٹ ہیں مگر امام صاحب پر جھوٹ کی وجہ سمجھ نہیں آتی آخر یہ ان کو امام اعظم بھی مانتا ہے اور پھر ان پر جھوٹ بھی بولتا ہے کیا یہ ثابت کر سکتا ہے کہ امام صاحب نے اپنے بیٹے کو کہا ہو کہ مجھے پانچ لاکھ احادیث یاد ہیں اگر ان کو واقعتاً ہی یاد تھیں تو کیا وہ ان احادیث کو اپنے سینہ میں ہی لیکر دنیا سے رخصت ہو گئے اور کتمان علم کے اتنے بڑے مجرم ٹھہرے کہ ان پانچ لاکھ احادیث میں سے امت کے لئے پانچ سو بھی احادیث کا ذخیرہ بھی نہ چھوڑ کر گئے جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے پروپیگنڈہ سے کبھی صداقت کا درجہ حاصل نہیں کرسکتا۔

اکیلے امام صاحب کی پانچ لاکھ روایات تو کہاں احناف کی روایات جن میں موضوع روایات کو بھی شامل کرلیا جائے تب بھی اس تعداد کو نہیں پہنچتیں تو پھر کیا یہ پانچ لاکھ احادیث اتنی بے معنی اور مہمل تھیں کہ ان سے صرف پانچ باتیں اخذ ہوسکیں اتنی مہمل کہ ایک لاکھ صرف ایک بات کے لائق ہے باقی (۹۹۹۹۹) ننانوے ہزار نو سو ننانوے بیکار ہیں۔ مؤلف کا حدیث نبوی کے بارہ میں کتنا بلند خیال ہے جس کی اب تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہی امام کے ایک قول سے کئی استنباط اور لاکھ حدیث صرف ایک بات کے قابل۔ یہ ہے اس کا آئینہ۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

شادی کی آٹھویں رات

آٹھویں رات کا آغاز شہید کی نماز جنازہ غائبانہ سے کیا ہے پھر اس پر طنز و مزاح کے جملے کسے ہیں اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ احناف کی جہادی تنظیمیں وہ بھی شہداء کشمیر کا غائبانہ نماز جنازہ پورے طمطراق سے اشتہار بازی کر کے پڑھتے ہیں ان سے رابطہ کریں جو وہ جواب دیں گے ہمیں بھی بتا دینا۔

چند مسائل:۔

① ''اہل سنت گھوڑے کا گوشت نہیں کھاتے۔'' (ص ۶۲)

کونسے اہل سنت جو سنت کے انتہا درجے کے منکر ہیں یا حقیقی اہل سنت حقیقی اہل سنت تو گھوڑے کو حلال سمجھتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے حلال قرار دیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھاتے تھے۔ گویا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اہل سنت نہ تھے نہیں نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اہل سنت تھے البتہ کوفی المذہب مرجی نہ تھے۔ ابو یوسف اور امام محمد بھی گھوڑے کی حلت کے قائل تھے لدھیانوی ان کے بارہ میں کیا فتوی صادر فرماتے ہیں آگا کریں۔

② ''اہل سنت کے نزدیک مرغی کی قربانی جائز نہیں۔''

صحابہ کرام میں سے بعض حضرات تو مرغی کی قربانی کرتے تھے جیسا کہ ابوہریرہ اور ابن عباس تھے کیا وہ اہل سنت نہ تھے یقیناً اہل سنت تھے حنفی نہ تھے۔

③ انڈے کی قربانی: ''اہل سنت نہیں کرتے۔''

رسول اللہ ﷺ فضیلۃ جمعہ والی حدیث میں اونٹ کی قربانی کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا ہے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرو اور خوب کرو۔

④ ''اہل سنت منی کو ناپاک کہتے ہیں۔''

جھوٹ ہے صحابہ کرام تو منی کو ناپاک نہیں کہتے تھے (نووی شرح مسلم) اہل بدعت اسے ضرور ناپاک کہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ ان کا جوھر...............۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

⑤ ''اہل سنت اونٹوں کا پیشاب نہیں پیتے ان کے نزدیک جائز ہے کیونکہ بخاری میں روایت موجود ہے۔''

بلاشبہ بخاری میں روایت موجود ہے رسول اللہ ﷺ نے بعض مریضوں کو اونٹ کا دودھ اور پیشاب پینے کو کہا تھا جس کے پینے سے وہ تندرست ہو گئے کیونکہ یہ کام رسول اللہ ﷺ کے حکم مبارک سے ہوا تھا اس لئے یہ اعتراض رسول اللہ ﷺ پر ہے کہ انہوں نے ایسے کرنے کا حکم کیوں دیا۔ شرم مگر تم کو نہیں آتی۔

⑥ ''اہل سنت ناف سے گھٹنے تک کو ستر کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک صرف سوراخ چھپانا کافی ہے۔''

ہم آخری جملہ پر کہتے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبين.

⑦ ''اہل سنت کی مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق ہے۔''

اہل سنت کے ہاں تو فرق نہیں البتہ اہل بدعت کے نزدیک جنہوں نے نماز کا حلیہ بگاڑ رکھا ہے کے نزدیک فرق ضرور ہے اور وہ بھی بغیر دلیل کے۔ ہاں ان کی نماز بھی سیکس کے گرد گھومتی ہے کہ عورت سینے پر ہاتھ کیوں باندھے اور مرد زیر ناف کیوں باندھے پھر ان دونوں کی علت سیکس بتاتے ہیں۔

⑧ ''اہل سنت تقلید کو جائز سمجھتے ہیں یہ اسے حرام کہتے ہیں۔''

اس لئے کہ تقلید بدعت ہے جس کا اعتراف سیالکوٹ کے مناظرے میں الیاس گھمن نے بھی کیا ہے اس سے پوچھ لے اس نے کیوں بدعت تسلیم کیا ہے جب یہ بدعت ہے تو رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کل بدعة ضلالة۔ لہذا یہ گمراہی ہے۔

⑨ ''اہل سنت جماع فی الدبر کو حرام کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ پسندیدہ عمل ہے کیونکہ بخاری میں ہے۔''

ایک سطر میں اس کذاب نے ایک ہی سانس میں کتنے جھوٹ بول دیئے کون اس کو جائز سمجھتا ہے لعنة الله على الكاذبين. اہل سنت تو واقعتہ ہی حرام کہتے ہیں مگر

www.ircpk.com

www.ircpk.com

تمہاری فقہ تو اعلان کرتی ہے دبر زنی کرنے والے پر کوئی حد نہیں (ہدایہ، قدوری) دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے کہ بخاری میں ہے نہ بخاری کا صفحہ دیا اور نہ کوئی باب اس لئے کہ جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا اس کی فطرت ثانیہ ہے۔

⑩ ''اہل سنت تین طلاق کو تین کہتے ہیں لیکن یہ یہودیوں اور شیعوں کی طرح تین کو ایک کہتے ہیں۔'' (ص ۶۳)

اس مسئلہ میں ہمیں یہودیوں کے موقف کا علم نہیں البتہ شیعہ کا مذہب تین کو تین کہنے کا معروف ہے باقی رہا تین کو ایک کہنا جب اکٹھی ہوں تو یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ ایک ہیں (مسند احمد) اور اسی پر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں عمل تھا (مسلم) گویا یہ طنز رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عہد صدیق اکبر کے صحابہ اس کی نظر میں اہل سنت نہ ہو وہ تو یقیناً اہل سنت حق پر تھے مگر مرجئی گمراہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طنز کرتے نہیں شرماتا۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

نویں رات

اس رات کا آغاز موصوف نے ان لوگوں کو جاہل کہنے سے کیا ہے جو امام ابوحنیفہ پر اعتراض کرتے ہیں اور پھر ان کے دانت توڑنے کی دھمکی دیتا ہے۔" (ص ۵۶ مفہوماً)

امام ابوحنیفہ پر اعتراض کرنے والے امام سفیان ثوری ہیں جن کو مؤلف نے شیخ الاسلام سید الحفاظ اور اس وقت پورے عالم کے سب سے بڑے عالم لکھا ہے یا اعتراض امام صاحب کے جلیل القدر شاگرد عبداللہ بن مبارک نے کیا ہے کہ ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھے اور اس وقت کے تمام معروف فقہاء محدثین نے امام صاحب کے عقیدہ پر بھی اعتراض کیا ہے کہ "یہ اہل سنت کے بجائے مرجی تھے۔" (تاریخ بغداد) اور احکام میں بھی اعتراض کیا ہے کہ "ان کے اکثر مسائل حدیث کے بجائے قیاس پر مبنی تھے اس لئے محدثین کرام ان پر طعن کرتے تھے۔" (الانتقاء ابن عبدالبر)

معترضین کی تعداد جو تاریخ بغداد اور دیگر رجال کی کتابوں میں ہے ساٹھ سے متجاوز ہے موصوف سے گزارش ہے کہ پہلے ان سے نبٹ لیں اہل حدیث تو فی زماننا امام صاحب کا نہایت ادب کرتے ہیں آپ موجودہ اہل حدیث کو کوسنے کے بجائے امام صاحب کے ہم عصر علماء، فقہاء اور محدثین پر برسیں اور اگر مقدور میں ہو تو ان کے دانت بھی توڑ دیں کیونکہ تمہارا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے اس کی ابتداء امام ثوری سے کریں جو فرماتے ہیں "ابوحنیفہ نے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔" (التاریخ الصغیر امام بخاری و کتاب السنہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبل)

سنت سے استہزاء:۔

اس کے بعد موصوف اپنی فطرت سے مجبور ہو کر ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی صحیح حدیث کو اپنے طنز و مزاح کا نشانہ بناتا ہے اور یہ ہذیان کرتا ہے کہ مصافحہ کو یوں کرتا ہے جیسے امریکہ کے سابقہ صدر بل کلنٹن نے صدر پاکستان رفیق تارڑ سے ایک

www.ircpk.com

www.ircpk.com

ہاتھ سے کیا (ص ۶۵)

حالانکہ مصافحہ کے بارہ میں جتنی صحیح احادیث ہیں وہ ایک ہی ہاتھ کے متعلقہ ہیں کسی ایک حدیث میں دو ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کا ثبوت نہیں مگر حدیث پر اعتراض کرنا اس کی مجبوری ہے جب تک وہ اعتراض نہیں کر لیتا اس کا من راضی نہیں ہوتا حالانکہ ان کے اکابر بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا اکثر صحیح روایات سے ثابت ہے نیز مصافحہ داہنے ہاتھ سے کرنے پر اتفاق ہے (ہدایہ مترجم ص ۲۹۳ ج ۴)۔

اب پتہ نہیں موصوف اپنے اکابر کے بارہ میں کیا فتوی صادر فرماتے ہیں کہ وہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھتے ہیں یا امریکی صدر کی سنت۔ امید ہے کہ اپنے فیصلہ سے ضرور آگاہ کریں گے۔

پھر رفیق تارڑ تمہارا ہم مذہب لوٹا برادر بھائی ہے اہل حدیث نہیں گویا کہ مؤلف کی طنز اپنے ہی ہم مسلک بھائی پر ہے اہل حدیث تو غیر مسلم سے مصافحہ نہیں کرتے۔

لشکر طیبہ:۔

پھر موصوف کی شیطانی رگ پھڑکتی ہے کہ لشکر طیبہ پر بلاوجہ برستا ہے اور لشکر طیبہ کے بجائے اسے لشکر نجس قرار دیتا ہے۔ (ص ۶۵)

پتہ نہیں کس لشکری نے اپنے منہج سے بغاوت کر کے اس کے گھر کو نجس کیا ہے اللہ اسے برباد کرے ورنہ بظاہر تو یہ نمازی، پرہیزگار اور متقی لوگ ہیں جن کا شعار ہی جہاد ہے ایسے لوگوں کو نجس قرار دینا کسی شیطان کا ہی فعل ہو سکتا ہے۔

علامہ وحید الزمان:۔

پھر موصوف نے نظر التفات علامہ وحید الزماں کی طرف کی ہے اس لئے کہ وہ ان کے گھر کے ہی ایک فرد تھے ان کی کتاب نزل الابرار سے چھبیس مسائل کا انتخاب کر کے اہل حدیث کے نام تھونپ دیا ہے حالانکہ وہ تمام مسائل یا ان میں اکثر مسائل فقہ حنفی سے ماخوذ ہیں اور جو باقی ہیں ان کا اسلوب بھی فقہ حنفی سے مختلف نہیں مثلاً:

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

مسئلہ نمبر ② "یہ ہے کہ مرد عورتیں ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔" (ص ۶۷)

یہ مسئلہ انہوں نے درمختار سے لیا ہے کہ باہم مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اذا باشر امرته مباشرة فاحشة بتجرد و انتشار وملاقات الفرج بالفرج قال محمد لا وضوء عليه (عالمگیری ص ۱۳ ج ۱)

"امام محمد کے نزدیک خاوند بیوی برہنہ شرمگاہیں ملالیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔"

ولا عند وطی میتة او بهيمة او صغيرة غير مشتهاة. (بر حاشیہ ردالمختار ص ۱۱۲ ج ۱)

"مردہ عورت، چارپائے اور نابالغ بچی سے وطی کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔"

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

من مس ذكره فليتوضاء (ترمذی ص ۱۳ ج ۱)

"جو اپنے آلہ تناسل کو ہاتھ لگائے تو اس پر وضو لازم ہے۔"

انصاف سے کام لے کر بتائیے مردہ عورت اور چارپائے سے وطی کرنے کی اجازت دنیا کے کس مہذب مذہب میں ہے؟

اہل حدیث کا تو اس کے بارہ میں موقف صحیح حدیث کے مطابق ہے کہ: من مس ذکرہ فلیتوضا (ترمذی) "جو شخص اپنے عضو کو چھوئے وہ وضو کرے۔" مس ذکر سے وضو نہ ٹوٹنے کا موقف تو احناف کا ہے مگر لدھیانوی کی عیاری ہے کہ اپنے موقف کو اہل حدیث کی طرف منسوب کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ③۔④ "اگر انگلی دبر میں داخل کی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر قبل لکڑی داخل کی خشک نکل آئی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔" (ص ۶۷)

یہ مسئلہ بھی درمختار مترجم سے لیا ہے کہ انگلی مقعد (دبر) میں داخل کی اگر خشک نکلی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

مسئلہ نمبر ⑧ "غیر مکلّف (نابالغ اور دیوانے) نے بالغ عاقل سے صحبت کی یا کروائی تو اس پر غسل واجب نہیں۔"

یہ مسئلہ فتاوی عالمگیری سے لیا ہے کہ زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا' جب وضو ہی نہیں ٹوٹتا تو غسل کیسے واجب ہو گیا۔ درمختار مترجم میں ہے بے شہوت لڑکے کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہے کہ کم عمر لڑکی سے جماع کے بعد دھونا بھی ضروری نہیں (درمختار مترجم) اب پتہ چلا علامہ وحید نے یہ مسئلہ کہاں سے لیا ہے۔

مسئلہ نمبر ⑨ "جانور کی شرم گاہ میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔" (ص ۶۸)

یہ مسئلہ بھی درمختار سے لیا ہے کہ جانور زندہ یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں۔ (عالمگیری مترجم)

مسئلہ نمبر ⑩ "آدمی کی دبر میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔"

یہ مسئلہ ہدایہ سے لیا گیا ہے کہ مرد اپنی دبر میں جماع کرے تو غسل نہیں ہے۔ ہم جنسی پر فقہ حنفی لاحد کی چھوٹ دیتی ہے۔

مسئلہ نمبر ⑪ "مردہ عورت سے جماع کیا تو غسل نہیں ہے۔" (ص ۶۸)

یہ مسئلہ بھی درمختار اور فتاوی عالمگیری کا ہے ملاحظہ کریں مسئلہ نمبر ۸ ویسے مردہ کے ساتھ جماع کو صرف فقہ حنفی نے متعارف کرایا ہے اس سے پہلے اس مسئلے کا کوئی وجود نہیں تھا۔

مسئلہ نمبر ⑫ "کسی نے اپنا آلہ اپنی دبر میں داخل کیا تو غسل فرض نہیں یہ کیسے ہو گا آپ (بیوی) کا بھائی ہی بتا سکتا ہے۔" (ص ۶۸)

یہ مسئلہ درمختار مترجم سے لیا ہے اس میں ہے اپنی دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں ہے اب مؤلف سے گزارش ہے کہ وہ اس فقہ شریف سے دریافت کریں کہ کیسے ہو سکتا ہے تجربہ مطلوب ہو تو مولوی عبدالشکور حنفی کی شرح ترمذی پڑھ لیں۔

مسئلہ نمبر ⑬ "خنثیٰ مشکل نے کسی سے جماع کیا تو دونوں پر غسل فرض نہیں

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ہے۔" (ص ۶۸)

یہ مسئلہ تمہاری فتاوی عالمگیری کا ہے کہ خنثی مشکل اپنے ذکر کو کسی عورت کی فرج یا دبر میں داخل کرے تو دونوں پر غسل نہیں اور سنئے خنثی اور میت کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ (درمختار مترجم ص ۸۲) لدھیانوی صاحب تمہاری فقہ میں کیا مزے ہیں خوب عمل کرو۔

مسئلہ نمبر ⑯ "انسان، خنزیر ہر جانور کی کھال رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے۔" (ص ۶۹)

لدھیانوی صاحب یہ بھی تمہاری فقہ کا مسئلہ ہے اہل حدیث کا نہیں تمہاری منیہ میں ہے سور کی کھال بھی دباغت (رنگنے) سے پاک ہوجاتی ہے اور مختار، ہدایہ، اور شرح وقایہ وغیرہ میں ہے آدمی کی کھال (دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لدھیانوی صاحب چند لمحات کسی جنگل میں جاکر خنزیر کے شکار میں گزارو پھر شکار شدہ سور کی بیع بھی کرو کیونکہ تمہاری فقہ میں ہے سور کی بیع جائز ہے (منیہ) واہ! سبحان اللہ۔ اس کو فروخت کرکے رقم کسی حلالہ کے حق مہر میں لگاؤ اور اپنے کسی سربراہ سے مشورہ کر لو شاید ان کو تجربہ ہو اور اس کی کھال رنگ کر گدے کی جگہ استعمال کرو۔ یہ تو تم کو معلوم ہے کہ خنزیر بے غیرت حیوان ہے شاید اس کی بیع کے جواز کا فتوی دینے والوں کو بھی اس سے کوئی حصہ میسر ہو۔

یہ مسائل ہم نے بطور نمونہ پیش کئے ہیں جو وحید الزمان نے فقہ حنفی سے اخذ کئے ہیں جسے مؤلف نے نہایت بددیانتی سے اہلحدیث کے نام سونپ دیا موصوف مذکورہ مسائل کے ذکر کرنے کے بعد ان پر یوں تبصرہ کرتا ہے:

"یہ مسائل مجموعہ غلاظت ہیں۔" (ص ۶۹)

بلاشبہ درست فرمایا ہے کہ یہ مسائل جن کتابوں ھدایہ، عالمگیری، درمختار، منیہ، شرح وقایہ وغیرہ میں ہیں ان میں دیگر احکام کے ساتھ ان جیسے غلیظ مسائل کی کثرت اور بہتات بھی ہے۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

دسویں رات

اس رات کا آغاز اس سے کیا ہے کہ "غیر مقلد اپنے جھوٹ کو حدیث کا نام دیتے ہیں اور یہ ان کے جھوٹ سے بڑا جھوٹ ہے خود لکھتے ہیں خود بولتے ہیں لیکن کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"

معلوم ہوتا ہے اس مقام پر پہنچ کر مؤلف اپنے تمام حواس کھو بیٹھا ہے اب اسے کھرے اور کھوٹے کی تمیز باقی نہیں رہی جو کام ان کے متاخرین فقہاء نے کیا وہ زبردستی اہل حدیث کے ذمہ لگا دیا کسی اہل حدیث نے کبھی اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی۔

موصوف لدھیانوی جس کی فطرت میں کذب بیانی شامل ہے آنکھیں بند کرکے الزام لگاتا چلا جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کرتا۔

اس پر حقیقت عیاں ہے کہ اہل حدیث ایسا نہیں کرتے وہ تو رات دن سنت نبویہ کے دفاع میں لگے ہوئے ہیں لدھیانوی نما منکرین حدیث حدیث کی راہ میں جو کانٹے بکھیرتے ہیں اہل حدیث ایک ایک کرکے ان کی صفائی کرتے ہیں۔ اس کو پتہ ہے کہ ہماری فقہ کی کتابوں میں من گھڑت روایات کے انبار لگے ہیں دوسری کتب کو چھوڑو صرف ہدایہ کو لے لو جس کے بارہ میں ان کا خیال ہے کہ وہ قرآن کی طرح ہے۔ (مقدمہ ہدایہ ج ۲) میں بے شمار ایسی من گھڑت روایات ہیں جن کو قولہ علیہ السلام کہہ کر رسول اللہ ﷺ کے نام تھونپ دیا ہے مثلاً کتاب النکاح میں یہ روایت ہے: **النکاح الی العصبات،** اور کتاب الطلاق میں یہ روایت: **للمطلقة الثلاث النفقة والسکنی** اور یہ روایت **من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجمعن ماء فی رحم اختین** ۔ وغیرہ من گھڑت ہیں جسے صاحب ہدایہ نے قولہ علیہ السلام کہہ کر حدیث نبوی ظاہر کی ہیں یہی وجہ ہے کہ محققین احناف نے بھی فقہ کی معروف کتابوں کے بارہ میں صاف کہہ دیا ہے کہ یہ کتابیں قابل اعتماد نہیں ہیں۔ ملا علی قاری حنفی جنہیں بعض احناف نے اپنے دور کا مجدد بھی لکھا ہے اس

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

میں کوئی شک نہیں کہ وہ علماء احناف کے ہاں نہایت معتبر ہیں فقہ کی بڑی بڑی شروحات کے بارہ میں اپنی تحقیق ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ:

ثم لا عبرة بنقل صاحب النهايه ولا بقية شرح الهدايه فانهم يسواء من المحدثين ولا اسندو والحديث الى احد من المخرجين (موضوعات كبير)

"صاحب نہایہ اور دیگر ہدایہ کے شارحین کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے کہ یہ محدثین میں سے نہیں تھے۔اور مزید انہوں نے حدیث کی اسناد کسی ایک مخرج کی طرف کی ہے۔"

مولانا عبدالحی لکھنوی جن کے محقق ہونے میں کسی ایک حنفی عالم کو شک نہیں وہ ان کتابوں کے بارہ میں یوں تجزیہ کرتے ہیں کہ:

لا يعتمد على الاحاديث المنقولة فيها اعتماداً كلياً ولا يجزم بورودها و ثبوتها قطعا بمجرد وقوعها فيها فكم من احاديث ذكرت فى الكتب المعتبرة وهى موضوعة و مختلفة . (مقدمه عمدة الرأيه ص ١٣)

"فقہ کی کتابوں میں جو احادیث لکھی ہوئی ہیں ان پر مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا ان کتابوں میں کتنی احادیث لکھی ہوئیں ہیں جو بالکل موضوع اور بناوٹی ہیں۔"

ان دونوں حنفی بزرگوں نے فقہ کی کتب کے بارہ میں جو فیصلہ دیا ہے حقیقت پر مبنی ہے کہ ان کتابوں میں لاتعداد موضوع اور من گھڑت روایات موجود ہیں اگر ان روایات کی جو صرف ہدایہ میں من گھڑت ہیں ایک جھلک دیکھنی ہو تو امام زیلعی کی نصب الرایہ حافظ ابن حجر کی الدرایہ اور احادیث ہدایہ احناف کی نظر میں کا مطالعہ کریں۔

آخر کیوں؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان متفقھین نے ایسے کیوں کیا؟اس لئے کہ

www.ircpk.com

www.ircpk.com

اپنے مذہب کے لایعنی اور بے مقصد مسائل جن کی بنیاد ہی لو (اگر) پر ہے کو ثابت کرنے کے لئے ان کے بعض کے نزدیک ایسے کرنا جرم نہیں علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

"استجاز بعض فقهاء أهل الراى نسبة الحكم الذى دل عليه القياس الجلى إلى رسول الله نسبة قولية فيقولون قال رسول الله كذا ولهذا ترى كتبهم مشحونة. تشهد متونها بانها موضوعة تشبه فتاوى فقهاء ولانهم لا يقيمون لها سنداً لبعض فقهاء اهل الرأى." (الباعث الحثيث ص ٨٥)

اہل الرائے (احناف) نے اس حکم کی نسبت جس پر قیاس جلی دلالت کرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے کو جائز قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں:۔

"رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا ہے اگر آپ فقہ کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ایسی روایات سے بھری ہوئی ہیں جن کے متن من گھڑت ہونے پر گواہی دیتے ہیں وہ متن اس لئے ان کتابوں میں درج ہیں کہ وہ فقہاء کے فتووں کے موافق مشابہت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان کی سند بھی نہیں پاتے۔"

امام قرطبی کے اس پر مغز تبصرہ کی تائید معروف حنفی محقق مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی کی ہے فرماتے ہیں:۔

"قوم حملهم على الوضع التعصب المذهبى والتجمد التقليدى كما وضع مامون الهروى حديث من رفع يديه فلا صلوة له. ووضع حديث من قراء خلف الامام فلا صلوة له." (الآثار المرفوعه ص ١٢ ا.)

"حدیث ان لوگوں نے بھی وضع کی ہے جن کو مذہبی تعصب اور تقلیدی جمود نے وضع پر ابھارا ہے جیسا کہ مامون ہروی نے یہ روایتیں جو رفع یدین کرے اسکی نماز نہیں۔اور جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس کی نماز نہیں۔"

وضع کی ہیں۔(رفع یدین اور قرأۃ فاتحہ خلف الامام کی متواتر احادیث کے

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

مقابلہ میں روایتیں وضع کرنا اللہ کے دین میں کمال درجہ جرأت ہے)۔اس بحث سے لدھیانوی کی ہوش ٹھکانے آگئی ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے نام پر جھوٹ بولنا اہلحدیث کا مذہب نہیں بلکہ اس کے فقہاء کا ہے جنہوں نے انتہائی جرأت کیساتھ اپنے مذہب کے اثبات کی خاطر موضوع روایات کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کہہ کر اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

www.ircpk.com

www.ircpk.com

گیارہویں رات

عشاء کی نماز ہو چکی تھی ماحول میں ہر طرف سکون ہے خواب گاہ میں دلہن اپنے خاوند کی منتظر ہے تاکہ تنہائی کی گھڑیاں ختم ہوں اور بوریت بھی دور ہو۔ ناگہاں خاوند حجرہ عروسی میں داخل ہوتا ہے دلہن پورے تپاک کے ساتھ استقبال کرتی ہے۔

خاوند دلہن سے: بیگم آج ہماری شادی کی گیارہویں رات ہے پہلی دس راتوں میں ہم مقلدیت وغیر مقلدیت مسائل میں الجھے رہے آپ نے ایک دن بھی اپنے پیارے ہاتھوں سے کھانا تیار کر کے نہیں کھلایا۔

دلہن: میرے سرتاج، میں تو آپ کی ہر قسم کی خدمت کے لئے وقف ہوں کھانا تیار کرنا تو میری ذمہ داری ہے اچھا میں ابھی کھانا تیار کر کے لاتی ہوں ہاں ایک بات یاد آئی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کون بزرگ ہیں؟

خاوند: یہ ہمارے بڑے پیر ہیں ہمارے استادوں کے بھی پیر کامل تھے خصوصا حکیم الامت حضرت تھانوی صاحب...... جنکے نام سے جامعہ اشرفیہ بنا ہے اور میں نے اسی مدرسہ سے فیض حاصل کیا ہے ...... کے بہت بڑے پیر تھے ہمارے علماء انکی مخالفت کرنا جرم سمجھتے ہیں۔

دلہن: شکریہ! مجھے آج ہی ان کا تعارف ہوا ہے اچھا میرے سرتاج بتاؤ کھانے میں کیا کچھ تیار کروں؟

خاوند: آپ اپنی چاہت کے مطابق تیار کریں تاکہ مجھے آپکی پسند کا بھی پتہ چلے۔

دلہن: نہیں میرے سرتاج! آج میں فقہ حنفی کے مطابق کھانا تیار کروں گی تاکہ فقہ شریف پر بھی عمل ہو جائے اور کھانے کی لذت بھی آئے۔

خاوند: کیا خوب مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ تم فقہ حنفی کی عالمہ ہو ہاں ہاں ضرور فقہ حنفی کے مطابق ہی تیار کرو۔

دلہن: میرے سرتاج! اچھا پھر کہیں سے کوا مہیا کرو اگر وہ نہیں ملتا تو چمگادڑ لے آؤ اب رات کا وقت ہے الو تو مل ہی جائے گا وہ کہیں سے پکڑ لاؤ ورنہ کوئی بڑا سا

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

سانپ لے آؤ خواہ کسی مانداری سے ہی خرید لاؤ۔

خاوند: بیگم! ان چیزوں کو کیا کرو گی؟

دلہن: آپ کے لیے مرغوب کھانا تیار کروں گی۔

خاوند: کیا بکواس کر رہی ہو؟ بھلا کوئی مسلمان یہ چیزیں بھی کھاتا ہے؟

دلہن: بلاشبہ آپ درست کہتے ہیں لیکن آپکی فقہ شریف میں لکھا ہے کہ کوا، چمگادڑ، الو اور سانپ کا کھانا جائز ہے (فتاوی عالمگیری ص ۲۹۰ ج ۵)

خاوند: میں تسلیم نہیں کرتا کہ ہماری فقہ میں اس قسم کی حرام چیزوں کا کھانا جائز لکھا ہے۔

دلہن: سرتاج! آپ نہ تسلیم کریں لیکن حقیقت کا انکار تو نہیں کیا جاسکتا پھر میں نے ایک پرانی اخبار میں پڑھا تھا کہ آپ کے ایک بڑے مولوی غلام غوث ہزاروی نے سلانوالی شہر میں کوے پکا کر دعوت عام کی تھی۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ کے لیے بھی کوا بڑا مناسب رہے گا کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ جس حیوان یا پرندے کا گوشت کھایا جائے اسکا کھانے والے پر اثر ہوتا ہے آپ کوا کھائیں گے تو مسلک حق اہلحدیث پر کاں کاں زیادہ کریں گے یا پھر چمگادڑ اور الو بھی مناسب رہیگا تاکہ دن کے وقت کچھ نظر نہ آئے اور آنکھیں حق کے قبول کرنے سے بند رہیں چلو یہ نہیں تو سانپ تو بڑا ہی مناسب رہے گا تاکہ اہل حق کو آپ بھی ڈنگ مار سکیں۔

خاوند: بس بس میں ایسی چیزوں کے کھانے سے رہا تم کو میرے لیے کوئی حلال چیز نظر نہیں آتی؟ اور حرام چیزوں کا........ جن کو ہماری فقہ نے جائز قرار دیا ہے...... کھوج لگا کر میرے دسترخوان کی زینت بنانا چاہتی ہو۔

دلہن: میں نے آپ کے لیے گائے کے گوشت کا انتخاب نہیں کیا...... جو قرآن اور حدیث کے نصوص سے حلال ہے اور ہمارے نبی ﷺ اسکی قربانی بھی کیا کرتے تھے........... اس لیے کہ تمہارے دیوبند کے بڑے بڑے مفتیوں نے ہندوستان میں اسکے کھانے کو غیر اسلامی فعل قرار دیا ہے۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

خاوند: یہ کیا بکواس کر رہی ہو ہمارا مدرسہ دیوبند تو اسلام کا محافظ ہے۔

دلہن: ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو جیسا کہ آپ فرماتے ہیں مگر یہ مدنی اسلام کا محافظ نہیں کوفی اسلام کا محافظ ہوگا اگر میری بات پر اعتبار نہیں تو ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ کا نوائے وقت اٹھا کر پڑھ لیں تمہارے بڑے مفتیوں کا یہ فتوی مل جائیگا۔

خاوند: ہمارے مفتی حضرات تو بڑے زیرک۔ موقعہ شناس ہوتے ہیں اگر انہوں نے کوئی ایسا فتوی دیا ہے تو ضرور اس میں کوئی حکمت ہوگی۔

دلہن: اللہ تعالی کی حلال کردہ چیزوں کے کھانے کو غیر اسلامی قرار دینے میں آخر کونسی حکمت ہوگی یہی کہ ہندو گورنمنٹ سے کوئی ساز باز کی ہوگی۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اگر آپ فقہ کی مذکورہ حلال کردہ اشیاء کو پسند نہیں کرتے تو پھر میں آپ کو آپ کے بڑے پیر اور بزرگ جو آپ کے ہاں نہائت قابل احترام ہیں اور انکی مخالفت کرنا آپ پسند نہیں کرتے کا تجویز کردہ تیار شدہ طعام کا پتہ بتاتی ہوں۔

خاوند: ہاں ضرور بتاؤ میں اپنے پیر کے تجویز کردہ طعام کو تو رد نہیں کرسکتا۔

دلہن: میرے سرتاج! کھانا تو تیار شدہ مل جائیگا لیکن اس کے لیے آپ کو تھوڑا سا تکلف کرنا پڑیگا۔

خاوند: کوئی بات نہیں تکلف کرلوں گا ایک تو طعام کھانے کو میسر آئے گا اور دوسرا بڑے پیر صاحب کی تجویز پر عمل بھی ہوجائے گا۔

دلہن: آپ کے بڑے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں: ایک موحد (وجودی) سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوہ اور غلیظ (پاخانہ) یک ہیں تو دونوں کو کھاؤ تو انہوں نے بصورت خنزیر گوں (پاخانہ) کو کھالیا اور پھر بصورت آدمی ہو کر حلوہ کھایا (شمائم امدادیہ وامداد المشتاق ص ۱۱۰)

میرے سرتاج! اس کے کھانے میں فقہ حنفی ایک سہولت یہ بھی دیتی ہے کہ چمچ استعمال کرنیکی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے انگلیوں سے ہی چمچ کا کام لیا جاسکتا ہے آپکی فقہ شریف کہتی ہے کہ جو انگلی یا پستان ناپاک ہوجائے تو اسکو چاٹنے سے

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

پاک ہو جاتی ہے (درمختار ص ۱۵۰ اج ۱۹۹۱) مزید جس عضو پر نجاست لگی ہو اس کو تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے (فتاوی عالمگیری ص ۶۱ ج ۱، بہشتی زیور ص ۱۸ اج ۲)

خاوند: میں ایسی بکواس سننا گوارہ نہیں کر سکتا ہمارے پیر صاحب تو بڑے متقی تھے وہ بھلا ایسا گوں کھانے کا واقعہ کیسے نقل کر سکتے تھے۔

بیوی: آپ حوالہ چیک کر لیں اگر میں غلط کہتی ہوں تو آپ مجھے طلاق دے دیں خاوند کو علم تھا کہ ہمارے پیر طریقت اگر حقیقی گوں نہیں کھاتے یا کھلاتے تو عقائد میں انہوں نے گوں جیسی گندگی ضرور شامل کر رکھی ہے اسلیئے شرمندہ ہو کر ایسی پیری ڈش کھانے سے معذرت کرنے لگے۔

پھر خیال پیدا ہوا کہ یہ واقعہ کسی معمولی آدمی کی کتاب میں درج نہیں کہ جسکا انکار کیا جا سکے آخر بڑے پیر تھے اس میں ضرور کوئی حکمت ہو گی جو میری سمجھ سے بالا تر ہے لہذا میں ظاہراً تو اس پر عمل نہیں کر سکتا البتہ اسکی حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتا نہ میں پیر کو چھوڑ سکتا ہوں خواہ وہ نجاست کے کھانے کا ہی فتوی دیں اور نہ فقہ شریف کو چھوڑ سکتا ہوں خواہ وہ شریعت محمدی کے بر خلاف حرام چیزوں......کوا، چمگادڑ، الو، سانپ،......کے کھانے کا فتوی دیں اسی بحث میں رات کا ایک حصہ بیت گیا اور خاوند کا اپنی بیوی سے کھانا تیار کرنے کا تقاضا پورا نہ ہو سکا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

بارہویں رات

رات کے ۹ بج چکے ہیں خاوند کمرۂ عروسی میں داخل ہوتا ہے اسکے ہاتھ میں روزنامہ نوائے وقت ۲۶ جون ۲۰۰۸ء کا تازہ شمارہ ہے کمرہ میں داخل ہوتے ہی اخبار کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔ بیوی ہاتھ بڑھا کر اخبار پکڑ لیتی ہے اور اسکو پڑھنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

دلہن: میرے سرتاج یہ کیا ہے؟

خاوند: بیگم کونسی؟

دلہن: میرے سرتاج یہ پڑھو۔۔۔ ایک خبر پر انگلی رکھتے ہوئے۔

خاوند: اف میں نے تو یہ خبر پڑھی ہی نہیں ورنہ میں اخبار گھر نہ لاتا۔

دلہن: کیوں یہ کوئی خوفناک خبر ہے؟ جس سے آپ اتنے پریشان ہو گے۔

خاوند: ہاں یہ پریشان کن خبر ہے۔

دلہن: ذرہ پڑھ کر تو سنایئے۔

خاوند: کیا تو نے نہیں پڑھی؟

دلہن: میں نے پڑھی تو ہے لیکن میں آپکی زبان سے سننا چاہتی ہوں۔

خاوند: خبر یہ ہے کہ حلالہ کی شرط پر نکاح کرنے والے نے منکوحہ محللہ کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

دلہن: جناب من! اس میں کونسی پریشانی والی بات ہے اس کی منکوحہ بیوی ہے اسے حق ہے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے۔

خاوند: بات تو تیری بے شک ٹھیک ہے مگر اسکی اس حرکت سے تو حلالے کا چکر ختم ہو جائے گا اور کوئی اپنی بیوی کو حلالہ کی نیت سے کسی دوسرے کے سپرد نہیں کرے گا۔

دلہن: یہ حلالہ کیا ہے؟

خاوند: اپنی مطلقہ بیوی کو کسی کرائے کے سانڈھ (عارضی خاوند) کیساتھ نکاح

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

کر کے اسکے سپرد کرنا۔

بیوی: اف میرے اللہ کوئی ایسا دیوث بھی ہوتا ہے جو اپنی بیوی کو شب باشی کیلئے کسی دوسرے کے حوالہ کر دے۔

خاوند: اس میں دیوثی والی کونسی بات ہے مطلقہ کا اس مرد سے نکاح کر کے اس کے حوالہ کی جاتی ہے۔

بیوی: جب اسکا نکاح اس مرد کے ساتھ ہو گیا پھر وہ اسکی بیوی ہو گی اب جس نے اسے طلاق دی ہے اسکا تو اس پر کوئی حق نہ رہا اسلیئے اگر وہ اپنی منکوحہ کو نہیں چھوڑتا تو آپ کیوں پریشان ہیں۔

خاوند: اوہو! یہی تو تیری نادانی ہے تجھے کیا معلوم فقاہت کیا ہے حلالہ کوئی پکا نکاح نہیں ہوتا بلکہ ایک دو راتوں کے لیے عارضی ہوتا ہے پھر وہ پابند ہوتا ہے کہ وہ اس منکوحہ کو طلاق دے دے۔

بیوی: کیا نکاح کوئی عارضی رشتہ ہے میں نے سنا ہے کہ شرعی نکاح ہوتا ہی وہ ہے جس میں دونوں جانب سے گھر بسانے کا ارادہ ہو جب ارادہ نہ ہو تو شرعی نکاح تو نہ ہوا۔

خاوند: نکاح خواں جب نکاح پڑھ دیتا ہے تو ہماری فقہ کے مطابق وہ نکاح درست ہوتا ہے اور ہماری فقہ شریف میں اسکی یہ شرط ہے کہ وہ اسے طلاق دے ورنہ اس سے زبردستی طلاق لی جائیگی۔

بیوی: میں اب سمجھی رسول اللہ ﷺ نے اسی بے حیائی اور دیوثی کی بناء پر حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے کیا گیا ہو کیوں لعنت بھیجی ہے۔

خاوند: مجھے یہ حدیثیں سنانے کی ضرورت نہیں بس ہم نے تو ہر صورت میں حلالہ کو جائز قرار دینا ہے اس لیے کہ جو حرام مال کھانے میں لذت ہے وہ حلال میں کہاں ہے۔

دلہن: اب میں سمجھی کہ اس فقہ شریف میں حلال اور حرام کو نہیں بلکہ لذت کو سامنے رکھا جاتا ہے اسی لیے حلالہ کے بارے میں اس قسم کی خبریں منظر عام پر آتی رہتی ہیں معاف کیجیے اگر ایسی صورت آپ کی کسی بہن یا قریبی رشتہ دار کے ساتھ پیش

www.ircpk.com

www.ircpk.com

آئے تو کیا آپ اس ماحلالہ کرانا برداشت کریں گے؟

خاوند: جب اپنی باری آئے گی تو کوئی تاویل کر لیں گے۔

دلہن: اچھا یہ مسئلہ غیروں کی بیویوں کیلئے ہے۔

خاوند: ذرا ہوش سے بات کر اپنے مولویوں کی زبان نہ بول۔ ہم بمشکل شکار پھنساتے ہیں اور وہابی مولوی رجوع کا فتوی دے دیتے ہیں۔

غیرت مند مرد یا عورت حلالہ کی بجائے وہابی مولوی کے فتوے پر عمل کر لیتے ہیں اور خاوند بیوی کے درمیان صلح ہو جاتی ہے اور ہمارا شکار ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ گویا کے وہابی مولوی ہماری خواہشوں کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں اسی لیے تو ہم ان پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں تا کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کریں نہ ان سے فتوی لیں اور نہ ان پر عمل کریں تا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نہ نکلے۔

دلہن: بس بس مجھے اب سمجھ آ گئی ہے کہ آپ لعنت کا طوق گلے میں کیوں ڈالتے ہیں اور حلالہ کے نام سے حنفی مولویوں کی رال کیوں ٹپکتی ہے۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

تیرہویں رات:

خاوند کمرہ میں داخل ہوتا ہے خلاف معمول بیوی کو لیٹے ہوئے پاتا ہے۔

خیر تو ہے ناں آج لیٹی ہوئی ہو؟

دلہن: طبیعت ناساز ہے اس لیے آج گفتگو کے بجائے سونے کا ارادہ ہے۔

خاوند: درست ہے مگر.........

دلہن: آج میں شرعی عذر کی بناء پر آپکے بستر کی زینت نہیں بن سکتی۔

خاوند: شرعی عذر درست مگر آج بخاری پر عمل کر لیتے ہیں۔

دلہن: مجھے معلوم نہیں آپ بخاری کے کس مسئلہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں آپکا دل تو بخاری کے نام سے کڑھتا ہے اس لیے میں آپکو ایک مفید مشورہ دیتی ہوں۔

خاوند: کیسا مشورہ ؟

دلہن: مشورہ مفید ہے مگر اس پر عمل آپ کو کرنا ہے۔

خاوند: مفید مشورہ اور پھر اس پر عمل کیا ہی خوب ہوگا۔

دلہن: آج رات آپ اس بازار کا طواف کر آئیں۔

خاوند: یہ کیسی بکواس اور کیسا مشورہ کیا میں زانی ہوں ؟

دلہن: میرے سرتاج! میں نے کب کہا ہے کہ آپ زانی ہیں میں نے تو آپ کو فقہ شریف کے ایک مسئلہ پر عمل کرنیکا مشورہ دیا ہے۔

خاوند: کیا ہماری فقہ زنا کی اجازت دیتی ہے ؟

دلہن: ہاں بات تو ایسی ہی ہے مگر اسکا نام زنا نہیں رکھتی۔

خاوند: تو نے ہماری فقہ پر الزام لگایا ہے اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔

دلہن: جناب من! میں اپنی جانب سے نہیں کہہ رہی بلکہ آپکی فقہ میں ہی یہ کچھ لکھا ہے۔

خاوند: کھل کر بات کرو ورنہ میں تجھے سخت سزا دوں گا۔

بیوی: لو جناب سنیئے۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

مستاجرہ (کرائے کی عورت) سے زنا کرے تو کوئی حد نہیں (فتاوی عالمگیری ص۱۴۹ ج۲)

خاوند: اس میں شبہ نکاح ہے اس لیے کہ وہ کرائے کی عورت کو اجرت دیتا ہے اس لیے جائز ہے۔

بیوی: یہی بات تو متعہ کے جواز میں شیعہ کہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا یہ مسئلہ فقہ جعفریہ سے چرایا ہوا ہے۔

خاوند: تم غلط کہتی ہو ہم تو متعہ کو حرام سمجھتے ہیں پھر ہم نے یہ مسئلہ شیعہ سے کیوں چرایا ہے۔

بیوی: میں غلط نہیں کہتی تمہاری فقہ میں متعہ کا جواز بھی موجود ہے سنئے۔

لو تزوج امراة بغير شهود او تزوجها متعة او تزوج بغير اذن مولاه و طئها لا يحب الحد عند ابی حنيفة فی هذه الوجود كلهاوان قال علمت انها حرام (قاضی خاں و عالمگيری) لو تزوجها مطلقا وفی نيته ان يقعد معها مدة نونها فنكاح صحيح كذا فی تبيين .ولو تزوجها علی ان يطلقها بعد شهر جاز . (بحر الرائق)

"اگر کسی عورت نے بغیر گواہوں کے نکاح کر لیا یا اس کے ساتھ متعہ کر لیا یا اس کے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح رچالیا اور ہم بستری بھی ہوئی تو ابوحنیفہ کے نزدیک ان تمام حالات میں حد نہیں ہوگی اگرچہ وہ کہے میں جانتا ہوں، وہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر کسی عورت کے ساتھ غیر مشروط نکاح کر لیا لیکن اس کی نیت یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ محدود مدت تک (جس کا اس نے قصد کیا ہے) ٹھہرے گا تو نکاح درست ہے تبیین میں اسی طرح ہے اور اگر اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کیا کہ ایک ماہ بعد طلاق دیگا تو جائز ہے۔"

مذکورہ تمام صورتیں متعہ کی ہیں تو معلوم ہوا کہ فقہ حنفی میں متعہ کا بھی جواز موجود ہے۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

چودھویں رات

رات گئے خاوند خواب گاہ میں داخل ہوتا ہے اور آتے ہی دریافت کرتا ہے۔

بیگم مزاج تو ٹھیک ہیں؟

بیوی: الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔

خاوند: مجھے تو آج تمہاری صحت کی فکر دامنگیر رہی کہ گزشتہ رات تیری طبیعت ناساز تھی۔

بیوی: طبیعت میں اکتاہٹ تھی لیکن جب آپ اپنے کام کیلئے تشریف لے گئے تو میں نے سوچا لیٹے رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی کام کروں تا کہ سستی دور ہو چنانچہ میں نے کمرہ کی صفائی شروع کر دی جب میں سیف کی صفائی کرنے لگی تو دیکھا کہ اس میں ٹیپ ریکارڈر سمیت کافی کیسٹیں رکھی ہوئی ہیں میں نے کہا آج تو دن گزارنے کا اچھا مشغلہ ہاتھ آ گیا چنانچہ میں نے صفائی کرنے کے بعد ایک کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈر نکالی۔

اس کیسٹ میں ایک اہلحدیث اور ایک حنفی کا مناظرہ تھا جس کا موضوع ''ایمان میں کمی بیشی'' تھا۔ میرے لیے یہ موضوع بالکل نیا تھا لہذا میں نے پوری دلچسپی کے ساتھ اسے سننا شروع کیا مناظرہ کیا تھا میرے لیے احناف کے عقیدہ کے بارے میں نئی معلومات تھیں۔

پہلی تقریر اہلحدیث عالم کی تھی اس نے اپنے دعوی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہمارا عقیدہ وہی ہے جو کہ تمام صحابہؓ، ائمہ تابعین اور بعد کے تمام ائمہ اہل سنت کا ہے کہ نیک اعمال کرنے سے ایمان میں زیادتی اور گناہ کرنے سے کمی ہوتی ہے۔ پھر اس نے اپنے دعوے کے اثبات کیلیے قرآن مجید سے چھ سات آیات بھی پڑھ دیں۔ جن سے بالکل واضح ہوتا ہے کے نیک اعمال کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے ابھی وہ بیان کر ہی رہا تھا کہ ٹرن کا وقت ختم ہو گیا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

حنفی عالم کی اب باری آتی ہے تو وہ پہلے تو امام ابوحنیفہ جن کا وہ نام لینے کی بجائے امام اعظم کے لقب سے ذکر کرتا ہے کے فضائل شروع کر دیتا ہے پھر ان آیات کریمہ جو اہلحدیث عالم نے اپنے موقف میں پیش کی تھیں تاویلات کرنے لگا تاویلیں اتنی رکیک تھیں جنہیں سن کر میرے جیسی ایک عام عورت بھی ہنس پڑتی ہے کہ یہ قرآن کو کس طرح بگاڑ رہا ہے اتنی دیر میں اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

اہلحدیث عالم کی تقریر شروع ہوتی ہے وہ سامعین کو مخاطب ہو کر کہتا ہے لوگو! تم نے میرے خلاف مولوی کی تقریر سنی اس نے آیات کی جو تاویلیں کی ہیں وہ بھی تم نے سن لیں! میں ایک بات چیلنج سے کہتا ہوں کہ یہ مولوی کبھی آپ کے سامنے اس بارے میں اپنا عقیدہ بیان نہیں کرے گا۔ لو آج میں تمہارے سامنے ان کا عقیدہ بیان کرتا ہوں۔ اہلحدیث عالم نے حنفیوں کا عقیدہ بیان کرنا ابھی شروع نہیں کیا تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔

حنفی عالم پھر وہی فضائل امام ابوحنیفہ بیان کر کے لوگوں کے دلوں پر فضائل کا رعب اور دبدبہ بٹھانے کی کوشش کرتا ہے کہ اتنے فضائل کا امام...... جسے لوگ امام اعظم کہتے ہیں غلطی نہیں کر سکتا۔ پھر ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کر دیتا ہے اور اس بارے میں احناف کا جو عقیدہ ہے وہ بیان نہیں کرتا۔

اہلحدیث عالم کھڑے ہو کر کہتا ہے لوگو اولا! یہ آپکو دھوکہ دے رہا ہے یہ عقیدے میں امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں بلکہ ابو منصور الماتریدی کے مقلد ہیں اگرچہ امام ابوحنیفہ کا بھی اس بارے میں وہی عقیدہ ہے جو ابو منصور کا ہے یہ دیکھو میرے ہاتھ میں شرح عقیدہ طحاویہ جو حنفیوں کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے:

ان الاقرار باللسان رکن زائد لیس باصلی والھذا ذھب ابو منصور الماتریدی ویروی عن ابی حنیفہ (مھذب شرح عقیدہ طحاویہ ص ۲۴۹)

ان کا عقیدہ ہے کہ ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی بلکہ انبیاء اور فاسقوں فاجروں کا

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

ایمان برابر ہے......شور......اسی بنا پر اہل علم اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی احناف کو غنیۃ الطالبین میں مرجئی گمراہ لکھا ہے ملا علی قاری جو کہ حنفیوں کے بڑے امام ہوئے ہیں انہوں نے شرح فقہ اکبر میں صاف لکھا ہے کہ اہل سما یعنی فرشتوں و اہل جنت اور اہل ارض یعنی انبیاء، اولیاء، تمام ایمان داروں، نیک اور فاجروں کا ایمان برابر ہے جو زیادہ اور کم نہیں ہوتا (شرح فقہ اکبر ص ۱۰۳) اور شرح طحاویہ میں لکھا ہے۔

و الایمان و احدو اهله فی اصله سو اء (ص ۲۴۸) ٹائم ختم......۔

حنفی عالم اپنے دفاع میں چند اقوال پیش کرتا ہے جو کہ حنفی علماء کے ہیں۔ اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹائم پاس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر مقلد مولوی کو اصل مسئلہ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

اہلحدیث عالم: محترم مجھے تو سمجھ ہے میں اپنے موقف کی وضاحت کیلئے تمہارے امام کا ایک قول پیش کرتا ہوں کہ......ابوبکر اور ابلیس کا ایمان برابر ہے (تاریخ بغداد ص ۳۷۶ ج ۱۳)......احناف کی جانب سے شور برپا ہو جاتا ہے امام خطیب بغدادی کے بارہ میں بکواس شروع کر دیتے ہیں کنٹرولر مناظر بے بس ہو جاتا ہے۔

میرے سرتاج آج میں نے یہ مناظرہ سنا ہے جب سے سنا ہے پریشان ہوں کہ جسے تم امام اعظم کہتے ہو اس کا سیدنا ابوبکر کے بارہ میں یہ عقیدہ تھا ان کا ایمان اور ابلیس کا ایمان......نعوذ باللہ......برابر ہے۔

خاوند: میں نے تیری تقریر سن لی ہے تجھ میں ابھی غیر مقلدیت کے جراثیم زندہ ہیں جب تک تجھ میں یہ جراثم باقی رہیں گے اسوقت تک تجھے امام اعظم کی عظمت سمجھ نہیں آئے گی۔

بیوی: میرے سرتاج میں امام صاحب کا پورا پورا ادب کرتی ہوں کسی معاملہ کی حقیقت معلوم کرنا بے ادبی نہیں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ خطیب بغدادی۔۔ جن کا اہلحدیث عالم نے ذکر کیا تھا۔۔ کون تھے؟

خاوند: یہ ہے تو بڑا امام مگر امام اعظم سے تعصب رکھتا تھا۔

www.ircpk.com

www.ircpk.com

بیوی: ۔تعصب کی بات نہیں۔ کہیں اسکو جھوٹ بولنے کی عادت تو نہیں تھی؟

خاوند: وہ خود تو جھوٹ نہیں بولتا تھا لیکن امام صاحب کے بارے میں من گھڑت روایتیں جمع کرتا تھا۔

بیوی: میرے سرتاج، یہ جو اہلحدیث عالم نے روایت پیش کی ہے یہ بھی جھوٹی ہے؟

خاوند: ممکن ہے ایسی ہی ہو۔

بیوی: ممکن سے بات نہیں بنے گی۔ اچھا میں آپکو بتاتی ہوں جب شور ختم ہوا تو اس روایت کے جواب میں حنفی عالم نے بھی وہی بات کی جو آپ نے فرمائی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے مگر اہلحدیث عالم نے کہا کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس کے اور بھی طرق ہیں۔

لہذا روایت بالکل صحیح ہے کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے جس سے انکار ممکن نہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابلیس ملعون کا ایمان برابر ہے اسی طرح دوسری روایت میں ہے کہ......آدم اور ابلیس کا ایمان برابر ہے (تاریخ بغداد ص ۳۷۷ ج ۱۳)

خاوند: ....خاموشی..........جواب ندارد

نوٹ: اس مسئلہ میں حقیقت یہی ہے کہ امام صاحب کے نزدیک ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہے اور جو اس بارے میں تاویلات کی جاتی ہیں وہ سب کی سب بعد کے حضرات کی ہیں امام صاحب سے کوئی تاویل منقول نہیں ہے اسی بنا پر امام صاحب کے ہم عصر ائمہ کرام نے انکے عقیدہ پر طعنہ زنی کی ہے اور ان کو اہل سنت کی بجائے مرجئہ میں شامل کیا ہے اور وہی عقیدہ آج کے حنفیوں کا ہے اسی لیے پیر جیلانی نے ان کو مرجئی گمراہ لکھا ہے۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

پندرہویں رات:

سر پکڑے ہوئے خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے اور بیگم بیگم چلاتا ہے

بیوی : حضور میں حاضر ہوئی خیر تو ہے آج اتنا چلا رہے ہو۔

خاوند: جلدی سے ایک جگ ٹھنڈے پانی کا لے کر آؤ اور میرے سر پر ڈال دو۔

بیوی : کیا ضرورت پیش آئی سر پر پانی بہانے کی۔

خاوند : نکسیر جاری ہے خون تیزی سے بہ رہا ہے جلدی کرو قبل اس کے کہ کہیں حد سے زیادہ خون ضائع نہ ہو جائے

بیوی : سر پر پانی انڈیلتی ہے خون چلنا رک جاتا ہے قدرے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

خاوند : شکر یہ سر پر پانی بہانے کا ورنہ کیا معلوم کتنا خون ضائع ہو جاتا۔

بیوی : میرے سرتاج یہ کب کی شکائت ہے آپ کو؟

خاوند : تقریبا پانچ سال ہوئے ہیں جب بھی گرمی میں شدت پیدا ہوتی ہے تو نکسیر کا خون بہنے لگتا ہے۔

بیوی : میرے اللہ پانچ سال ہوئے ہیں آپ نے اسکا کوئی علاج نہیں کروایا۔

خاوند : بہت علاج کرائے مگر یہ نامراد مرض بڑی ڈھیٹ ہے جانے کا نام نہیں لیتی پہلے پہل جب یہ شروع ہوئی تو میری والدہ نے گھریلو ٹوٹکے آزمائے مگر آرام نہ آیا پھر ایک طبیب صاحب سے باقاعدہ علاج کرایا مگر پھر بھی فائدہ نہ ہوا پھر کسی نے ایک ایم ،بی ،بی ،ایس ڈاکٹر کا پتہ بتایا جو اس مرض کا اسپیشلسٹ ہے اس سے بھی علاج کروایا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی پھر ایک مخلص ساتھی مجھے ایک ہومیو پیتھی ڈاکٹر کے پاس لے گئے اس نے پوری تفصیل سے علامات دریافت کیں اور علاج تجویز کیا اور پورا اطمینان دلایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے آرام آجائے گا مگر نتیجہ وہی نکلا کے مرض ختم نہیں ہوا میں تو بہت پریشان ہوں۔ یہ مرض تو مجھ کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے جب گرمی کا موسم ہوتا ہے پھر تو میرے دل میں یہی کھٹکا ہوتا ہے کہ کہیں مرض کا دورہ راستہ میں ہی نہ شروع ہو جائے یہ تو شکر ہے کہ اب اسکا دورہ گھر

www.ircpk.com

www.ircpk.com

کے قریب ہی شروع ہوا ورنہ اللہ معلوم کیا کیفیت پیش آتی اور کمزوری سے شاید میں گھر بھی نہ پہنچ پاتا۔

بیوی: اوہو! یہ بڑی دلسوز داستان ہے اگر آپ مجھ پر اعتبار کریں تو میں اس مرض کے لیے ایک تیر بہدف نسخہ بتاتی ہوں۔

خاوند : میں نے بڑے بڑے ڈاکٹروں کے نسخے آزما لیے وہاں تیرا سنایا ٹوٹکا کیا کام کریگا۔

بیوی : آپ سچ کہتے ہیں مگر یہ میرا ٹوٹکا نہیں بلکہ آپکی فقہ شریف کا اس مرض کے لیے مجرب نسخہ ہے۔

خاوند : ہماری فقہ شریف کا......ہماری فقہ تو مسائل بتاتی ہے یہ تو نیا انکشاف ہے کہ ہماری فقہ طبی مسائل بھی بتاتی ہے یہ نسخہ واقعی تیر بہدف ہوگا اس لیے کہ یہ فقہ شریف کا بتایا ہوا ہے میں اسے ضرور آزماوں گا۔

بیوی : اچھا آپ پہلے بتائیں کہ فقہ شریف کی کوئی کتاب فتاوی شامی بھی ہے۔

خاوند :ہاں یہ تو ہماری بڑی معتبر فتوے کی کتاب ہے اسکے مولف ابن عابدین ہمارے متاخرین فقہاء میں بڑے قابل اعتماد ہیں یہی وجہ کہ ہم فتاوی شامی کو بڑی معتبر کتاب جانتے ہیں۔

بیوی : اس میں اس نامراد مرض کے لیے نسخہ تجویز کیا گیا ہے کہ مریض اپنی پیشانی اور ناک پر پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھے۔

خاوند : یہ کیا بکواس کرتی ہو ہماری فقہ شریف قرآن کی ایسی گستاخی نہیں کر سکتی تم جھوٹ بولتی ہو۔

بیوی : اللہ کی پناہ میں نے یہ حوالہ خود تو کسی کتاب سے نہیں پڑھا البتہ ایک اہل حدیث عالم کی تقریر کیسٹ سے سنی ہے انہوں نے فتاوی شامی کے حوالہ سے یہ بات بیان کی ہے۔

خاوند :وہ مولوی جھوٹ بولتا ہے یہ غیر مقلد مولوی غلط ملط حوالے دیکر ہماری فقہ سے لوگوں کو متنفر کرتے ہیں۔

www.ircpk.com

www.a

بیوی : میرے سرتاج آپ تو بلاوجہ غصے میں آ گئے ہمارے علماء جب کوئی فقہ کا حوالہ دیتے ہیں تو ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ وہ حوالہ غلط نہیں ہوتا اس لیے میں تو یہ تسلیم نہیں کرتی کہ ہمارے عالم نے حوالہ غلط دیا ہے اگر آپ کے پاس فتاوی شامی ہے تو اس سے دیکھ لو تصدیق ہو جائیگی۔

خاوند: یہ تجویز معقول ہے۔وہ دیکھو الماری نمبر۲ کے خانہ نمبر۳ میں دائیں ہاتھ کی جانب سے تقریباً پانچویں چھیویں نمبر پر پڑی ہوئی کلیجی کلر کی جلد میں جس کی بائینڈنگ سائیڈ پر......ردالمحتار علی الدر المختار......لکھا ہوا ہے، لے آؤ۔

بیوی: کتاب پیش کرتی ہے۔

خاوند: ادھر ادھر سے چند اوراق الٹ کر بڑے غضب کیساتھ کہتا ہے میں نے کہا تھا نا کہ تمہارے مولوی جھوٹ بولتے ہیں۔

بیوی: سرتاج آپ غصہ تھو کیے اور ٹھنڈے دل سے حوالہ تلاش کریں مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ انہوں نے پہلی جلد کا حوالہ دیا تھا اس کا عنوان بھی بتایا تھا......ہاں...... فی التداوی بالحرام......تھا آپ فہرست سے یہ عنوان تلاش کریں۔

خاوند: یہ پکڑ کتاب اور خود ہی تلاش کر لے میں نے کہا نہیں کہ تمہارے مولوی نے جھوٹ بولا ہے آخر تو تسلیم کیوں نہیں کرتی۔

بیوی : حضور جذبات میں آنے کی کیا ضرورت ہے میں خود دیکھ لیتی ہوں......خاموشی ......لو جناب عنوان تو اس فہرست سے مل گیا. اب حوالہ آپ خود دیکھ لیں۔

خاوند: کتاب سے عنوان دیکھ کر مطلوبہ صفحہ نکالتا ہے اور اس میں ناگہاں موجود ہے۔

لو رعف فکتب الفاتحہ بالدم علی جبهته و انفه جاز للاستشفاء وبالبول ایضا.

"اگر کسی شخص کو نکسیر پھوٹتی ہے تو وہ اپنی پیشانی اور ناک پر خون یا پیشاب کیساتھ سورۃ فاتحہ شفاء کی خاطر" لکھے تو جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

www.ircpk.com

بیوی: میں یہی کہتی تھی کہ ہمارے علماء فقہ کا حوالہ غلط نہیں دیتے ۔کتنا یہ آسان نسخہ ہے اس پر کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں آئے گا اور فقہ شریف پر بھی عمل ہو جائے گا...... سانپ بھی مرا اور لاٹھی بھی بچی ......اتنی مہنگائی کے دور میں دوائی لینی کون سی آسان ہے۔

خاوند: یہ بڑی گستاخی ہے میرا دماغ چکرا گیا ہماری فقہ میں ایسی بیہودہ باتیں بھی شامل ہیں دوران تعلیم ہمیں ان باتوں کا شعور نہیں ہوتا

بیوی : میرے سرتاج آپ سچ کہتے ہیں اس لیے کہ آپ اپنی فقہ کو عقیدت کے رنگ میں پڑھتے ہیں تنقید کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتے اگر کوئی طالبعلم استاد پر کسی مسئلہ پر اعتراض کر دے تو اسکو ڈانٹ پلائی جاتی ہے اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے تو اسکو مدرسہ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

خاوند : معلوم ہوتا ہے تو ہمارے اندرون خانہ سے بھی واقف ہے۔

بیوی : کاش کہ ہمارے علماء آپکی فقہ کا تعارف لوگوں کو کراتے تو شائد لوگ گمراہی سے بچ جاتے۔

خاوند : کیا ہماری فقہ گمراہی ہے۔

بیوی : اسکے مسائل اکثر خود ساختہ ہیں اور خود ساختہ مسائل حقیقت میں گمراہی کا سبب بنتے ہیں اگر آپ گمراہی نہیں سمجھتے تو فقہ شریف کے بتائے ہوئے اس نسخہ پر عمل کریں اور فاتحہ کو اپنی پیشانی اور ناک پر پیشاب سے لکھیں......امتحان ہے.

خاوند : بظاہر تو یہ گمراہی ہے مگر یہ نسخہ ہمارے فقہاء کا تجویز کردہ ہے اسلئے اس میں کوئی حکمت ضرور ہوگی جو ہماری عقل نارسا سے اوجھل ہے اسلئے میں اس نسخہ کو غلط نہیں کہتا خواہ اس پر عمل کروں یا نہ کروں۔

بیوی :اف ستیاناس ہو اس اندھی عقیدت کا جسکا تاریک پردہ آنکھوں پر پڑا ہے جو حق نظر آنے نہیں دیتا۔

www.ahlulhadeeth.net

سولہویں رات

خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے بیوی استقبال کیلئے آگے بڑھتی ہے تو ناگہاں چہرے پر نظر پڑتی ہے جو کسی حادثہ کی نشاندہی کر رہا ہے۔

بیوی: حضور من، آج کیا بات ہے آپ کو افسردہ دیکھ رہی ہوں۔؟

خاوند: بیگم ہماری مسجد کے امام نے آج امامت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ بڑا ذمہ دار آدمی تھا وقت کی پابندی کرتا تھا بروقت اذان کہتا اور ٹائم پر نماز بھی پڑھاتا تھا ہم بڑے مطمئن تھے کہ نیک سیرت امام ہے اسے بڑا سمجھایا ہے کہ استعفیٰ نہ دو لیکن وہ نہیں مانتا۔

بیوی: کیا اس کی مقتدیوں سے کوئی گڑ بڑ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے اس شریف زادے نے امامت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

خاوند: نہیں مقتدیوں سے تو کوئی گڑ بڑ نہیں ہوئی تمام مقتدی اس کا حد درجہ احترام کرتے ہیں اصل میں بات یہ ہوئی ہے کہ اس نے کہیں سے پڑھ لیا ہے یا کسی سے سن لیا ہے کہ ہماری فقہ شریف میں اجرت پر امامت کروانا مکروہ یعنی حرام ہے اس نے اس لیے استعفیٰ دیا ہے کہ میں آج کے بعد حلال کی کمائی کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالوں گا اس کو بڑے بڑے مشائخ کا حوالہ دیا ہے کہ وہ تم سے زیادہ اس فقہ کو جانتے ہیں اور وہ بھی تنخواہوں پر گزارا کرتے ہیں ان کے کوئی کارخانے نہیں چلتے ہیں۔ لیکن وہ ایک ہی بات کہتا ہے کہ بتاؤ کیا ہمارے مشائخ کا عمل ٹھیک ہے یا فقہ شریف کا فتویٰ؟ فتویٰ تو فقہ شریف کا ہی درست ہے اگر اس دور میں فقہ کے اس مسئلہ پر عمل کیا جائے تو ہزاروں افراد کے بے روزگار ہو جانے کا خطرہ ہے اور اکثر مساجد اور مدارس پر تالے لگ جائیں گے اس لیے اس دور میں اس مسئلہ پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے لیکن وہ تو کٹر حنفی معلوم ہوتا ہے اور درالمختار ص ۵ کے اس مقولہ ''اس شخص پر ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں ہوں جو ابوحنیفہ کے ایک قول کو بھی رد کرے۔'' پر اس کا پورا عمل ہے۔

www.ircpk.com

بیوی: میرے لیے یہ نیا انکشاف ہے کہ فقہ حنفی میں امامت پر تنخواہ لینا حرام ہے اس کا مطلب ہے کہ تمام حنفی علماء جو کے تنخواہیں لیکر امامت، خطابت، اور تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں فقہ کے مطابق وہ سب حرام کھاتے ہیں۔

خاوند: بیگم ہماری فقہ تو یہی کہتی ہے لیکن اگر ہم اس مسئلہ پر عمل کریں تو بھوکے مر جائیں۔

بیوی: اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ فقہ کوئی ٹھوس چیز نہیں بلکہ موم کی طرح لچکدار ہے جس طرف چاہو موڑ لو۔

خاوند: بیگم ہماری فقہ کی اتنی توہین تو نہ کر یہ کونسی وحی الہی ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتی یہ تو...... قال وقیل...... کا مجموعہ ہے جن کی کوئی بنیاد نہیں اس لیے اس فقہ میں یہ خوبی ہے کہ یہ حالات سے مصالحت کر لیتی ہے۔

بیوی: آج تو آپ نے اپنی فقہ کے بارے میں بڑی معلومات فراہم کی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تم سے یہ تمام باتیں افسردگی کی حالت میں نکل آئیں ہیں ورنہ آپ کبھی بھی اعتراف نہ کرتے کہ ہماری فقہ میں لچک ہے حالات سے موافقت و مصالحت کر لیتی ہے۔ اچھا چھوڑو اس مسئلہ کو آپ اپنی دردسر نہ بناؤ کوئی اور امام تلاش کر لیں۔

خاوند: نیا امام رکھنے میں بھی کوئی الجھن ہو سکتی ہے اس لیے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ منصب میں خود ہی سنبھال لوں نماز تو پڑھنی ہوتی ہے تو پڑھانے میں کیا حرج ہے۔

بیوی: سوچ تو اچھی ہے اس سے آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور نماز باجماعت کی پابندی بھی ہو جائے گی۔ مگر ایک خدشہ ہے کہ فقہ حنفی میں امامت کی شرائط بہت سخت ہیں اور بعض انوکھی بھی ہیں۔

خاوند: تجھے کیا معلوم کونسی شرائط ہیں۔

بیوی: میں نے اپنے ایک عالم کی تقریر سنی تھی۔ انہوں نے تو بہت ساری شرائط بیان کی تھیں۔

www.ahlulhadeeth.net

خاوند: شائد تمہارے مولوی نے مبالغہ کیا ہو ورنہ امامت کونسا بڑا مسئلہ ہے۔

بیوی: مجھے یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے درمختار کا حوالہ دیا تھا اگر آپ کے پاس وہ کتاب موجود ہے تو اس میں حوالہ دیکھ لیجیے یہ کونسی بڑی بات ہے۔ تاکہ ہمارے عالم کی بھی تصدیق ہو جائے ویسے بھی ہمارے علماء فقہ کا حوالہ غلط نہیں دیتے۔

خاوند: ہاں کتاب تو موجود ہے وہ دیکھو الماری نمبر ا کے خانہ نمبر ۳ کی دائیں جانب سے جو تیسری کتاب ہے اسے اٹھالاؤ وہی درمختار ہے۔ یا پھر فتاوی شامی کی پہلی جلد اٹھالاؤ یہ اس کی شرح ہے اس سے بھی تفصیل مل جائے گی۔

بیوی: لو حضور، یہ فتاوی شامی کی پہلی جلد حاضر خدمت ہے۔

خاوند: کتاب نکال کر امامت کی شروط کا عنوان نکالتا ہے۔ مطلوبہ صفحہ نکال کر خاموشی سے مطالعہ کرتا ہے۔

بیوی: حضور من، مجھے بھی تو بتاؤ اس میں کونسی شرائط لکھی ہیں۔

خاوند: بیگم لو سنو! امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو نماز کے احکام کو زیادہ جانتا ہو، پھر وہ شخص جسکی تلاوت اچھی ہو، پھر زیادہ پرہیز گار، پھر اچھے اخلاق والا، پھر خوبصورت چہرے والا، پھر جو نسب میں بہتر ہو، پھر جسکی آواز خوبصورت ہو، پھر وہ جو سب سے زیادہ مالدار ہو، پھر جسکی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو، پھر جسکے کپڑے سب سے زیادہ صاف ستھرے ہوں، پھر جسکا سر بڑا اور عضو (آلہ تناسل) چھوٹا ہو، پھر مقیم مسافر پر مقدم ہے، پھر آزاد غلام پر مقدم ہے (فتاوی شامی ج ۱ ص ۳۵۷)

بیوی: یہی شرائط تو ہمارے عالم نے بیان کی تھیں۔ انہوں نے کوئی مبالغہ نہیں کیا تھا۔ جس سے میرا یقین اور پختہ ہو گیا ہے کہ ہمارے علماء فقہ کا حوالہ دیتے وقت غلط بیانی سے کام نہیں لیتے۔ ان شرائط پر غور کرتی ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ امامت کے لائق نہیں ہیں۔

خاوند: بیگم تو نے یہ کیا بات کر دی مجھ میں کون سی کمی ہے؟

بیوی: حضور من، کمی تو شائد کوئی بھی نہ ہو لیکن مسئلہ شرائط کو چیک کرنے کا ہے،

www.ircpk.com

ایک شرط ...... عضو چھوٹا ہو ...... یہ کون چیک کرے گا آپکی مسجد کا صدر یا سیکڑیری، پھر جس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو، یہ شرط تو تب ہی چیک ہو سکتی جب آپکے تمام مقتدیوں کی بیویاں ایک لائن میں ...... آپکی بیوی سمیت ...... کھڑی ہوں اور تمام مقتدی باری باری چیک کریں اور پھر ایک بورڈ بنے اور وہ اعلان کرے کہ فلاں کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ یعنی امام کی بیوی اور مقتدیوں کی بیویوں کے درمیان مقابلہ حسن ہو۔ مگر میں تو اپنے آپ کو مقابلہ حسن میں پیش نہیں کروں گی کیوں کہ میں باغیرت باپ کی بیٹی ہوں پردہ کے ماحول میں پلی ہوں اس لیے آپکی یہ شرط پوری نہیں ہو سکتی لہذا آپ امام نہیں بن سکتے۔ ہاں یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ آپ اس فقہ کو ترک کر دیں جس میں دنیا جہان کی گندگیاں، بافراط، موجود ہیں۔

خاوند: میں امام بننے کے خیال کو تو ترک کر سکتا ہو لیکن فقہ شریف کو نہیں چھوڑ سکتا۔

www.ahlulhadeeth.net

سترہویں رات

رات کا اکثر حصہ بیت چکا تھا تہجد کے وقت موذن نے اذان تہجد کہنا شروع کی تو مولوی صاحب (خاوند) نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا بیوی نے دروازہ کھولا تو ناگہاں خاوند غصے میں تھا۔

بیوی : سرتاج کیا ہوا بڑے غصے میں ہو اللہ اسے برباد کرے جس نے آپ کو غصے میں ڈالا ہے۔

خاوند: یہ بدبخت مولوی جب سے کسی غیر مقلد کے مدرسہ میں سے پڑھ کر آیا ہے اس نے یہ (چھٹی) اذان کہنی شروع کر دی ہے پہلے دن تو ہم نے سمجھا کہ اس نے خطا سے قبل از وقت فجر کی اذان کہہ دی ہے مگر جب اس نے دوسرے اور تیسرے دن بھی اذان کہی تو ہمیں تشویش ہوئی ہم فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہمارے پرانے مقتدی کہنے لگے یہ کونسی اذان ہے ہم نے تو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی مقتدی میری طرف مخاطب ہوئے اور پوچھنے لگے یہ اذان آپ کے علم میں ہے؟ میں نے کہا کہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس اذان کو مکروہ قرار دیا ہے دراصل بات یہ ہے کہ جب سے یہ مولوی پڑھ کر آیا ہے ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مخالفت کرتا ہے تین چار آدمی کہنے لگے چلو ہم آٹھ بجے ناشتہ سے فارغ ہو کر اس وہابی لونڈے سے پوچھ لیتے ہیں کہ اسے کیا تکلیف ہے کہ جس کام کو ہمارے امام اعظمؒ مکروہ قرار دیں اس کام کو یہ جان بوجھ کر سرانجام دیتا ہے۔

بیوی : پھر کیا ہوا؟

خاوند : وہ پروگرام کے تحت اس غیر مقلد مولوی کے پاس پہنچے اور اس سے اذان کا ثبوت مانگا اس نے صحیح بخاری عربی کھول کر سامنے رکھ دی اور ساتھ ہی ترجمہ بھی کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلال رضی اللہ عنہ بھی یہ اذان کہا کرتے تھے وہ بزرگ آپس میں کہنے لگے شاید اس نے ترجمہ غلط کیا ہو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ مسئلہ ہمارے امام سے مخفی رہا ہو۔ وہ کہنے لگا بزرگو! میں کوئی حنفی

www.ircpk.com

مولوی نہیں ہوں جو اپنے مصنوعی مذھب کیلئے قرآن وحدیث کو بدل دوں میں نے ترجمہ بالکل درست کیا ہے۔ آپ اپنے مولوی صاحب کو بلوا لیجیے میں اس کے سامنے ترجمہ کر دیتا ہوں۔ چنانچہ فورا مجھے بلایا گیا تو اس نے میرے سامنے بھی وہی ترجمہ کیا جس سے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور میں فرار کی راہیں تلاش کرنے لگا میں جو بھی اس حدیث پر اعتراض کرتا وہ مجھے ترکی بہ ترکی جواب دے دیتا بالآخر وہ کہنے لگے یہ حنفیوں کی بستی ہے ہم کسی حدیث کو نہیں جانتے ہمارا مذہب تو امام کا قول ہے جب ہمارے امام نے اس کو مکروہ قرار دے دیا تو ہم اس اذان کو کبھی نہیں کہیں گے۔

اہلحدیث مولوی: بزرگو! یہ آپ نے کونسی بات کر دی حدیث کے مقابلہ میں امام کے قول کو ترجیح دیتے ہو اور سنت پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہو میں آپ کی یہ بات کبھی تسلیم نہیں کروں گا۔ ان میں سے ایک صاحب کہنے لگے یہ نوجوان جذباتی ہو گیا ہے چلو ہم اس کے مقتدیوں سے بات کر لیں گے وہ خود اس کو منع کر دیں گے۔

مولوی صاحب: میں کوئی تنخواہ دار مولوی نہیں ہوں جو مقتدیوں کے دباؤ میں آ کر ایک سنت کو چھوڑ دوں تم اپنا زور لگا لو جب تک میں یہاں پر ہوں اس سنت پر عمل ہوتا رہے گا۔

بیوی: پھر کیا ہوا..............؟

خاوند: سمجھانے اور پورا زور لگانے کے باوجود وہ باز نہیں آیا میں جب اس کی اذان سنتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کے میرے دل پر نشتر چل رہے ہیں۔

بیوی: اچھا ہوا اس نے آپ کی بات نہیں مانی ایک تو اسنے سنت کو زندہ کیا اور دوسرا خاموش اور پرسکون ماحول میں نعرہ توحید بلند کیا...... چلو چھوڑو آج اتنی دیر سے کیوں آئے ہو میں تو ساری رات پریشان رہی ہوں؟

خاوند: تجھے معلوم نہیں.........؟

بیوی: میرے سرتاج! کیا.........؟

www.ahlulhadeeth.net

فقہ حنفی اور چور کی سزا:-

خاوند: آج میرا فلاں جگہ پر تبلیغی پروگرام تھا میں وہاں سے فارغ ہو کر گھر کی جانب آ رہا تھا کہ مجھے خبر ملی بڑی باجی کے گھر چوری ہو گئی ہے میں وہاں سے سیدھا ان کے گھر چلا گیا۔

بیوی: ہائے میرے اللہ۔۔باجی کے گھر چوری ہو گئی ہے۔۔۔؟ بڑے صدمے والی بات ہے۔کوئی زیادہ نقصان تو نہیں ہوا۔۔؟

خاوند: نقصان تو کافی ہوا ہے۔لاکھوں کا سامان چور اڑا کر لے گئے ہیں۔

بیوی: یہ بتاؤ چوری کیسے ہوئی۔۔؟ میرا تو صدمے سے دم گھٹا جا رہا ہے۔

خاوند: چور دیوار پھاند کر سامان والے کمرہ میں داخل ہو گیا تھا اس نے ایسی تکنیک کے ساتھ دیوار پھاندی کہ اہل خانہ کو خبر تک نہ ہو سکی اس کے دو تین ساتھی باہر ٹرک لے کر کھڑے تھے۔وہ سامان اندر سے باہر ان کو پکڑاتا اور وہ اس کو ٹرک پر لاد دیتے۔اچانک چھوٹے بچے نے پیشاب کر دیا تو باجی اس کے کپڑے بدلنے کیلئے اٹھی تو محسوس کیا کہ اندر کوئی شخص ہے۔سیڑھیوں کے درمیان سے جھانکا تو سامان والے کمرہ میں ایک شخص تھا باجی نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا اور بجائے شور مچانے کے انہوں نے ۱۵ پر ٹیلی فون کر دیا۔موبائل پولیس گاڑی جب وہاں پہنچی تو جو باہر تھے وہ ٹرک بھگا کر لے گئے۔پولیس والوں نے اندر والے کو گرفتار کر لیا وہ شور مچانے لگا کہ میں اندر ضرور داخل ہوا ہوں لیکن دیکھ لو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔پولیس اسے تھانے لے گئی اور میں بھی وہاں پہنچ گیا اور ایف آئی آر درج کروا کر ابھی آ رہا ہوں۔

بیوی: یہ ظالم چور تو فقہ حنفی کا ماہر لگتا ہے۔

خاوند: تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ چور فقہ حنفی کا ماہر ہے۔۔؟

بیوی: اس نے جو طریقہ واردات اختیار کیا ہے وہ صرف فقہ حنفی کا ماہر ہی کر سکتا ہے۔

خاوند: وہ کیسے۔۔۔؟

بیوی: آپ غصہ نہ کریں تو میں واضح کر دیتی ہوں۔

www.ircpk.com

خاوند: ضرور واضح کرو اس میں غصہ والی کونسی بات ہے۔

بیوی: میرے سرتاج! آپکی فقہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی شخص کسی کی دیوار پھاند کر اندر کا سامان اپنے باہر کھڑے ساتھی کو پکڑا دے تو دونوں پر کوئی حد نہیں ہے۔

خاوند: تو ہر وقت فقہ کے نقص نکالتی رہتی ہو کوئی موقع بھی دیکھ لیا کر ایک تو ہماری چوری ہوئی ہے اور اوپر سے تو مذاق کرتی ہے۔

بیوی: جناب من! اسی لیے تو میں نے پہلے یہ شرط عائد کی تھی کہ آپ غصہ نہیں کریں گے۔یہ دیکھو تمہاری فقہ میں یوں لکھا ہے۔

واذا نقب اللص البیت ودا خل واخذ المال وناوله الاخر خارج البیت فلا قطع علیهما قدوری ص ۲۱۲ هدایه ج ا ص ۵۴۵

جب چور دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہو جائے اور مال اپنے ساتھی کو جو کہ گھر کے باہر کھڑا ہے پکڑا دے تو ان دونوں پر کوئی حد نہیں ہے۔حضور میں نے تو اسی لیے کہا تھا کہ یہ ظالم فقہ حنفی کا ماہر معلوم ہوتا ہے۔اندر سے مال باہر پکڑا دیا اور باہر والے مال کو لیکر بھاگ گئے اور یہ خالی ہاتھ گرفتار ہوا۔

خاوند: اب کیا بنے گا۔۔؟

بیوی: اگر فقہ حنفی پر عمل کرنا ہے تو پھر مال سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

خاوند: ہائے میرے اللہ یہ لاکھوں کا سامان باجی کیسے بھولیں گی ۔۔؟ ہم ضرور کوشش کریں گے کہ یہ مال کسی طریقہ سے برآمد ہو۔

بیوی: پولیس تو یہ مال برآمد کر ہی لے گی لیکن تمہیں اپنی فقہ کو خیر آباد کہنا ہوگا۔

خاوند: وہ کیسے۔۔؟

بیوی: تمہاری فقہ چور کو بری قرار دیتی ہے تم اس کو کس طرح مجرم ٹھہرا سکتے ہو......؟

خاوند: تو نے شاید کبھی پولیس کو چھترول کرتے نہیں دیکھا ہے۔وہ سب کچھ منوا لیتے ہیں۔

www.ahlulhadeeth.net

بیوی: پولیس اگر اقبال جرم کروا بھی لے تو چور عدالت میں اپنے اقبال جرم کا انکار کر دے گا۔

خاوند: بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔؟

بیوی: مسکراتے ہوئے میرے سرتاج آپ کی فقہ ہر جرم کو ممکن بنا دیتی ہے سنو یہ تمہاری فقہ کی مشہور کتاب فتاوی تاتارخانیہ ص۱۸۴ ج۵ میں ہے کہ...... و اذا اقر بالسرقة ثم رجع صح رجوعه ولا يقطع ...... چور جب چوری کا اقرار کرلے پھر اس سے مکر جائے تو اس کا مکر جانا درست ہوگا۔ اور اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔ اب جس چور کو یہ معلوم ہے کہ اندر جا کر سامان باہر پکڑا دیتا ہے اور بعد میں مکر جانا ہے اس کو اتنا بھی علم ہوگا کہ اگر پولیس نے مجھ سے جبراً اقرار کروا بھی لیا تو مجھ پر کوئی حد نہیں ہے۔

خاوند: یہ تو سزا ملنے کی باتیں ہیں ہمیں ان سے کوئی غرض نہیں ہے ہمیں تو صرف اپنا سامان چاہیے۔ وہ عدالت کا معاملہ ہے سزا دیتی ہے کہ نہیں۔

بیوی: کیسی بھولی بھالی باتیں کرتے ہو۔ اگر وہ چور ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اسے سزا چوری کی ملنی ضروری ہے۔ جب وہ سزا سے بری ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس نے چوری کی ہی نہیں۔ جب چوری کی نہیں تو سامان کہاں سے برآمد ہوگا؟ یہ مسئلہ بھی تمہاری فقہ نے حل کر دیا ہے۔

خاوند: وہ کیا۔۔۔؟

بیوی: بالفرض اگر اس سے سامان برآمد ہو بھی جاتا ہے تو وہ کہہ دے گا کہ یہ پولیس کے ساتھ ملی بھگت ہے۔ میں نے ان کا کوئی مال چوری نہیں کیا آپ کی فقہ کہتی ہے جب چور دعوی کرے کہ مسروقہ مال اس کا ذاتی ہے تو اس سے حد ساقط ہو جائیگی خواہ اس کے پاس کوئی دلیل بھی نہ ہو۔ (قدوری ص۲۱۳)

دوسری صورت یہ ہے چونکہ وہ خالی ہاتھ پکڑا گیا ہے اور تمہاری فقہ کے مطابق اس طرح ہے کہ...... ولا يقطع السارق الا ان يحضر المسروق

www.ircpk.com

منه. (قدوری ص۲۱۳) چور کا ہاتھ تب کاٹا جائے گا جب چوری کا سامان اس کے پاس موجود ہو۔ دیکھو تمہاری فقہ مجرم کو بری بھی کرتی ہے اور اسے مسروقہ مال کا مالک بھی ٹھہراتی ہے۔

بیوی: فقہ حنفی کے مطابق جو مال چوری ہو گیا ہے وہ اب چور کا ہی ہے جب وہ کہہ دے گا کہ یہ مال میرا ہے تو اس سے حد ساقط ہو گئی اور وہ مال کا مالک بھی بن جائیگا اگر بالفرض عدالت اسے مجرم گردان کر سزا دیتی ہے تو بھی مال وہ چور کا ہوگا لا يجتمع قطع وضمان (کنز الدقائق ص ۹۳) سزا اور ضمانت دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے اسکا مطلب ہے کہ جب اسے عدالت سزا دے گی تو وہ مال اسکا ہوگا کیونکہ اس نے اپنے جرم کی سزا پائی ہے۔

خاوند: کمال ہے تجھے فقہ پر عبور، ہم تو آٹھ سال یہ فقہ پڑھتے رہے ہیں مگر ان مسائل کی ہمیں تو سمجھ نہیں آئی تو نے یہ مسئلے کہاں سے سیکھ لیے۔

بیوی: دراصل ہماری فقہ کی جو معلمہ تھی وہ پہلے ایک حنفی مدرسہ میں فقہ پڑھاتی تھی جب اس نے اس فقہ پر غور کیا تو وہ اس سے تائب ہو گئی اور ہمارے جامعہ میں اس نے فقہ پڑھانی شروع کر دی بات کدھر کی کدھر چلی گئی اب فجر کی نماز کا وقت ہونے کو ہے نماز پڑھ کر مجھے بھی باجی کے گھر لے جانا تاکہ میں ان کے ہاں چوری کا افسوس کرسکوں۔

خاوند: میری توبہ جو میں تجھے وہاں لے کر جاؤں تو نے ادھر جا کر بھی مسئلے بیان کرنے ہیں باجی تو پہلے ہی کمزور ہے جب اسے پتہ چلے گا کہ میں جس فقہ کو مانتی ہوں اسکے مطابق تو مال مسروقہ کی واپسی ناممکن ہے ہو سکتا ہے اسے دل کا دورہ (Heart Attack) پڑ جائے۔

بیوی: تو جناب یہ پھر آپکی فقہ کا کمال ہوگا کہ یہ فقہ چوروں اور لٹیروں جیسے مجرموں کو اپنے سایہ عاطفت میں پناہ دیتی ہے۔

www.ahlulhadeeth.net

اٹھارہویں رات

گزشتہ رات خاوند نے جب بیوی کو حنفی ہونے کی دعوت دی تو اس نے اسکو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ موصوف حنفی دیوبندی ہیں اور علماء دیوبند کے عقائد مشرکانہ ہیں اب دعوت کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ فقہ حنفی سنت کے عین موافق ہے مگر بیوی نے اسے بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ فقہ حنفی سنت صحیحہ کے موافق ہے بلکہ علی الاعلان اس فقہ کے بہت سے مسائل سنت صحیحہ کے خلاف ہیں اس لیے اس نے فقہ حنفی کو اس پہلو سے بھی رد کر دیا اس سلسلہ میں دونوں کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے

خاوند : بیگم اس دور میں تقلید واجب ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

بیوی : کیا تقلید کا قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت ہے؟

خاوند : کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے پوچھنے کا نام ہی تقلید ہے۔

بیوی: حضور من! سوال کرنے کو کسی زبان میں بھی تقلید نہیں کہتے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم کرتے ہیں فاسئل اے نبی تو سوال کر تو کیا معاذ اللہ رسول اللہ کو بھی تقلید کرنے کا حکم ہوا ہے۔

خاوند: رسول کو تو حکم نہیں ہوا۔

بیوی : اس کا مطلب ہے فاسئلوا سے آپ جو تقلید مراد لیتے ہیں وہ غلط ہے یہ آیت تو تقلید کرنے کے ثبوت میں نہ ہوئی اگر کوئی اور آیت ہے تو بیان کرو۔

خاوند : اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اولوالامر کی اطاعت کرو۔

بیوی : یہاں اطاعت کہا ہے تقلید نہیں کہا اطاعت اور چیز ہے تقلید اور چیز ہے ایک حنفی محقق ملا حسن شرنبلانی فرماتے ہیں اصل تقلید کی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا جسکا قول چاروں حجتوں شرعیہ میں سے نہ ہو اور نہ اسکے قول پر عمل کرنیکی کوئی حجت شرعی ہو سو رجوع کرنا آنحضرت ﷺ اور اجماع کی طرف تقلید نہیں ہے اس لیے کہ دونوں حجتوں شرعیہ میں سے ہیں (معیار الحق ص ۷۳۔)

ابن خواص فرماتے ہیں ..... تقلید بغیر دلیل کے ہوتی ہے اور اتباع بادلیل ......

www.ircpk.com

(اعلام الموقعین ص ۱۷۳ ج ۲) معلوم ہوا کہ تقلید اتباع نہیں ہے اس لیے یہ آیت بھی تقلید کرنے کے ثبوت میں نہ ہوئی۔

خاوند: یہ تو تمہارے علماء کی تحریریں ہیں ہم تقلید اور اتباع میں فرق نہیں سمجھتے۔

بیوی : میرے سرتاج! یہ ہمارے علماء کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تمہارے عالم نے ہی تحریر کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ تم اپنے علماء کی تحریروں کو پڑھتے ہی نہیں۔

خاوند: ہمارے علماء تو تقلید کے واجب ہونے کے قائل ہیں بھلا پھر وہ تقلید کے خلاف کیسے تحریر کر سکتے ہیں۔

بیوی : یہ انکی دوغلی پالیسی ہے تقلید کو برا بھی جانتے ہیں اور پھر اسکے حق میں دلائل بھی دیتے ہیں حالانکہ انکو معلوم ہے کہ قرآن وحدیث میں تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

خاوند: اللہ سے ڈرا تنی بڑی بات کہ جس سے میرا خون کھول گیا ہے اگر اسکا قرآن وحدیث میں ثبوت نہ ہوتا تو یہ بڑے بڑے مشائخ تقلید کیوں کرتے۔

بیوی : میں فقہ کی بات نہیں کرتی میں تو قرآن وحدیث کی بات کرتی ہوں کہ ان میں تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

خاوند: قرآن وحدیث تو عام عوام کی سمجھ میں نہیں آ سکتا ان کو سمجھنا تو علماء کا کام ہے۔

بیوی: میرے اللہ! میرے شوہر کتنے مغالطے میں پھنسے ہوئے ہیں محترم اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں نے قرآن ذکر کے لیے آسان کر دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اسے سمجھنا بڑے بڑے علماء کا کام ہے۔

خاوند: تو بڑی چالاک اور ہوشیار ہے کسی متعصب غیر مقلد استاد کی چنڈی معلوم ہوتی ہو کہ میری ہر بات کا ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہو۔

بیوی : یہ مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے آپ میرے خاوند ہیں میں نے آپ کو مرجعہ پیر نہیں مانا کہ اگر بات کا جواب دے دیا جائے تو پیر صاحب کے فیض سے محروم ہو جاؤں تم نے لوگوں کو یہی تو مغالطہ دیا ہے کہ قرآن سمجھنا عوام کا کام نہیں ہے۔ جس

www.ahlulhadeeth.net

اٹھارہویں رات

گزشتہ رات خاوند نے جب بیوی کو حنفی ہونے کی دعوت دی تو اس نے اسکو قبول کرنے سے انکار کردیا کہ موصوف حنفی دیوبندی ہیں اور علماء دیوبند کے عقائد مشرکانہ ہیں اب دعوت کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ فقہ حنفی سنت کے عین موافق ہے مگر بیوی نے اسے بھی تسلیم کرنے سے انکار کردیا کہ فقہ حنفی سنت صحیحہ کے موافق ہے بلکہ علی الاعلان اس فقہ کے بہت سے مسائل سنت صحیحہ کے خلاف ہیں اس لیے اس نے فقہ حنفی کو اس پہلو سے بھی رد کردیا اس سلسلہ میں دونوں کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے

خاوند: **بیگم اس دور میں تقلید واجب ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔**

بیوی: کیا تقلید کا قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت ہے؟

خاوند: **کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے پوچھنے کا نام ہی تقلید ہے۔**

بیوی: حضور من! سوال کرنے کو کسی زبان میں بھی تقلید نہیں کہتے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم کرتے ہیں فاسئل اے نبی تو سوال کر تو کیا معاذ اللہ رسول اللہ کو بھی تقلید کرنے کا حکم ہوا ہے۔

خاوند: **رسول کو تو حکم نہیں ہوا۔**

بیوی: اس کا مطلب ہے فاسئلوا سے آپ جو تقلید مراد لیتے ہیں وہ غلط ہے یہ آیت تو تقلید کرنے کے ثبوت میں نہ ہوئی اگر کوئی اور آیت ہے تو بیان کرو۔

خاوند: **اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اولوالامر کی اطاعت کرو۔**

بیوی: یہاں اطاعت کہا ہے تقلید نہیں کہا اطاعت اور چیز ہے تقلید اور چیز ہے ایک حنفی محقق ملا حسن شرنبلانی فرماتے ہیں اصل تقلید کی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا جسکا قول چاروں حجتوں شرعیہ میں سے نہ ہو اور نہ اسکے قول پر عمل کرنیکی کوئی حجت شرعی ہو سو رجوع کرنا آنحضرت ﷺ اور اجماع کی طرف تقلید نہیں ہے اس لیے کہ دونوں حجتوں شرعیہ میں سے ہیں (معیار الحق ص ۷۳۔)

ابن خواص فرماتے ہیں ...... تقلید بغیر دلیل کے ہوتی ہے اور اتباع بادلیل......

www.ircpk.com

(اعلام الموقعین ص ۱۷۳ ج ۲) معلوم ہوا کہ تقلید اتباع نہیں ہے اس لیے یہ آیت بھی تقلید کرنے کے ثبوت میں نہ ہوئی۔

خاوند: **یہ تو تمہارے علماء کی تحریریں ہیں ہم تقلید اور اتباع میں فرق نہیں سمجھتے۔**

بیوی: میرے سرتاج! یہ ہمارے علماء کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تمہارے عالم نے ہی تحریر کیا ہے یہ الگ بات ہے کہ تم اپنے علماء کی تحریروں کو پڑھتے ہی نہیں۔

خاوند: **ہمارے علماء تو تقلید کے واجب ہونے کے قائل ہیں بھلا پھر وہ تقلید کے خلاف کیسے تحریر کرسکتے ہیں۔**

بیوی: یہ انکی دوغلی پالیسی ہے تقلید کو برا بھی جانتے ہیں اور پھر اسکے حق میں دلائل بھی دیتے ہیں حالانکہ انکو معلوم ہے کہ قرآن وحدیث میں تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

خاوند: **اللہ سے ڈر اتنی بڑی بات کہ جس سے میرا خون کھول گیا ہے اگر اسکا قرآن وحدیث میں ثبوت نہ ہوتا تو یہ بڑے بڑے مشائخ تقلید کیوں کرتے۔**

بیوی: میں فقہ کی بات نہیں کرتی میں تو قرآن وحدیث کی بات کرتی ہوں کہ ان میں تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

خاوند: **قرآن وحدیث تو عام عوام کی سمجھ میں نہیں آسکتا ان کو سمجھنا تو علماء کا کام ہے۔**

بیوی: میرے اللہ! میرے شوہر کتنے مغالطے میں پھنسے ہوئے ہیں محترم اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں نے قرآن ذکر کے لیے آسان کردیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اسے سمجھنا بڑے بڑے علماء کا کام ہے۔

خاوند: **تو بڑی چالاک اور ہوشیار ہے کسی متعصب غیر مقلد استاد کی چنڈی معلوم ہوتی ہو کہ میری ہر بات کا ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہو۔**

بیوی: یہ مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے آپ میرے خاوند ہیں میں نے آپ کو مروجہ پیر نہیں مانا کہ اگر بات کا جواب دے دیا جائے تو پیر صاحب کے فیض سے محروم ہو جاؤں تم نے لوگوں کو یہی تو مغالطہ دیا ہے کہ قرآن سمجھنا عوام کا کام نہیں ہے۔ جس

www.ahlulhadeeth.net

وجہ سے عوام تم پر اعتماد کر کے تمہاری ہر غلط ملط بات پر لبیک کہتے ہیں۔

خاوند: میں بات تقلید کی کر رہا ہوں بڑے بڑے علماء سب مقلد ہوئے ہیں اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ تقلید کے بغیر چارہ نہیں لہذا جو تقلید نہیں کریگا وہ گمراہ ہوگا۔

بیوی: ذرا بتاؤ جو تقلید کے شروع ہونے سے قبل یعنی خیر القرون کے مسلمان تھے کیا وہ ہدائت پر تھے یا گمراہ تھے جبکہ تقلید چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوئی اس وقت خیر القرون کا زمانہ گزر چکا تھا۔

خاوند: ان لوگوں کو تقلید کی ضرورت نہیں تھی اسکی ضرورت تب پیش آئی جب اسلام میں مختلف فتنے پیدا ہوئے تا کہ تقلید کے سبب ان فتنوں کو روکا جا سکے۔

بیوی: سبحان اللہ تقلید تو بذات خود امت محمدیہ کے لیے ایک سنگین فتنہ ہے جس کی وجہ سے ایک امت کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئی ہے اور ہر ایک نے اپنے امام کے قول کو قرآن وحدیث سے بھی زیادہ اہمیت دی قرآن وحدیث کو تو چھوڑنا گوارہ کیا مگر امام کے قول کو نہیں چھوڑا۔

خاوند: بیگم غلط کہتی ہو تقلید نے تو قرآن وحدیث کا تحفظ کیا ہے تقلید نہ ہوتی تو قرآن وحدیث کا پتہ نہیں کیا حلیہ ہوتا۔

بیوی: میرے سرتاج! آپ حقائق سے واقف نہیں ہیں یا انہیں چھپا رہے ہیں تقلید نے ہی تو قرآن وحدیث کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی ہے اگر طائفہ منصورہ اہل حدیث نہ ہوتے تو کب سے قرآن وحدیث کی اپنی عملی حیثیت ختم ہو چکی ہوتی۔

خاوند: تیرے دماغ میں تقلید کے خلاف بات بیٹھ چکی ہے اور تو اس پر اڑی ہوئی ہے۔

بیوی: میرے حضور میں حقیقت کہہ رہی ہوں مقلدین نے قرآن وحدیث کو رد کرنے کے لیے مستقلاً اصول بنا لیے ہیں تا کہ ان اصولوں کی وجہ سے لوگ قرآن وحدیث کی طرف رجوع نہ کریں اور مولویوں کے ارد گرد منڈلاتے رہیں۔

خاوند: ہمارے علماء نے اصول تو ضرور بنائے ہیں مگر قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہ کہ رد کرنے کے لیے۔

www.ircpk.com

بیوی: بظاہر یہی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اصول فقہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے مگر جب فقہ کا قرآن وحدیث سے ٹکراؤ ہو تو اس وقت یہ اصول قرآن وحدیث کا تحفظ نہیں کرتے بلکہ ائمہ کے اقوال کا تحفظ کرتے ہیں۔

خاوند: تو نے یہ اصول کب پڑھے ہیں ہم نے تو ان اصولوں کو پڑھتے پڑھتے عمر کا ایک حصہ صرف کر دیا ہم نے تو ان میں ایسی کوئی بات نہیں پائی۔

بیوی: آپ بالکل بجا فرماتے ہیں مگر آپ نے یہ اصول عقیدت کے رنگ میں پڑھے ہیں جب عقیدت غالب ہو تو عقل ماؤف ہو جاتی ہے اور سوچ کی سب راہیں مسدود ہو جاتی ہیں آپ کا عالم یہ کہتا ہے کہ ہر وہ آیت یا حدیث جو ہمارے ائمہ کے مذہب کے خلاف ہوگی اسکی تاویل کی جائیگی یا اسے منسوخ سمجھا جائیگا (اصول کرخی)

خاوند: یہ تیرے سمجھنے میں نقص ہے اصول تو اپنی جگہ صحیح ہے اس لیے کہ ہمارے ائمہ ناسخ ومنسوخ کو دوسروں کی نسبت زیادہ سمجھتے ہیں۔

بیوی: معاف فرمائیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہر وہ آیت یا حدیث جو ہمارے ائمہ کے خلاف آئے اس کو منسوخ سمجھا جائے گا جس کا مطلب ہے کہ وہ منسوخ ہے نہیں بلکہ ایسا سمجھا جائے گا اس کا مطلب ہے کہ ناسخ منسوخ کا اختیار تمہارے علماء نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے جو کہ کسی صحابی کو بھی حاصل نہیں تھا۔ اس سے آگے بڑھ کر ایک اور حوالہ سنئے آپ کے دور حاضر کے ایک عالم تقی عثمانی فرماتے ہیں اگر ایسے مقلد کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ ایک حدیث کو اپنے امام کے خلاف پا کر امام کا مسلک چھوڑ دے تو اس کا نتیجہ شدید افراتفری اور سنگین گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷)

جس سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ تمہارے علماء کو قرآن وحدیث پر برتری حاصل ہے قرآن وحدیث کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن امام کے قول کو چھوڑا نہیں جا سکتا لہذا میں تو کبھی بھی تقلید کو قبول نہیں کر سکتی اس لیے کہ میں اس کو اسلام کے لیے زہر قاتل سمجھتی ہوں۔ ہاں اگر قرآن وحدیث سے اس کے واجب ہونے کی کوئی دلیل ہے تو پیش کرو؟

خاوند: دلائل تو ہمارے استاد بہت دیتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے تو ان دلائل کو پہلے ہی جانتی ہے میں جو بھی دلیل پیش کرتا ہوں تو میری دلیل پورا ہونے سے

www.ahlulhadeeth.net

پہلے ہی اسکا تو جواب دے دیتی ہے جس سے مجھے شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔

بیوی: میرا موقف بڑا واضح ہے کہ صحیح دلیل کے سامنے میں سر تسلیم خم کر دیتی ہوں مگر تمہارے پاس تقلید کرنے کے وجوب میں کوئی دلیل نہیں یہی وجہ ہے کہ جن ائمہ کی تم تقلید کرتے ہو انہوں نے بھی سختی سے اس سے منع کیا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں درجن سے زیادہ اقوال مروی ہیں ایک قول یہ ہے کہ...... جو شخص میری دلیل سے واقف نہیں ہے اسکے لیے میرے قول پر فتوی دینا حرام ہے (مقلدین ائمہ کی عدالت میں ص ۱۰۶) امام مالکؒ فرماتے ہیں میں بشر ہوں مجھ سے غلطی اور درستی دونوں کا احتمال ہے میری ہر ایک بات کی تحقیق کیا کرو جو قرآن وسنت کے مطابق ہو اس پر عمل کرو اور جو مخالف ہو اسے رد کر دیا کرو (الاحکام ص ۱۴۹ ج ۲)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام مزنی فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور غیر کی تقلید سے منع فرمایا (مختصر المزنی ص ۳)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں تم نہ میری تقلید کرو اور نہ کسی اور عالم کی تم علم کو وہاں سے سیکھو جہاں سے انہوں نے سیکھا ہے (حلیۃ الاولیاء ص ۱۰۷ ج ۹) میں نے متعدد اقوال میں اختصاراً ان ائمہ رحمہم اللہ اجمعین کا صرف ایک ایک قول پیش کیا ہے جن سے واضح ہے کہ ان ائمہ کرام نے تقلید سے منع کیا ہے۔

خاوند: بلاشبہ ان ائمہ کرام نے تقلید سے منع کیا ہے مگر صرف مجتہدین کو عام لوگوں کو نہیں۔

بیوی: میرے سرتاج! یہ بھی ایک مغالطہ ہے قرآن وحدیث ایک مجتہد کے لیے بھی اسی طرح راہ ہدائت ہے جیسا کہ ایک عامی کے لیے ہے۔

خاوند: تو تقلید کے رد میں ہزاروں دلائل دے مگر ہم نے تو تقلید کو نہیں چھوڑنا ہے اس لیے کہ ہم میں یہ سلسلہ کابر اعن کابر چلا آرہا ہے تیری اتنی لمبی بحث کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہے میری سوچ کی سوئی اب بھی تقلید پر اٹکی ہوئی ہے۔

بیوی: اف میرے اللہ یہ کیسا میرا خاوند ہے جو حق واضح ہو جانے کے بعد بھی باطل پر اڑا ہوا ہے۔

www.ircpk.com

انیسویں رات

خاوند: بیوی سے آج شادی کو کافی ایام گزر گئے میں نے سوچا تھا کہ تو میرا احترام کرتے ہوئے میرے مذہب کر خود ہی قبول کرلوگی۔ لہذا مجھے آپ کو یہ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کیوں کہ بیوی خاوند کے ماتحت ہوتی ہے لیکن تیرے بارے میں میرا خیال الٹ ہی نکلا تو میرا مذہب قبول کرنے کی بجائے الٹا میرے مذہب پر تنقید کرتی ہے۔ میں تیری تنقید برداشت کرتا آرہا ہوں اسی لیے میں نے ارادہ کیا ہے کہ از خود تجھ کو حنفیت قبول کرنے کی دعوت دوں لہذا میں تجھ کو اس مذہب میں داخل ہونیکی دعوت دیتا ہوں۔

بیوی: بلاشبہ بیوی پر خاوند کی اطاعت لازم ہے لیکن یہ بھی اسلام کا اصول ہے کہ...... لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق...... جب خالق کی نافرمانی ہو تو پھر مخلوق کی اطاعت درست نہیں بلاشبہ خاوند کا بڑا مرتبہ ہے لیکن اللہ کی اطاعت خاوند کے مقام ومرتبہ پر مقدم ہے میں اس لیے حنفیت قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ اس مذہب کے اکثر مسائل سنت صحیحہ کے خلاف ہیں اور بہت سے مسائل ہیں جو فقط اختراعی خلاف فطرت ہیں جن پر کوئی حنفی بھی قیامت تک عمل نہیں کر سکتا بھلا میں کتاب وسنت کو چھوڑ کر کیوں کر حنفی مذہب کو قبول کر دوں؟

خاوند: تیری یہ باتیں میرے دل پر نشتر سے کم اثر نہیں کرتیں مگر پھر بھی میں غصہ ضبط کر جاتا ہوں تا کہ تو راہ راست پر آجائے تجھے کیا معلوم کہ برصغیر میں توحید وسنت کی اشاعت ہمارے علماء دیوبند نے کی ہے اگر آج ہندوستان میں مدرسہ دیوبند نہ ہوتا تو پورا برصغیر ضلالت اور بدعات میں غرق ہوتا۔

بیوی: میرے سرتاج! آپ کا احترام سر آنکھوں پر مگر میں اس بات میں آپ سے اتفاق نہیں کر سکتی کہ علماء دیوبند نے ہندوستان میں توحید وسنت کی اشاعت و ترویج کے لئے کام کیا ہے انہوں نے قرآنی توحید کو چھوڑ کر صوفیانہ توحید کو جو ایک خالص شرک ہے اور مسئلہ صفات میں کتاب وسنت کے بجائے الماتریدیہ کو اپنایا ہے جو سراسر باطل تاویلات پر مبنی ہے احکام میں سنت صحیحہ سے روگردانی کر کے

www.ahlulhadeeth.net

بلکہ جان بوجھ کر سنت صحیحہ سے روگردانی کر کے اپنے ائمہ کے اقوال پر عمل کیا ہے سنت کی ترویج کے بجائے بدعات کی حوصلہ افزائی کی ہے کتاب وسنت کو ماننے والا بھلا کیسے تمہاری اس فقہ کو قبول کرسکتا ہے؟

خاوند: تجھے علم نہیں بیگم کہ کیا کہہ رہی ہو جاہل کہیں کی تجھے کیا معلوم علماء دیوبند کی کیا دینی خدمات ہیں آئندہ زبان ذرا ہوش سنبھال کر کھولنا۔

بیوی: میرے سرتاج! آپ خواہ مخواہ عصبیت کا شکار ہو رہے ہیں میں نے جو کہا ہے وہ سب حقیقت ہے اسکے درست ہونے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے اکابر علماء دیوبند نے توحید کے نام سے شرک اور سنت کے نام سے بدعت کو فروغ دیا ہے۔

خاوند: میں تیری زبان نکال دوں گا اگر آئندہ ہمارے علماء کے بارے میں کوئی ایسی مخالفانہ بات کی۔ تو انکی توحید کی خدمات کو شرک کی ترویج کہتی ہو جو تو نے ہمارے علماء کے متعلق کہا ہے اسے باحوالہ ثابت کرنا ہوگا ورنہ تیرے حق میں مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

بیوی: ضرور ایسے ہی ہوگا میرے حضور الماری میں بڑی کتاب کرامات امدادیہ مجھے نظر آرہی ہے میں اسے اٹھا کر لاتی ہوں لو حضور ملاحظہ فرمائیں آپکے ایک بڑے پیر جنکے آپ بڑے معتقد ہیں میں خدائی اوصاف حاجت روائی مشکل کشائی کی روئداد ملاحظہ فرمائیں۔ ''حاجی امداد اللہ اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دبا دو نہائت درد کرتی ہے خادم نے دباتے دباتے جو پیراہن (قمیض) کو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے پوچھا حضرت کیا بات ہے کمر کیوں چھلی ہوئی ہے۔ فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے کر گئے فرمایا ایک آگبوٹ (بحری جہاز) ڈوبا جا رہا تھا اس میں تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی سوار تھا اسکی گریہ زاری (رونے) نے مجھے بے چین کر دیا میں نے آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو اٹھایا جب آگے چلا تو بندگان خدا کو نجات ملی اس سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے (کرامات امدادیہ ص ۱۸)

www.ircpk.com

حضور من! میں اس پر تفصیلی تبصرہ نہیں کرتی کہ اس میں تمہارے پیر صاحب نے کتنا بڑا دعوی کیا ہے خود کو متصرف الامور ظاہر کیا ہے اور گھر بیٹھے بٹھائے ہزاروں میل دور ڈوبتے ہوئے جہاز کو کندھا دے کر بچالیا اور اپنے سلسلہ کے دینی بھائی کی آہ زاری کو بھی معلوم کر لیا جس سے معلوم ہوا وہ عالم الغیب بھی تھے انہیں حاجی صاحب کی کتاب (شمائم امدادیہ) میں یہ بات جلی حروف کیساتھ موجود ہے کہ بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا اور خدا ظاہر بندہ۔ (شمائم امدادیہ ص ۱۸)

اب تو تمہارے پیر صاحب نے خود کو خدا کہنے میں کوئی پردہ راز میں نہیں رکھا۔ یہ تو تمہارے بڑے پیر کی باتیں ہیں جن کے شرک ہونے پر کسی ایماندار کو ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوسکتا۔ اب ایک اور بڑے پیر، مجتہد، مفتی، قطب وقت رشید گنگوہی جن کے تذکرہ سے آپکا چہرہ مہک اٹھتا ہے وہ بھی بڑے پیر صاحب کی طرح ایک جہاز کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں سنیئے آخر رات کس کو سونا اور کیسا آرام جہاز کے تمام مسافر زندگی سے پریشان بیٹھے تھے اسی طرح تمام رات گزار دی آخر شب مجھ پر کچھ غنودگی کی ایسی حالت طاری ہوئی جس کو خواب اور بیداری کے بین بین کہنا چاہیے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا رشید احمد قدس سرہ دریا میں کھڑے ہیں اور ایک کشتی کو جو گھرے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے نکالنے کیلیے سہارا دے رہے ہیں اور زور لگا رہے ہیں مجھے ہوش آگیا ایک ڈھارس بندھی کہ اب انشاءاللہ نجات ملی خدا کی شان کہ چند لمحوں کے بعد طوفان رفع ہوگیا اور جہاز اپنی اصلی حرکت پر آگیا اس وقت کپتان نے کہا کہ جہاز میرے اختیار سے باہر ہو کر راستہ سے اڑھائی سو میل علیحدہ ہو گیا تھا (تذکرہ رشید ص ۲۱۷ ج ۲)

قبور سے فیض:۔ حاجت روائی کا یہ دعوی تو دنیاوی زندگی میں تھا اب سنیئے مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرماتے ہیں: ① ''اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بے شک صحیح ہے۔'' (المہند علی المفند ص ۴۵)

② مزارات اولیاء سے فیض ہوتا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۲۲۵)

www.ahlulhadeeth.net

③سوال: بعض بعض صوفی قبور اولیاء پر چشم بند کر کے بیٹھتے ہیں اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں۔

الجواب: اس کی بھی اصل ہے اس میں کوئی حرج نہیں اگر یہ نیت خیر ہے (ص ۵۹)

اس پیر کا مرنے کے بعد بھی تصرف ملاحظہ فرمائیں فقیر مرتا نہیں صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو ظاہری زندگی میں ہوتا ہے (مرید کہتا ہے) میں نے حضرت صاحب کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا۔ (شمائم امدادیہ ص ۸۲ ج ۳)

④مرید کہتے ہیں خاقہ کے نویں دن خواجہ اجمیری عالم واقعہ (جہان دنیا) میں تشریف لائے اور فرمایا اے امداد اللہ تم کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی اب تیرے ہاتھوں لاکھوں روپے کا خرچ مقررہ کیا جاتا ہے (شمائم امدادیہ ص ۹۷ ج ۳) بھلا مرے ہوئے بھی زندوں کی طرح فیض پہنچا سکتے ہیں یہ تو قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وما یستوی الاحیاء ولا الاموات﴾ (فاطر ۲۲)

فوت شدگان سے حاجت روائی: - یہی حاجی صاحب فرماتے ہیں۔

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
آپ دا دامن پکڑ کر کہوں برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا (امداد المشتاق ص ۱۴۳)
حوائج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی (مرثیہ گنگوہی ص ۸)
یا رسول اللہ کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی مدد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے۔ کلیات امدادیہ ص ۹۰،۹۱

www.ircpk.com

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول اللہ
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول اللہ
اچھا ہوں یا بُرا ہوں غرض جو کچھ ہوں سو ہوں
پھر ہوں تمہارا تم میرے مختار یا رسول اللہ۔ کلیات امدادیہ ص ۲۰۵

یہ ہے تمہارے اکابر دیوبند کی توحید جو شرک کی آخری حدود سے بھی تجاوز کر جاتی ہے مشرکین عرب بھی شرک کی اس آخری حد کو نہیں پہنچتے تھے جس حد تک تمہارے اکابر پہنچتے ہیں قرآن کریم مشرکین کے عقیدہ کو یوں بیان کرتا ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعو واللہ مخلصین له الدین (العنکبوت ۶۵) جب مشرکین کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو خالص اللہ کو پکارتے ہیں تمہارے ان اکابر سے تو عکرمہ بن ابی جہل جب وہ کفر کی حالت میں تھا کا عقیدہ بھی بہتر تھا وہ فتح مکہ کے موقعہ پر جب فرار ہو کر کشتی میں سوار ہو کر کہیں دور جانے لگا تو کشتی طوفان میں پھنس گئی تو کشتی والے سواروں کو کہنے لگے ...... اخلصوا فان الهتکم لا تغنی عنکم شیئا هنا ......

تم صرف ایک اللہ کو پکارو تمہارے معبود یہاں کچھ کام نہیں آئیں گے تو عکرمہ کہنے لگا اگر سمندر سے مجھے ایک اللہ کو پکارنا نجات دیتا ہے تو اے اللہ میرا عہد ہے کہ اگر تو نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں میں گرفتار ہو گیا ہوں تو میں محمد ﷺ کے پاس جا کر انکی بیعت کرونگا تو میں انکو ضرور رؤف رحیم پاؤں گا جب سمندر سے باہر آیا تو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہو گیا۔ (اسد الغابہ ص ۵ ج ۴)

یہ ہیں مشرکین عرب اور یہ ہیں تمہارے اکابر جو بیٹھے بٹھائے اللہ تعالیٰ کے منصب کو سنبھالے ہوئے ہیں یہ صرف مشکل کشا ہی نہیں بلکہ معلوم ہوتا ہے وہ عالم الغیب بھی تھے جن کو ہر موقعہ پر علم ہو جاتا تھا یہاں سے ہزاروں میل دور جہاز غرق ہو رہا ہے اسکو کندھا دے کر غرق ہونے سے محفوظ رکھنا ہے میرے سرتاج ایمانداری سے بتائیں یہ رہے مشرکین ہیں یا مشرکین عرب؟ بس یہی ہے تمہارے اکابر کی توحید کی ترویج۔

www.ahlulhadeeth.net

بیسویں رات

جب میری والدہ صاحبہ تجھے میرے لیے پسند کر کے آئیں تو خوشی کی وجہ سے انکے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے وہ بڑی شاداں وفرحاں تھیں میں نے ان سے سب سے پہلے تیرے بارہ میں جو بات پوچھی وہ تعلیم کے متعلقہ تھی وہ فرمانے لگیں میں نے اپنی ہونے والی بہو سے کئی چیزوں کے بارے میں سوالات کیے ان میں سے ایک سوال تعلیم کے متعلق بھی تھا اس نے بتایا کہ میں نے سکول سے میٹرک کیا ہے اور مدرسہ سے درس نظامی، میں یہ سن کر دل ہی دل میں بڑا خوش تھا کہ اچھا ہوا تعلیم یافتہ لڑکی سے میری نسبت قائم ہوگئی ہے ہم دونوں دین کا کام پوری تندہی سے سرانجام دیں گے چنانچہ میں نے نکاح سے پہلے ہی اس سلسلہ میں غور وفکر شروع کر دی اور بالآخر ذہن یہاں مطمئن ہوا کہ مدرسۃ البنات کو بام عروج تک پہنچائیں گے اسی بناپر میں شادی کی پہلی رات خصوصاً گیارہویں رات سے لے کر اب تک اس کوشش میں ہوں کہ تو کسی طرح میرا مسلک قبول کر لے اور ہم دونوں پورے اتفاق اور اتحاد سے دین کی اشاعت کریں اگرچہ سابقہ ۱۹ راتوں میں تجھ سے اپنی فقہ شریف کے بارے میں مجھے بہت ناگفتہ بہ باتیں سننا پڑیں بسا اوقات سخت غصے کی کیفیت بھی طاری ہوئی لیکن یہ سوچ کر غصے کو ضبط کر لیتا کہ نادان عورت ہے اس کو علم کے رموز واسرار کا کیا علم میں نے گزشتہ راتوں میں تجھے حنفی مذہب قبول کرنیکی دعوت دی لیکن تو نے اسے رد کر دیا آج میرے ذہن میں آیا ہے کہ تجھ پر فقہ حنفی کے محاسن اور خوبیاں واضح کر دوں ویسے تو تو عقلمند ہے امید ہے تو ان خوبیوں کی بناپر میری دعوت کو ضرور قبول کر لے گی۔

بیوی: میرے سرتاج! آپ ضرور اپنی فقہ کے محاسن بیان کریں اگر واقعی اس فقہ میں کوئی خوبی موجود ہے تو میں اس کو ضرور قبول کروں گی ہمیں تو یہی سبق پڑھایا گیا ہے خذ ما صفا ودع ما کدر۔

خاوند: اس فقہ کی بڑی خوبی تو یہ ہے کہ پورے انحاء عالم میں اس کے ماننے

www.ircpk.com

والے موجود ہیں اور اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ اگر باقی تمام مذاہب والے بھی مل جائیں تو اس تعداد کو نہیں پہنچ سکتے اصل میں جب کوئی شخص اس فقہ کو اپنا مذہب بناتا ہے تو خود بخود اسکی خوبیوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

بیوی: حضور من! مجھے آپکی اس بات سے اتفاق نہیں کہ فقہ حنفی پر عمل کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے میں سمجھتی ہوں یہ محض پروپیگنڈہ ہے فقہ حنفی کے چند مسائل جو بظاہر مسلک اہلحدیث کے خلاف ہیں صرف ان پر عمل ہوتا ہے باقی مسائل صرف کتابوں میں مسطور ہیں اسکی مثال آپ ہی میرے سامنے موجود ہیں میں نے آپ کو کوا۔ چمگادڑ۔ الو اور سانپ کھانے کو کہا تو آپ ان اشیاء کو اپنی فقہ کے مطابق حلال سمجھتے ہوئے بھی کھانے کو تیار نہیں ہوئے جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ فقہ متروک ہو چکی ہے اگر نہیں تو آج ہی اس پر عمل کر کے دکھاؤ دوسری بات آپ تسلیم کرتے ہیں کہ تمہاری فقہ میں امامت کروانے پر تنخواہ لینی حرام ہے لیکن آپ سب ہی بلا چوں چراں تنخواہیں وصول کرتے ہیں اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس فقہ کے ماننے والے سب سے زیادہ ہیں تو یہ کوئی خوبی والی بات نہیں ہے بلکہ معاملہ قرآن سے اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے (وقلیل من عبادي الشكور) اگر کوئی اور خوبی ہے تو بیان کریں۔

خاوند: تو نے میری بات تو تسلیم کرنی ہی نہیں اگر تو تاریخ سے کچھ لگاؤ رکھتی ہے تو تجھے ضرور پتہ ہوگا کہ عالم اسلام کے اکثر بادشاہ حنفی ہوئے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس مذہب میں کوئی بڑی خوبی ہے جسکی بناپر سلاطین اسلام بھی حنفی مذہب کو ماننے والے تھے

بیوی: میں آپکی یہ بات تسلیم کرتی ہوں کہ اکثر سلاطین حنفی مذہب کے پیروکار تھے اور حنفیت پھیلنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ بادشاہوں کا مذہب رہا ہے لیکن وہ اس مذہب کی خوبی کی بناپر حنفی نہیں تھے بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ فقہ موم کی مانند ہے نظریہ ضرورت کے تحت اس کو ہر طرف موڑا جاسکتا ہے۔

www.ahlulhadeeth.net

ثانیا! اس مذہب نے بادشاہوں کو ہر قسم کی کھلی آزادی دے رکھی ہے جو چاہیں وہ کریں ان پر کوئی حد نہیں جیسا کہ کتب فقہ حنفی میں مرقوم ہے "بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں ۔" (عالمگیری)

خاوند: کیا بکواس کر رہی ہو ہمارے مذہب میں کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ مذہب مرتب شدہ ہے جس میں کسی کو تغیر و تبدل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

بیوی: لگتا ہے آپ کو مدرسہ میں اس فقہ کے چند اختلافی مسائل ہی پڑھائے جاتے ہیں ورنہ یہ تو بہت سے فقہاء کی رائے ہے کہ حسب ضرورت فتوی میں تغیر آ سکتا ہے اور اس اصول کو تمام متاخرین فقہاء نے پہنچ کر پکڑا ہے۔

خاوند: ویسے ہی بک بک نہ کر ہمارے فقہاء پر ایسے الزامات لگانے سے باز رہ۔

بیوی: میرے سرتاج آپ تو بلا وجہ غصہ میں آ گئے ہیں آپ قاضی ابو یوسف سے تو واقف ہوں گے جن کے بارے میں مشہور ہے کہ (لو لا ابو یوسف لما ذكر ابو حنيفه) اگر قاضی ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا کوئی نام نہ ہوتا جب یہ عالم اسلام کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) بنے تو حاکم وقت کی ہر جائز و ناجائز خواہش کی تائید کرتے رہے اور اسکے جواز کا فتوی صادر فرماتے رہے۔

خاوند: ذرا ہوش سے بات کر انہوں نے تو اپنی ساری زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی تھی بھلا وہ حکمرانوں کے غلط خیالات کی تائید کر سکتے تھے؟

بیوی: محترم ایسے ہوا ہے تاریخ کو تو جھٹلایا نہیں جا سکتا آپکے پاس تاریخ الخلفاء سیوطی تو ہوگی۔

خاوند: ہاں موجود ہے بات کر اس سے کیا نکالنا چاہتی ہے۔

بیوی: جناب من! میں کتاب سے کچھ نکال کر آپکے آگے رکھوں گی فیصلہ آپ نے خود کرنا ہوگا کہ میں سچ کہہ رہی ہوں یا جھوٹ؟ بیوی الماری سے کتاب اٹھا کر لاتی ہے اور اسکا صفحہ نمبر ۲۲۲ نکال کر خاوند کے سامنے رکھ دیتی ہے خاوند نظر پھیرتا ہے تو سانس پھول جاتی ہے بیوی کہتی ہے میرے سرتاج خاموش ہو گئے ہو ذرا مجھے بھی پڑھ کر سناؤ۔

www.ircpk.com

خاوند کتاب بیوی کو پکڑاتے ہوئے کہتا ہے تو خود ہی پڑھ لے بیوی کتاب پڑھنا شروع کرتی ہے کہ:

جب خلیفہ ہارون الرشید کے ہاتھ خلافت آئی تو مہدی کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی اس کے دل میں گھر کر گئی خلیفہ نے لونڈی کو بہکانے کی بڑی کوشش کی لونڈی کہنے لگی امیر المومنین میں آپ کیلئے مناسب (حلال) نہیں ہوں تیرے باپ نے مجھ سے صحبت کی ہے لیکن اسکی محبت خلیفہ کے دل میں پیوست ہو چکی تھی اس نے قاضی ابو یوسف کو پیغام بھیجا کہ تیرے پاس اس مسئلے کا کوئی حل ہے تو قاضی صاحب کہنے لگے امیر المومنین کیا جب بھی کوئی لونڈی دعوی کریگی تو آپ اسکی تصدیق کریں گے آپ اسکی تصدیق نہ کریں یہ کوئی قابل قبول بات نہیں ہے امام عبداللہ بن مبارکؒ اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں میں کس پر تعجب کروں زمین کے اس مفتی اور قاضی پر جس نے مسلمانوں کے خونوں اور مالوں میں اپنا ہاتھ رکھا کہ جو خلیفہ کو اپنے باپ کی حرمت کو پارہ پارہ کرنے کا مشورہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خلیفہ تو اپنی خواہش پوری کر اور گناہ میرے سر آنے دے یا اس لونڈی پر تعجب کروں جس نے خلیفہ وقت کی خواہش کو رد کر کے اسکے باپ کی حرمت کو پامال ہونے سے بچایا۔

مزید یہ کہ اسی خلیفہ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی خریدی اور ارادہ کیا کہ استبراء رحم سے پہلے اس سے وطی کروں تو میں نے قاضی ابو یوسف سے پوچھا کیا اسکا کوئی حیلہ ہے قاضی صاحب فرمانے لگے (یہ تو کھبے ہاتھ کا کھیل ہے) آپ یہ لونڈی اپنے بچے کو ہبہ کریں پھر خود اس سے نکاح کر لیں (معاملہ تو حل ہی ہے) ان دونوں واقعات سے حضور من آپ کیا سمجھے ہیں بادشاہ کی خوشنودی کے لیے حرام کو حلال میں تبدیل کیا۔

خاوند: یہ تو بڑی گہری فقہ ہے تیری عقل اس تک کیسے پہنچے۔

بیوی: اللہ کی پناہ میں اسکی گہرائیاں تک پہنچنے سے قاصر ہی بہتر ہوں بات تو

www.ahlulhadeeth.net

خوبیوں کی ہو رہی تھی اگر کوئی ہے تو بتاؤ۔

خاوند: اس فقہ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں وسعت (روشن خیالی) بہت زیادہ ہے۔

بیوی: ہاں میں یہ تسلیم کرتی ہوں مگر یہ وسعت حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے میں ہے۔

خاوند: تیرا دماغ تو الٹ چلتا ہے میرا مطلب یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے میں آسانی ہے۔

بیوی: ہاں ہاں میں سمجھی مجھے یاد آیا ایک سودا سلف فروخت کرنیوالہ پٹھان ہماری مسجد میں آیا اس نے دس پندرہ منٹ وضو پر لگا دیئے لیکن جب نماز کا وقت آیا تو اس نے پوری وسعت سے کام لیا اور دو منٹ میں نماز سے فارغ ہو گیا اسیطرح مجھے ایک نماز جنازہ دیکھنے کا اتفاق ہوا حنفی مولوی نے صرف پینتالیس سیکنڈ میں نماز جنازہ پڑھا دی اور اسکے بعد خود ساختہ بدعات پر آدھا گھنٹہ سے زیادہ وقت ضائع کر دیا۔

خاوند: بہت ہوشیار ہو میں جو کہتا ہوں اس طرف نہیں آتی۔

بیوی: ہاں ہاں فضائل اعمال میں جو چالیس چالیس دن کے چلے لکھے ہیں اور یہ سال بھر کا جو گشت ہے جوان بیوی چھوڑ کر گشت پر چلے جاتے ہیں ادھر بیویاں پریشان۔ یہ کیسا ویل ہے کہ جوان بیوی کو چھوڑ کر تبلیغ کے نام پر سیر سپاٹا کرو رسول اکرم ﷺ تو سفر میں بھی بیوی ساتھ رکھتے تھے۔

خاوند: دیکھ ہر بات مذاق میں اچھی نہیں یہ معاملہ دینی ہے اور دین میں مذاق نہیں کرنا چاہیے۔

فقہ حنفی کی سیر:-

بیوی: ٹھیک ہے میں آپکی بات مانتی ہوں دین کے بارہ میں مذاق نہیں چاہیے بشرطیکہ وہ دین ہو۔ اچھا! تو میں تجھ کو تمہاری فقہ کی وسیع تر سیر کروا دیتی ہوں۔

خاوند: معلوم ہوتا ہے اب ہوش ٹھکانے آئی ہے۔

بیوی: میرے سرتاج! سنئے.....

www.ircpk.com

① کم عمر لڑکا یا مجنون مرد کسی بالغہ عاقلہ عورت سے وطی کرے تو عورت پر حد نہیں۔ (ھدایہ ص ۵۱۸ ج ۱)

② گونگا زنا کرے تو اس پر حد نہیں اگرچہ خود اقرار کرے خواہ گواہ بھی گزر جائیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۱۶۷)

③ منکوحہ بلا گواہ سے جماع کرنے میں کوئی حد نہیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳)

④ غیر کی منکوحہ سے نکاح کر کے حلال جان کر صحبت کرے اس پر کوئی حد نہیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۴)

⑤ جو آزاد عورت کی لونڈی سے زنا کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۶)

⑥ زنا بالجبر کرنے سے حد نہیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۶)

⑦ جانوروں سے زنا کرنے پر کوئی حد نہیں۔ (ھدایہ ج ۱ ص ۵۱۷)

⑧ لونڈے بازی پر کوئی حد نہیں۔ (ھدایہ ج ۱ ص ۵۱۶)

⑨ بیوی کی دبر زنی کرنے پر کوئی حد نہیں۔ (قدوری ص ۲۰۸)

⑩ مردہ سے وطی کرنے والے پر کوئی حد نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ص ۲۰۵)

حضور میرے! اکتا تو نہیں گئے یہ تو فقہ شریف کے صحراء کا صرف ایک کنارہ ہے۔

خاوند: مجھے امید نہ تھی کہ تو ہماری فقہ کے بارے میں اتنا سوئے ظن رکھتی ہے ورنہ میں تجھے کبھی اپنے گھر نہ لاتا۔

بیوی: حضور میں نے تو ابھی اسکی وسعت کی ہلکی سی جھلکی دکھائی ہے اگر طبع گرامی پر ناگوار نہ گزرے تو خود ہی اپنی فقہ شریف کی کتاب الحدود پڑھ لیں چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔

خاوند: بس بس میں اس سیر سے رہا مجھے میرے حسن ظن پر ہی قائم رہنے دیں۔

بیوی: اس فقہ شریف کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اس فقہ شریف کے آئمہ اپنے مذہب کے خلاف آنے والی احادیث کا مذاق اڑاتے ہیں

خاوند: ہوش سے بات کر حتی الادب ہم میں پایا جاتا ہے کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔

www.ahlulhadeeth.net

بیوی: ٹھیک کہتے ہو مگر صرف اپنے بزرگوں کا کسی اور کا نہیں حتی کہ کوئی ذمی نبی اکرم ﷺ کو گالی دے تو اس پر بھی دست شفقت رکھتے ہوا سے قتل نہیں کرتے (البحر الرائق ج ۵ ص ۱۱۵)

خاوند: یہ تو ایک فقہی مسئلہ ہے اس پر زبان کھولنے کی ضرورت نہیں۔

بیوی: جب بھی کوئی حقیقت سامنے آتی ہے تو غصے سے ٹال دیتے ہو ہاں تو میں بات کر رہی تھی کہ فقہ میں حدیث سے استہزاء پایا جاتا ہے اگر تحقیق مطلوب ہو تو چند ایک واقعات آپکے سامنے بیان کر دیتی ہوں۔

خاوند: یہ ہمارے بزرگوں کی عزت کا معاملہ ہے یاد رکھنا اگر کوئی الزام لگایا تو میں تجھے معاف نہیں کرونگا

بیوی: مجھے منظور ہے ہاں یہ بتاؤ آپکے کسی بڑے امام کی بات کروں یا چھوٹے کی۔

خاوند: چھوٹوں سے تو اکثر ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں میں تو امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں ان کے بارے میں کوئی بات ہے تو بتا لو میں آپکے امام اعظم کی بات کرتی ہوں۔

① صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا اس لئے کہ اس نے بھی ایک مسلمان بچی کو اسی طرح قتل کیا تھا تو تمہارے امام اعظم کا مذہب ہے کہ قصاص صرف تلوار سے ہے۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوحنیفہ کو سنائی تو وہ کہنے لگے یہ بکواس ہے۔ (کتاب المجروحین ص ۷۰ ج ۳)

② امام ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور رفع یدین کیا امام ابوحنیفہ کہنے لگے مجھے خطرہ ہے کہ تو کہیں اڑ نہ جائے امام عبداللہ بن مبارک بڑے حاضر جواب تھے وہ فرمانے لگے اگر آپ پہلی بار نہیں اڑے تو میں دوسری اور تیسری بار بھی نہیں اڑوں گا۔ (جزء رفع یدین بخاری و کتب کثیرہ باسناد صحیح)

③ صحیح حدیث ہے کہ پانی جب دو مٹکے ہوں تو ناپاک نہیں ہوتا تو یہ حدیث سنا کر ابوحنیفہ نے کہا میرے شاگرد پیشاب کریں تو دو مٹکے ہو جاتا ہے۔ مقصد

www.ircpk.com

حدیث کا رد تھا (تاریخ بغداد)

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت کرتے تھے حدیث رسول کو مثالوں سے رد کر دیتے تھے (تاریخ بغداد)

خاوند: بس بس مجھے تیری ذہنیت کا پتہ چل گیا ہے یہ تمہارا امام بخاری اور ابن حبان اور دیگر تو جن کے حوالے دے رہی ہے سب امام ابوحنیفہ کے حاسد تھے جس جگہ بھی ان کو جھوٹ ملا اس جگہ سے انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا تیرے ذہن کی گندگی یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تو ہمارے امام اعظم پر بھی الزام لگانے سے بھی باز نہیں آ رہی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ میں ہر شے کی توہین برداشت کر سکتا ہوں لیکن یہ بخاری اور ابن حبان کے جھوٹ نہیں سن سکتا۔

بیوی: میرے حضور آپ تو اپنے آپ سے باہر ہو رہے ہیں امام بخاری، خطیب بغدادی، امام ابن حبان صرف ہمارے ہی امام نہیں بلکہ تمام مسلمان انکو اپنا امام مانتے ہیں انکی امانت، دیانت، صداقت، ثقاہت پر کبھی کسی نے ایک حرف بھی نہیں بولا جبکہ پیشگی معذرت کیساتھ آپ کے امام اعظم کو اس وقت کے تقریباً تمام اکابر علماء نے غیر ثقہ قرار دیا ہے۔

خاوند: بکواس کرتی ہو وہ تو دنیا بھر کے مسلمانوں کے امام صاحب ہیں۔

بیوی: حضور ۲۰ دن ہو گئے ہیں آپ سے گفتگو کرتے ہوئے ابھی تک آپ میرا ایک جھوٹ بھی ثابت نہیں کر سکے یہ جو میں اب کہہ رہی ہوں یہ بھی حق اور سچ ہے اگر اعتبار نہیں تو تاریخ امام بخاری، الکامل ابن عدی، کتاب الضعفاء، تاریخ بغداد، کتاب المجروحین کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔

خاوند: جو ہمارے امام پر جرح کرتا ہے میرے نزدیک اسکا ایمان خطرے میں ہے تیرا ذہن بھی کھل کر سامنے آ گیا کہ تو بھی امام صاحب کی گستاخ ہے اور فقہ حنفی سے بغض رکھتی ہو۔

بیوی: میرے حضور! آپ حد سے نہ بڑھیں میں امام صاحب کی گستاخ نہیں

www.ahlulhadeeth.net

ہوں میں نے انکے دور کے آئمہ کی بات کی ہے جو حقیقت پر مبنی ہے۔

خاوند : تیرا کوئی عذر قابل قبول نہیں اسلیے میں تجھے فارغ کرتا ہوں، تجھے طلاق دیتا ہوں...... تجھے طلاق دیتا ہوں...... تجھے طلاق دیتا ہوں......

خاموشی..........

مطلقہ موبائل اٹھا کر اپنے بھائی کو کال کرتی ہے وہ پریشان ہو کر کال ریسیو (Receive) کرتا ہے اور پوچھتا ہے کیا بات ہے؟ اسکی ہمشیرہ کہتی ہے مجھے طلاق ہوگئی ہے آپ آکر مجھے لے جاؤ۔

مطلقہ سابقہ خاوند سے کہتی ہے: تیری فقہ کی رو سے میرا تعلق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا ہے لیکن میں تجھے مشورہ دیتی ہوں کہ تو جوان آدمی ہے آخر تو نے نکاح تو کرنا ہے اپنی بہن سے کرلے یا کسی بھتیجی سے یا بھانجی سے کیونکہ تیری فقہ میں ہے کہ محرمات سے نکاح کرنے کے بعد ان سے وطی کرنے والے پر حد نہیں ہے (ہدایہ)

سابقہ شوہر غصے سے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے۔

وہ کہتی ہے: خبردار! اب میری طرف جو ہاتھ بڑھایا میں نے تجھے کوئی غلط مشورہ دیا ہے؟ تیری فقہ پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

سابقہ شوہر کہتا ہے: یہ تو اس کے لئے ہے جو لاعلم ہو۔

مطلقہ: نہیں تیری فقہ کہتی ہے اگر اسے معلوم بھی ہو کہ میرے لئے یہ حرام ہے پھر بھی اس پر حد نہیں۔ (درمختار)

یہی اعتراض تمہارے شیخ الہند مولانا محمود حسن پر ہوا تو انہوں نے فرمایا......

"یہ بات ظاہر ہے کہ مورد تحریم آیات حرمت میں نکاح ہے جماع نہیں۔" (ادلہ کاملہ ص ۱۴۱)

اتنی دیر میں گاڑی کا ہارن بجا مطلقہ نے دروازہ کھولا اور اپنے بھائی کیساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی سابقہ شوہر کی نظر حسرت ویاس کیساتھ گاڑی کا تعاقب کرتی رہ گئی۔

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽

www.ircpk.com

حنفی نماز

اب ہم آپ کے سامنے حنفی نماز کی تصویر رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ تصویر علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ص ۲۲۳ ج ۲ طبع ایران) میں قاضی قفال رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے کھینچی ہے۔

سلطان محمود غزنوی حنفی مذہب کے پیرو تھے اور اس کا سماع کرتے اور معنی ومفہوم معلوم کرتے تو اکثر یہ ہوتا کہ حدیث شافعی مذہب کے موافق پاتے انہوں نے ایک روز دونوں مذہبوں کے فقہاء کو جمع کیا اور دونوں میں سے ایک مذہب کے ترجیح کے دلائل طلب کئے تمام کا اس پر اتفاق ہوا کہ اولاً بادشاہ کے سامنے پہلے شافعی مذہب کے مطابق دو رکعتیں پڑھی جائیں اور پھر ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق دو رکعتیں پڑھی جائیں جو اچھا طریقہ ہو بادشاہ خود بخود اسے پسند فرمالیں قاضی موصوف نے جو حنفی نماز ادا کی وہ حسب ذیل ہے:۔

"قاضی موصوف نے کتے کی رنگی ہوئی کھال منگوائی اور اس کا کچھ حصہ نجاست سے آلود کر کے پہن لی۔ صاف پانی کی بجائے نبیذ سے بلانیت اور بغیر بسم اللہ پڑھے، بلاترتیب وضو کیا۔ اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی بجائے فارسی میں خدائے بزرگ تراست کہہ کر ہاتھ باندھ لئے اور بغیر سورۃ فاتحہ پڑھے قرآن کی اس آیت "مُدْهَامَّتٰنِ،، کا فارسی میں ترجمہ کہہ کر رکوع کیا اور جاتے اُٹھتے تین تسبیح کہتے ہوئے بغیر سیدھے کھڑے ہونے کے سجدے میں چلے گئے اور بغیر اطمینان کے دوسرا سجدہ ایسے کیا جیسے کوا ٹھونگے مارتا ہے اور تشہد میں بغیر درود شریف کے سلام کی جگہ گوز مارا اور نماز سے باہر ہوگئے اور کہنے لگے۔"

بادشاہ! یہ حنفی نماز ہے۔

ایسی نماز دیکھ کر بادشاہ غصے میں آگیا اور کہنے لگا۔

ایسی نماز کون پڑھ سکتا ہے؟

قاضی فرمانے لگے۔ بادشاہ! فقہ حنفی کی مستند کتابیں منگوائیے۔

www.ircpk.com

www.ahlulhadeeth.net

کتابیں منگائی گئیں تو قاضی موصوف نے من وعن اس نماز کے طریقے کو احناف کی کتابوں سے ثابت کر دیا۔

اسی وقت سلطان محمود غزنوی نے حنفی ہونے سے توبہ کر لی۔

حنفی ہونے پر ندامت:۔

امام دیوبند انور شاہ کاشمیری نے فقہ حنفی کے اس قسم کے مسائل کی حقیقت کو زندگی کے آخری حصہ میں معلوم کر لیا تھا اور عمر رفتہ پر تأسف اور افسوس کا اظہار ان الفاظ سے کیا۔

''مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ قادیان کے سالانہ جلسے میں سیّد محمد انور شاہ اندھیرے میں بوقت فجر سر پکڑے بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا۔ حضرت مزاج کیسا ہے؟ فرمایا ٹھیک ہی ہے میاں۔ کیا پوچھتے ہو عمر ضائع ہو چکی میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ ہماری عمر اور ہماری کدوکاوش کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے ائمہ پر آپ کی ترجیح ثابت کریں۔ اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی۔'' (وحدت امت ص ۱۸ ملخصاً)

عبارت مذکورہ کو اگر سرسری نظر سے بھی دیکھا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ اکابرِ دیوبند بطور مقلد اپنی گزشتہ عمر کی بربادی پر اظہار تأسف کرتے ہوئے مقلدین کے لئے ایک واضح راہ متعین کر رہے ہیں کہ وہ اپنی عُمرِ عزیز کو تقلید کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ضائع کرنے کی بجائے کتاب وسنت کی ضیاء پاشیوں سے منوّر کر کے اپنی نجاتِ اخروی کا سامان پیدا کریں۔

دعا گو

ابواسامہ گوندلوی

۱۸ شوال ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 اکتوبر 2008

*****

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى [طٰہٰ:٦١]

شادی کی دوسری دس راتیں

بجواب

شادی کی پہلی دس راتیں

تالیف
ابواسامہ گوندلوی

ناشر
دفاع حدیث اکیڈمی پاکستان

www.ircpk.com

طائفہ دیوبندیہ حیاتیہ کا منشور

1- توحید کے نام پر شرک کی ترویج
2- سنت کے نام پر بدعت کا پرچار
3- تقلید کی حمایت میں سنت کا انکار
4- تقلیدی مذہب کے خلاف آنے والی احادیث صحیحہ سے مذاق
5- اکابر کی مدحت میں انتہا درجہ کا غلو
6- اکابر علمائے دیوبند کو مشکل کشا، حاجت روا، متصرف الامور اور عالم الغیب جیسے اوصاف الٰہیہ سے متصف ماننا
7- مخالفین پر افترا اور جھوٹ باندھنا
8- تاویلات فاسدہ سے ختم نبوت کا بند دروازہ کھولنا
9- اپنی طرف سے تاریخ سازی کرنا اور صحیح تاریخ کا مسخ کرنا
10- برصغیر کی ہر تخریبی تحریک کا ہراول دستہ بننا

تلک عشرۃ کاملۃ

شادی کی دوسری دس راتیں بجواب شادی کی پہلی دس راتیں